ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جولائی 2024ء جلد نمبر 25 شمارہ نمبر 07

آج احمدی ہیں
جو قربانی کی روح کو سمجھتے ہیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک (یو کے) میں نماز عید الاضحیٰ پڑھائی اور خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر ہزاروں احباب جماعت نے اسلام آباد کے مختلف حصوں میں حضور انور کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ عید الاضحیٰ کا مرکزی مضمون ہدیہ قارئین ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے اکثر حصّوں میں عید الاضحیٰ منائی جا رہی ہے۔ اس عید کے موقع پر سنّتِ ابراہیمی کی پیروی میں بے شمار جانور قربان کیے جاتے ہیں۔ یہ قربانی ایک ایسا فعل ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی کامل وفا اور اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنی اور اپنے بیٹے کی جان قربان کرنے کے لیے تیار ہونے کی یاد میں کیا جاتا ہے۔ جب باپ بیٹا حقیقت میں، ایک خواب کی بِنا پر گردن پر چھری پھیرنے اور پھروانے پر تیار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے اپنی وفا اور قربانی کا عہد پورا کر کے دکھا دیا۔ اب اس کی یاد میں تم ایک مینڈھا لے کر اسے ذبح کر دو تا کہ مذہب کی تاریخ میں تاقیامت اس قربانی کی یاد تازہ رہے۔ اسی لیے مسلمان حج کے موقع پر لاکھوں جانوروں کی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ یہ قربانیاں تب حقیقی قربانیاں سمجھی جاتی ہیں جب اس کے پیچھے باپ بیٹے کی وفا کی روح کارفرما ہو۔ اگر آج ہم جائزہ لیں تو ان قربانیوں میں جو لاکھوں لوگ کرتے ہیں ہمیں وفا، نیکی اور تقویٰ کی کمی نظر آتی ہے۔ اکثر جگہوں پر قربانی کی روح دکھاوے کی چادر کے پیچھے چُھپ جاتی ہے۔ یہ دنیادار طبقے کا حال ہے کہ قربانی کی روح سے ان کا دُور کا بھی کوئی تعلق نہیں اور جہاں تک نام نہاد علماء کا تعلق ہے انہوں نے تو مذہب کے نام پر لوگوں کے ذہنوں کو زہر آلود کر دیا ہے۔

پاکستان میں تو مولویوں کے نزدیک احمدیوں کا عید کی نماز پڑھنا اور جانوروں کی قربانی کرنا ایک خطرناک جرم ہے۔ اس کے نتیجہ میں بعض جگہ احمدیوں کو نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کے ’جرم‘ میں جیلوں میں بھی ڈال دیا گیا ہے۔ بعض جگہوں پر احمدی اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے ان قربانیوں سے رُک بھی گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کی دلوں پر نظر ہے وہ جانتا ہے کہ احمدی اس وجہ سے کس تکلیف اور کرب میں مبتلا ہیں وہ ضرور احمدیوں کے اس قربانی کے جذبے کو قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا واضح فرماتا ہے کہ اس تک قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، یہ تقویٰ ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ پس آج احمدی ہیں جو قربانی کی اس روح کو سمجھتے ہیں۔ احمدیوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگیں کہ ہم تو تیرے حکم پر سنّتِ ابراہیمی پر عمل کرنے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہوئے ہر طرح کی قربانی کرنے والے ہیں۔ پس چاہے ہمارے بکرے، گائیاں ذبح ہوں یا نہ ہوں ہم تو ہونے کے لیے تیار ہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں اور نیتوں کو قبول کرتے ہوئے یقیناً ہماری قربانیاں قبول فرمائے گا۔ ہاں! شرط تقویٰ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کی ایک سو پینتیس سال کی زندگی میں ان مخالفتوں نے جماعت کے قدم کو آگے ہی بڑھایا ہے اور اب بھی یہ قدم آگے ہی بڑھیں گے، ان شاء اللہ۔ خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب جماعت کو عید مبارک کہتے ہوئے دعاؤں میں پاکستان کے احمدیوں، یمن کے اسیران، شہداء کے خاندانوں اور فلسطینوں کو یاد رکھنے کی تحریک فرمائی۔ (بشکریہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن 22 جون 2024ء)

امسال جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی اسی روز عید الاضحیٰ مذہبی جوش و جذبہ کے ساتھ منائی۔ حسب روایت مساجد اور نماز سنٹرز کو نماز عید کے لئے تیار کیا گیا۔ چنانچہ جرمنی میں ستر سے زائد مساجد اور ایک سو سے زائد نماز سنٹرز اور ہالز میں نماز عید ادا کی گئی جن میں بڑی تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ نماز عید کے بعد احباب جماعت نے اپنے اپنے گھروں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الاضحیٰ براہِ راست سنا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہیں رموز و سِرّ جہاں کیا

شعور وظن، فکر وتجسس، غور وخوض، تلاش و جستجو انسان کی فطرت میں ودیعت کئے گئے ہیں۔ آغاز میں وہ اپنے ماحول میں خود کو اجنبی پاتا تھا۔ پھر دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا، اپنے قریب کی دنیا دیکھی اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ مزید کچھ ہے اور پھر اس سے آگے بھی کچھ ہوگا۔ مزید سفر کی ہمّت کی تو مزید علاقے دریافت کئے۔ نئے ملک و دیار، اجنبی تہذیب وتمدن اور اجنبی زبانوں نے اس کو مزید دیکھنے پر ابھارا۔ پھر وہ سمندر کی لہروں پر سوار ہوا۔ یہ ایک نئی دنیا تھی۔ پھر سمندر کے دوسرے کنارے بھی دریافت کئے اور پھر وہ نئے پانیوں اور نئے علاقوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ وقت آیا کہ دنیا گلوبل وِلیج بن گئی۔ جب چاہو جہاں چاہو جا پہنچو۔ دنیا کی دریافت کے بعد انسان دنیا کے ماحول کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا یہ دیکھنے کے لئے کہ دنیا کے اردگرد کیا ہے اور کیا یہاں بھی کوئی ہمسایہ ہے۔ اس تلاش میں وہ ایسا کھویا کہ روز نئی سے نئی دریافت ہو رہی ہے مگر اس کا کنارہ دکھائی نہیں دیتا، جتنی دور تک بھی نظر دوڑاتا ہے، اس کی نظر تھکی ماندی اس پیغام کے ساتھ واپس لَوٹ آتی ہے کہ 'ستاروں سے آگے جہاں اَور بھی ہیں'۔ گویا ان لامتناہی وسعتوں اور وسیع وعریض نظام کے سامنے ہماری اس دنیا اور زمین کی حیثیت بیضۂ مُور سے بھی حقیر تر ہے۔ یہ دیکھ کر اس کے سر پر یہ دُھن سوار ہوگئی کہ یہ نظام کہاں سے آیا۔ میری اور اس کائنات کی پیدائش کیسے اور کب عمل میں آئی۔ سائنس ان تمام سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہے بلکہ جیسے جیسے وہ دریافت کرتا رہا مزید اُلجھنوں میں گھِرتا چلا گیا۔ چنانچہ اس کے لئے اس نے دنیا بھر میں لامحدود وسائل سے تحقیقی عمل شروع کر رکھا ہے جس میں ہزاروں سائنسدان اپنی زندگیاں کھپا رہے ہیں۔ انہی میں سے ایک تجربہ گاہ ہمارے پڑوس میں "سرن" کے نام سے قائم ہے، زیرِ نظر شمارہ میں اسی تجربہ گاہ کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ ایک حیران کن حقیقت ہے کہ ان تمام دریافتوں اور کائنات کے رازہائے سربستہ کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے جن پر غور و فکر کرنے کی خداتعالیٰ نے بار بار تلقین فرمائی ہے۔ اس مضمون کے قرآنی مطالعہ سے بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ اسلام کا خدا اور اس کا کلام اور رسول ہی برحق ہیں۔ اور جب یہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوگئیں تو قرآن کریم میں بیان فرمودہ دیگر حقائق بھی یقیناً پورے ہوں گے اور انسان ایک دن خدا کے حضور کھڑا ہوا گا اور پھر ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ کے مطابق پوچھا جائے گا کہ جب تو نے اتنی نعمتوں کو دریافت کر لیا تو کیا یہ نہ سمجھ سکا کہ ان کا پیدا کرنے والا بھی ہے۔

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اخبار احمدیہ

ماہنامہ — جرمنی

ذوالحجہ 1445/محرّم 1446 ہجری قمری | جولائی 2024ء | جلد نمبر 25 | شمارہ نمبر 07 | وفا 1403 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرّکات: اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا
06	منظوم کلام: کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
07	خطبہ جمعہ: آسمان اور زمین کی پیدائش پر غور و فکر
10	فیصلہ جات مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ جرمنی
11	قرآنِ کریم اور کائنات
13	بھاگتے ذرّے اور سرن
17	منظوم کلام: تری کائنات کا راز تو نہ کسی پہ تیری قسم کھلا
18	عظیم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور سرن
20	سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
26	سرن میں پاکستانی احمدی خاتون سائنسدان
29	اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
31	وفا، محنت اور دعا ایک مبلغ کی کامیابی کا راز ہیں
35	سالانہ تقریب تقسیم انعامات جامعہ احمدیہ جرمنی
38	مجلس صحت جماعت احمدیہ جرمنی کی سرگرمیاں
40	جماعتی سرگرمیاں: ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف
41	عیدالاضحیٰ کے موقع پر پاکستان کے احمدیوں کی قربانیاں
42	دلچسپ سائنسی خبریں: محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
43	تنظیمی سرگرمیاں: ہم احمدی انصار ہیں
45	چوالیسواں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
48	اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ
www.akhbareahmadiyya.de
پر بھی پڑھے جا سکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست
محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ
محمد الیاس منیر

مدیران
اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین
سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ
عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ
آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق
احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی
سعید اللہ خان

مینیجر
سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین
محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ
شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

11

04

07

31

35

20

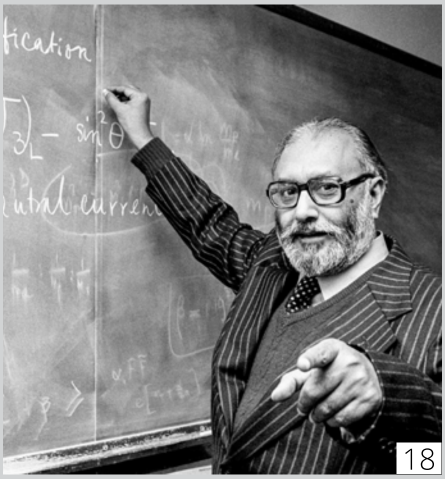
18

13

26

45

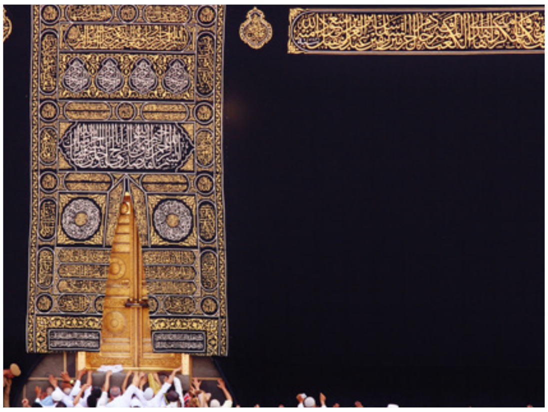

قال اللہ جل جلالہ

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ

(آل عمران: 191)

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے اَدلنے بدلنے میں
صاحبِ عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنۡ أَبِی هُرَیۡرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

اَلۡكَلِمَةُ الۡحِكۡمَةُ ضَالَّةُ الۡمُؤۡمِنِ فَحَيۡثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

(جامع ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
حکمت کی بات مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لہٰذا اسے جہاں بھی پائے وہی اس کا مستحق ہے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’آج کل کے علم ہیت کے محققین جو یورپ کے فلاسفر ہیں جس طرز سے آسمانوں کے وجود کی نسبت خیال رکھتے ہیں درحقیقت وہ خیال قرآن کریم کے مخالف نہیں کیونکہ قرآن کریم نے اگرچہ آسمانوں کو نرا پول تو نہیں ٹھہرایا لیکن اس سماوی مادہ کو جو پول کے اندر بھرا ہوا ہے صُلب اور کثیف اور متعسر الخرق مادہ بھی قرار نہیں دیا بلکہ ہوا یا پانی کی طرح نرم اور کثیف مادہ قرار دیا جس میں ستارے تیرتے ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے کُلٌّ فِیۡ فَلَكٍ یَّسۡبَحُوۡنَ‘‘۔ {یعنی سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں}

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 138)

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’قرآنِ کریم سے معلوم ہوتا ہے اور حال کی تحقیقاتیں بھی اس کی مُصدِّق ہیں کہ عالم کبیر بھی اپنے کمال خلقت کے وقت ایک گٹھڑی کی طرح تھا۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا (الجزو نمبر 7) یعنی فرماتا ہے کیا کافروں نے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا کہ گٹھڑی کی طرح آپس میں بندھے ہوئے تھے اور ہم نے ان کو کھول دیا‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 191-190 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’سَمٰوٰت جمع ہے سَمَا کی اور اس کے معنی ہیں اوپر کی چیز اور بادل کو بھی کہتے ہیں۔ رَتۡق کے معنے ہیں جوڑنا۔ بند کرنا۔ قحط۔ خشک سالی۔ فَتۡق ضد ہے رَتۡق کی۔ اُس کے معنی ہیں۔ پھاڑنا کھولنا۔ سمان جسے ارزانی کہتے ہیں، دیکھو قاموس۔ السَّمَاءُ: کُلُّ مَا ارۡتَفَعَ اِلٰٓی اَنۡ قَالَ وَ السَّحَابُ: اَلۡفَتۡقُ۔ الشَّقُّ۔ فَتَقَهٗ: شَقَّهٗ، وَالۡخَصۡبُ وَالرَّتۡقُ ضِدُّهٗ۔ پس ٹھیک ترجمہ آیت کا یہ ہوا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے نہیں سوچتے کہ اوپر کی سطح (بادل) اور زمین بند ہوتے ہیں (یعنی خشک سالی واقع ہوتی ہے) پھر ہم انہیں کھول دیتے ہیں (یعنی مینہ برستا ہے) اور ہر جاندار چیز کو پانی سے بناتے ہیں یعنی آسمان سے مینہ برستا ہے۔ زمین سے نباتات نکلتے ہیں سمان ہوتا ہے۔ ارزانی ہوتی ہے‘‘۔ (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 122)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے کیا ان کافروں کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو چیر کر الگ کر دیا اس میں پیدائش عالم کی ایک ایسی حقیقت بیان کی گئی ہے جو اس صدی سے پہلے لوگوں کو معلوم نہیں تھی اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی کرہ فلکی تیار ہوتا ہے تو اس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ ذرات کا ایک وسیع ڈھیر فضا میں جمع ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ سمٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب اس کے درمیان ذرّات کچھ زیادہ سمٹ جاتے ہیں۔ تو وہ چکر کھانے لگ جاتے ہیں اور ان کے اردگرد کا مادہ دھکا کھا کر دور جا پڑتا ہے اسی طرح پیدا ہونے والے نظام ہائے فلکی میں سے ایک نظام شمسی ہے جس میں ہمارا کرہ ارض واقع ہے‘‘۔ (تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 37)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں

’’قرآنِ کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ بیک وقت وہ کتاب مبین بھی ہے اور کتابِ مکنون بھی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ کا جو فعل ہے یعنی خدا تعالیٰ کی صفات نے جو حدوث کا رنگ اختیار کیا اُس کے متعلق اس آیت میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا جو جلوہ زمین کی صورت میں ظاہر ہوا ہے وہ بیک وقت رتق بھی ہے اور فتق کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔ یہ زمین بندھی ہوئی بھی ہے اور اپنے ظاہر ہونے کی اہلیت بھی رکھتی ہے اس میں بظاہر کوئی تضاد نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے مخفی رازوں کا انکشاف انسانی کوشش کا مرہونِ منت ہے۔ جب انسان کوشش کرتا ہے اور تلاش و جستجو میں اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کائنات کے مخفی راز اس پر کھلتے چلے جاتے ہیں جس سے ترقیات کے نئے سے نئے میدان اُس کے لئے نکلتے چلے جاتے ہیں‘‘۔ (انوار القرآن جلد 2 صفحہ 490 تا 491)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں

’’سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے انہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز یہ دریافت تخلیق کائنات کی مرحلہ وار اس طرح وضاحت کرتی ہے جو بگ بینگ (Big Bang) کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ قرآن کریم اس سے بھی آگے بڑھ کر کائنات کے آغاز، انجام اور پھر ایک اور آغاز کے مکمل دور کو بیان کرتا ہے۔ قرآن کریم کائنات کی پیدائش کے پہلے کا جو نقشہ پیش کرتا ہے، وہ ہو بہو بگ بینگ کے نظریہ کے مطابق ہے‘‘۔ (الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ نمبر 261)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

’’قرآن کریم نے جس کثرت کے ساتھ کائنات اور اس کے آغاز کے بارہ میں معلومات (Insight) دی ہیں اور جس کثرت سے سائنسی تحقیق اور حصول علم کے لیے ترغیب دلائی ہے یقیناً تمام مقدّس صحیفوں میں قرآن کریم اس حوالہ سے عدیم المثال ہے۔ اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب مومنین زمین اور آسمان کے اجرام کی بناوٹ اور تمام کائنات پر غور کرتے ہیں تو ان کی عقلیں بہت صاف ہو جاتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں انہیں اُس پختہ ایمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ ’خدا تعالیٰ ہے‘ کیونکہ وہ اس کے نشانات اور اُس کے وجود کے ثبوت اپنے اردگرد دیکھ رہے ہوتے ہیں‘‘۔ (سہ ماہی اسماعیل اپریل تا جون 2021ء صفحہ 10)

کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالَم آئینہ اَبصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کَل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یار کا

اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اُس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اِس عُقدۂ دشوار کا

خُوبرُویوں میں ملاحت ہے ترے اُس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سَو سَو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اِک تیغِ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اَغیار کا

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر دَرماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کَل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھَٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 4۔مطبوعہ 1886ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

آسمان اور زمین کی پیدائش پر غور و فکر

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2009ء کا متن

تشہّد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ۞ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۞

(آل عمران: 192-191)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ ہے کہ یقیناً آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں عقل والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں اور الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ ایک بات واضح ہو مخلوق پر، انسانوں پر، کہ ہر قسم کی پیدائش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس پیدائش میں زمین و آسمان کی ہر چیز شامل ہے۔ انسان بھی اس پیدائش کا حصہ ہے۔ انسان کے لئے اس کی بہتری کے لئے، اس کے کام میں آسانی کے لئے اور اس کے آرام کے لئے دن اور رات رکھے۔ ایک جگہ فرمایا کہ اگر صرف دن ہی ہوتا اور رات کبھی نہ پڑتی تو تمہارا حال کیا ہوتا؟ اور اگر صرف رات ہی ہمیشہ کے لئے ہوتی تو پھر انسان کا کیا حال ہوتا؟ ان ملکوں میں، مغربی ممالک میں جائزہ لیں، دیکھیں تو سردیوں کے موسم میں دن بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں اور راتیں لمبی ہوتی ہیں اور ان دنوں میں عموماً دیکھا ہو گا کہ ڈپریشن کے مریض بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے دن بھی بنایا، رات بھی بنائی۔ دو مختلف اوقات بنائے اور جب اس میں ذرا سی تبدیلی آتی ہے تو باوجود اس بات کے کہ ان لوگوں کو جو یہاں رہتے ہیں اس موسم کی عادت ہے جب چھوٹے دن آئیں، روشنی کم ہو جائے تو ڈپریشن شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر بہت بڑا احسان ہے کہ یہ جو دن اور رات ہیں، یہ مختلف موسموں میں بھی ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں، دن لمبے ہو جاتے ہیں۔ دن چھوٹے ہوتے ہیں راتیں لمبی ہو جاتی ہیں یا بعض دفعہ برابر ہو جاتے ہیں۔ یہ جو انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ادلتے بدلتے موسم بنائے ہیں، یہ اس لئے ہیں کہ وہ ایک تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے کہ کتنا بڑا احسان ہے، ایک ہی طرح کی چیز نہیں بنائی جس میں کوئی تبدیلی نہ ہو بلکہ جو فطرت نے اس کی طبیعت میں تبدیلی رکھی ہے اس کا اظہار ہوتا رہے اور انسان کہیں ڈپریشن کا

مریض نہ ہو جائے اسے مختلف موسم دیئے، پھر یہ کہ روشنی کے جو دن ہیں اگر ہم جائزہ لیں تو روشنی عموماً زیادہ دنوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے دن کم عرصے کے لئے ہوتے ہیں اور بڑے دن زیادہ عرصہ کے لئے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عقلمند وہی لوگ ہیں جو ان ادلتے بدلتے موسموں کو، دنوں کو دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے احسان مند ہوں، شکر گزار ہوں کہ اس نے جس طرح انسان کی فطرت بنائی اس کے مطابق موسموں کو بھی ڈھال دیا اور اس لحاظ سے یہاں فرمایا کہ یہ جو بدلتے ہوئے دن ہیں اور راتیں ہیں

وہ روحانی روشنی جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے دنیا میں بھیجتا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

انسان کو ان روشنی کے دنوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور روحانی فائدہ بھی اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے نور کو، اس روشنی کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، وہ روحانی روشنی جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے دنیا میں بھیجتا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور ان بھیجے ہوؤں کو تلاش کرنا چاہئے اور جو پیغام وہ لاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکتے ہوئے اس کی صداقت کو تسلیم کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے نہ کہ انکار کرنے کی طرف۔ تو یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کو توجہ دلاتی ہیں۔ اس کی عبادت کی طرف توجہ

ہر احمدی کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی پیدائش کی ہے وہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک ثبوت ہے

دلاتی ہیں۔ اس کا شکر گزار اور احسان مند بناتی ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانی کو پہچان کر اُس روشنی سے حصہ پا رہے ہیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ترقی کے لئے بھیجی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حصہ پانے اور فیض اٹھانے کے لئے صرف پہچاننا اور مان لینا کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ضروری ہے، جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ کہ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی۔ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ بے ساختہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تُو نے ہرگز یہ چیزیں یوں ہی پیدا نہیں کیں۔ بے مقصد پیدا نہیں کیں بلکہ ہر پیدائش کا ایک مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی جتنی مخلوق اس زمین پر بھی پائی جاتی ہے چاہے وہ زہریلے جانور ہی ہوں، ان کا بھی ایک مقصد ہے۔ اور پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ہم کہیں تیری اس بات کا انکار کر کے تیری خدائی کا انکار کر کے آگ کے عذاب میں نہ پڑنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کئے ہوئے کو ماننے کے بعد پھر اور بھی زیادہ ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ پیدا ہو اور ہر وقت ہر سوچ کے ساتھ اور ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اس کو دیکھ کر ایک احسان مندی اور شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں۔ اور جب ذکر ہو گا تو عبادت کی طرف توجہ ہو گی اور جب عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کی پابندی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی۔ تو یہ ایک ایسا دائرہ ہے جس کے اندر آ کر انسان پھر نیکیوں پر عمل کرتا ہے۔ نیکیوں کو کرنے کی توفیق پاتا ہے اور شکر گزاری کے جذبات سے سرشار رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی زمین و آسمان میں پیدا کی ہے اس پر غور کر کے اللہ تعالیٰ پر ایک بندے کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔

اس علاقے میں بھی ہم دیکھتے ہیں اونچے پہاڑ ہیں۔ گہری کھائیاں ہیں۔ آبشاریں ہیں۔ ندی نالے ہیں۔ جھیلیں ہیں، لیک ڈسٹرک کا علاقہ کہلاتا ہے، بہت ساری جھیلیں ہیں۔ تو یہ سب جو ہیں خدا کا تصور پیش کرتی ہیں۔ ان چیزوں کی تصویر کشی کرتی ہیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کیں اور ہمارے فائدے کے لئے پیدا کیں۔ اگر ہم کائنات کا نقشہ دیکھیں تو جو بھی اپنی دوربینوں سے سائنسدانوں نے تصویر لی ہے کائنات کے اس پورے یونیورس (Universe) کی تو ہماری زمین جو ہے ان ستاروں کے جھرمٹ میں ایک چھوٹا سا ایسا نقطہ نظر آتا ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ یہ لکھا جاتا ہے کہ ہماری زمین یہیں کہیں ہو گی۔ اس زمین میں ہی بے شمار چیزیں اللہ تعالیٰ نے ایسی پیدا کر دی ہیں جو انسان جب دیکھے تو نئی سے نئی لگتی ہیں۔ کسی بھی رستے پہ چلے جائیں، کسی بھی جنگل میں چلے جائیں، کسی بھی دریا کے کنارے کھڑے ہو جائیں، ریگستانوں میں کھڑے ہو جائیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت ایک نئے رنگ سے نظر آئے گی۔ قدرت کے جلوے ایک نئی شان سے ظاہر ہو رہے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی خدائی پر بے اختیار یقین قائم کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک احمدی کی شان ہے کہ اس زمانہ کے امام کو پہچان کر ان چیزوں کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی صنّاعی کی طرف، قدرت کی طرف، اس کی پیدائش کی طرف ایک توجہ پیدا ہوئی۔ ورنہ علامہ اقبال ایک مشہور شاعر تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے ایک شکوہ کی نظم لکھی جس کا نام شکوہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے شکل مجاز میں نظر آ۔ مسلمان بھی تھے، عالم بھی تھے، بہت پڑھے ہوئے بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی پہچان ان کو نہ ہو سکی۔ لیکن ایک احمدی خاتون جو زمانے کے امام کی پیاری بیٹی تھی انہوں نے ان کی گود میں تربیت پائی تھی، انہوں نے اس کا جواب لکھا کہ مجھے پہاڑوں کی بلندیوں میں دیکھو، مجھے گہری کھائیوں میں بھی دیکھو۔ ع

مجھے دیکھ رفعت کوہ میں، مجھے دیکھ پستی کاہ میں

(درعدن صفحہ 71 نشان حقیقت کی آرزو مطبوعہ ربوہ)

اور ہر چیز اور خداتعالیٰ کی جو ہر پیدائش ہے، اس میں مَیں شکلِ مجاز میں نظر آؤں گا اور تمہیں ہر چیز کو دیکھ کر، میری صناعی کو دیکھ کر میری یاد آنی چاہئے۔ تو یہ ہے ایک احمدی کا طرہ امتیاز جس کو اللہ تعالیٰ کی پہچان ہر چیز کو دیکھ کر پہلے سے زیادہ ہوتی ہے اور ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آسمان وزمین کی پیدائش میں بھی اگر غور کرو تو ایک نئی شان ہے۔ دوسرے سیاروں کو تو ابھی ہم نے دُور سے ہی دیکھا ہے اور سائنسدانوں نے کچھ اپنے علم کے مطابق کچھ اندازے لگا کر، کچھ دھندلی سی تصویریں دیکھ کر ہمیں ان کے بارہ میں بتایا لیکن ان کی گہرائی کا ہمیں پتا نہیں لیکن یہ زمین جو ہے، جس میں خداتعالیٰ نے ہمیں آباد کیا اس زمین میں ہی عجیب عجیب نظارے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صنّاعی کے نظر آتے ہیں۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی شان اور پھر اس پر جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آیات جو اُس زمانے میں آج سے 14، 15 سو سال پہلے عرب کے صحرا میں ایک ایسے انسان پر اتریں جس کو دنیا کا علم نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اپنی کتاب اتار کر، اپنا کلام اتار کر اسے کامل انسان بنا دیا تھا۔ اس نے پھر ہمیں بتایا اور پھر یہ بات بے اختیار اسلام کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ایک یقین قائم کرتی ہے کہ کس طرح خداتعالیٰ نے اُس زمانے میں جب سائنس کو ترقی نہیں تھی، اُس وقت زمین اور آسمان کی پیدائش کے بارے میں بڑے گہرے گہرے راز بتائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان چیزوں کو دیکھ کر جو ایک مومن انسان ہے پھر یہ بے اختیار کہتا ہے کہ مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے اللہ تعالیٰ تو نے ساری چیزیں ایسی پیدا کی ہیں جو جھوٹ نہیں ہیں۔ پس ہمیں کبھی ایسا نہ بنا جو اس کو جھوٹ سمجھنے والے ہوں، غلط سمجھنے والے ہوں۔ اور پھر ہم اس کی وجہ سے تیری عبادت سے بے اعتنائی کرنے والے ہوں۔ تیری عبادت نہ کرنے والے ہوں اور نتیجۃً پھر تیرے عذاب کے مورد بنیں۔ پس قرآنِ شریف جو ہم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی سائنس کے بارے میں یہ چیزیں اور اپنی پیدائش کے بارہ میں جب ان آیات پر غور کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور مضبوط ہوتا ہے اور اسلام کی سچائی اور زیادہ ہم پر واضح ہوتی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی پیدائش کی ہے وہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک ثبوت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خداتعالیٰ نہیں ہے اگر وہ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی زمین پر ہی بے شمار مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجود کی نشاندہی کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’قرآنِ کریم میں ان لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں اولوالالباب فرمایا ہے۔ پھر اس کے آگے فرماتا ہے الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے کہ اولوالالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلشانہٗ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیز ہیں جو یونہی حاصل ہوسکتی ہیں۔ نہیں بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی‘‘۔ حقیقی عقل اسی کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اس سے مدد مانگتا ہے اور اس کی صنّاعی پر، اس کی مخلوق پر، اس کی پیدائش پر غور کرتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو‘‘، مومن جو ہے وہ بڑا فراست والا ہوتا ہے۔ ’’کیونکہ وہ الٰہی نور سے دیکھتا ہے صحیح فراست اور حقیقی دانش جیسا مَیں نے ابھی کہا کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو، سوچو۔ تدبر اور فکر کے لئے قرآنِ کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور قرآنِ کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تمہارے دل سے نکلے گا‘‘۔ اس وقت جب یہ چیزیں ہوں گی کہ تقویٰ کی راہوں پہ قدم مارو۔ عقل سے کام لو، خداتعالیٰ کی طرف جھکو۔ قرآنِ کریم پر غور و فکر کرو تو تب حقیقت میں رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا کا مطلب سمجھ آئے گا اور پھر دل سے یہ دعا نکلے گی سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے اللہ تُو پاک ہے۔ ہماری غلطیوں کو معاف کر، ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ ہمیں ہمیشہ ان راہوں پر چلا جو تیری رضا کی راہیں ہیں تاکہ ہم آگ کے عذاب سے بچتے رہیں۔ فرمایا تمہارے دل سے بھی یہ آواز نکلے گی ’’اُس وقت سمجھ آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے‘‘۔ یہ ہے صحیح حقیقت۔ جب انسان ان باتوں کو سمجھتا ہے تب اللہ تعالیٰ جو صانع حقیقی ہے۔ جو ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اس کا ثبوت تمہارے سامنے آ جائے گا۔ فرمایا ’’اس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم وفنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 41,42 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہ جو علوم ہیں یہ بھی دین کی مدد کے لئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل دی ہے اس کی وجہ سے انسان حاصل کرتا ہے۔ آج سائنس میں بڑی ترقی ہے۔ یہ ترقی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں پہلے بیان کر دی تھی کہ ایک وقت میں ہوگی اور انسان دنیا میں بھی ہر علم میں ترقی کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ سائنسدانوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی جب غور کرتے ہیں تو ان پر بھی ایک دفعہ ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو الہامی کیفیت ہوتی ہے، چاہے وہ اس وقت خدا سے مانگ رہے ہوں یا نہ مانگ رہے ہوں۔ محنت، توجہ اور شوق ہوتا ہے پھر ایک چیز کی لگن ہوتی ہے اور اس کے لئے پھر لاشعوری طور پر اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگ رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے راستے کھولتا ہے اور ان کو نئے راستے دکھاتا ہے۔

اللہ کرے کہ ہم صحیح رنگ میں اس کے عبادت گزار بھی بنیں اور اس کی پیدائش کو دیکھ کر اس پر غور کرتے ہوئے اس کے وجود پر ایمان مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔ (الفضل انٹرنیشنل جلد نمبر 16 شمارہ نمبر 18 مورخہ 1 مئی تا 7 مئی 2009ء صفحہ 5 تا صفحہ 6)

فیصلہ جات مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ جرمنی

2024ء

مکرم محمد جری اللہ خان صاحب، سیکرٹری مجلس شوریٰ 2024ء

جماعت احمدیہ جرمنی کی 42 ویں مجلس شوریٰ مؤرخہ 17 تا 18 مئی 2024ء بمقام بیت السبوح فرانکفرٹ میں منعقد ہوئی، الحمدللہ۔ بجٹ آمد و خرچ کے ساتھ دو تجاویز ایجنڈا پر رکھی گئیں۔ ایک تجویز کا تعلق شعبہ تربیت سے اور ایک تجویز کا تعلق شعبہ صنعت و تجارت سے ہے۔ مجلس شوریٰ کی سفارشات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوائی گئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سفارشات کی منظوری عطا فرماتے ہوئے فرمایا: ''تمام سفارشات منظور ہیں''۔ نیز صنعت و تجارت کے حوالہ سے تجویز پر پیش کی گئیں سفارشات پر فرمایا: ''سفارشات منظور ہیں۔ کرسکتے ہیں تو کریں''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد یہ سفارشات فیصلہ جات کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان فیصلہ جات پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

تجویز برائے سب کمیٹی تربیت

''جماعت احمدیہ جرمنی کے پروگراموں میں شاملین کی تعداد کم اور قابلِ فکر ہے۔ شوریٰ اس کو بہتر کرنے کے لئے لائحہ عمل تجویز کرے''۔ (جماعت Augsburg)

لائحہ عمل

1۔ لوکل عاملہ کو اجلاس میں شرکت کا پابند کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے صدر جماعت کے ذریعہ حاضری لی جائے اور رپورٹ نیشنل جنرل سیکرٹری کے شعبہ کو ارسال کی جائے۔ جو عاملہ کے ممبران تین ماہ سے زائد عرصہ سے غیر حاضر رہیں ان سے لوکل مربیانِ سلسلہ کے ذریعے رابطہ کیا جائے۔

2۔ لوکل اصلاحی کمیٹیز کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی کامیاب کوششیں نیشنل شعبہ تربیت کو پیش کریں تاکہ وہ تمام جماعتوں کو نمونہ کے طور پر ارسال کی جائیں۔

3۔ تمام صدرانِ جماعت کو اپنی جماعت میں ہر جماعتی پروگرام (اجلاس، جلسہ وغیرہ) میں شرکت کرنے والے احباب کی حاضری کا باقاعدہ ریکارڈ رکھنا چاہیئے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اُن احبابِ جماعت سے رابطہ کیا جاسکے، جو پروگراموں میں شامل نہیں ہوتے۔

4۔ لوکل مجلس عاملہ کے ممبران اپنی جماعت کے گھروں کا دَورہ کریں۔

5۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے سائقین کے نظام کی طرز پر ایک سائقین کا نظام قائم کیا جائے۔

6۔ اکثر اوقات جماعتی پروگراموں کو چھٹی کے دن رکھا جاتا ہے۔ چھٹی کے دن جماعتی پروگراموں کو جہاں تک ممکن ہو، دن کے ایک ایسے حصہ میں رکھا جائے، جس سے بقیہ دن کے حصہ میں فیملی کے ساتھ وقت گزارا جاسکے۔ اس کے لئے ظہر کی نماز سے پہلے کا وقت مناسب معلوم ہوتا ہے۔

7۔ احباب جماعت کی حاضری کی بہتری کے لیے مربیان اور سیکرٹریانِ تربیت کو ان احباب پر بھی خاص توجہ دینی چاہیئے جو جمعہ کی نماز بھی ادا نہیں کرتے یا باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ اگر اس کے لیے کوشش کی جائے اور یہ ٹارگٹ کسی حد تک حاصل کرلیا جائے تو یہ افراد جمعہ کے ساتھ اجلاسات پر بھی آنا شروع ہو جائیں گے۔

تجویز برائے سب کمیٹی صنعت و تجارت

''احباب کی مالی خوشحالی کے لیے تعاون، اخوت اور نیکی کے جذبہ سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے احمدی تاجروں، کاروباری حضرات اور صاحبِ حیثیت لوگوں کو کس طرح اس طرف توجہ دلائی جاسکتی ہے کہ وہ مدد و معاون ثابت ہوں۔ شوریٰ اس پر لائحہ عمل تجویز کرے''۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

لائحہ عمل

1۔ ہماری مادیت پسند دنیا میں مالی خوشحالی کا صحیح فہم اسلامی تعلیمات کے ذریعہ باقاعدگی سے مندرجہ ذیل طریقوں کے ذریعہ پہنچایا جائے:

- لوکل خطبہ جمعہ، عشرہ تربیت، جلسہ سالانہ میں تقریر، سوشل میڈیا پر فلائر اور ویڈیوز، Roadshow/ business fairs، mentoring کے پروگرام

2۔ شعبہ صنعت و تجارت کے ذریعہ نوجوان احمدی تاجروں کے لیے ایک انفرادی mentoring پروگرام جاری کیا جائے۔ اس کے لیے تجربہ کار اور مثالی احمدی تاجران کے ایک گروپ کو اس کام کو سرانجام دینے کے لیے بطور mentor تیار کیا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک مثالی احمدی تاجر اپنے اعلیٰ اخلاقی معیار کو ذاتی طور پر اور عملی مثالوں کے ذریعہ بیان کرے تاکہ احمدی نوجوان تاجر یہ اعلیٰ اخلاقی معیار اپنے اندر پیدا کریں۔

3۔ ریجنل سطح پر Roadshows کا انعقاد کیا جائے تاکہ تاجروں اور دلچسپی رکھنے والے احبابِ جماعت سے واقفیت حاصل ہو اور بہتر network بنایا جاسکے۔ تجارت کے اخلاق، اخوت، دیانتداری اور باہمی تعاون جیسے موضوعات کو خاص طور پر سامنے رکھا جائے۔

4۔ احمدی تاجروں، سرمایہ کاروں، ممکنہ Start ups اور دلچسپی رکھنے والے احبابِ جماعت کو اکٹھا کرنے کے لیے ایک نیشنل business fair منعقد کیا جائے۔

5۔ احمدی تاجروں کے درمیان کامیاب تعاون کی مثالیں احبابِ جماعت کو میڈیا کے ذریعہ دکھائی جائیں۔

6۔ دیوالیہ پن کے خطرے میں آنے والے تاجروں جیسے Taxi Driver، Pizza کا کام کرنے والوں کو خاص ٹریننگ دی جائے۔

قرآنِ کریم اور کائنات

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

نزول قرآن کے وقت کائنات کی ساخت اور اجرام فلکی کے متحرک یا جامد ہونے کے متعلق انسانی تصوّر بہت مبہم اور قدیم تھا۔ مگر اب یہ حالت نہیں۔ اب کائنات کے متعلق ہمارا علم کافی ترقی کر چکا ہے اور وسیع ہو چکا ہے۔ تخلیق کائنات کے متعلق بعض نظریات کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اب وہ مسلّمہ حقائق کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں جبکہ کچھ اور نظریات پر ابھی تحقیق جاری ہے۔ یہ نظریہ کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے اب سائنسی حلقوں میں ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔ سب سے پہلے ایڈون ہبل (Edwin Hubble) نے 1920ء کی دہائی میں یہ انکشاف کیا تھا۔ مگر اس سے بھی تیرہ سو سال قبل قرآن کریم درج ذیل آیت میں اس کا ذکر واضح طور پر فرما چکا تھا۔ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ۔ (الذّٰریٰت:48)

ترجمہ: اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

یاد رہے کہ ایسی کائنات کا تصوّر جو مسلسل پھیلتی چلی جا رہی ہو صرف قرآن کریم میں ہی مذکور ہے۔ کسی اور آسمانی صحیفہ میں اس کا دُور کا اشارہ بھی نہیں ملتا۔ سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، خاص اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے انہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز یہ دریافت تخلیق کائنات کی مرحلہ وار اس طرح وضاحت کرتی ہے جو بگ بینگ (Big Bang) کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ قرآنِ کریم اس سے بھی آگے بڑھ کر کائنات کے آغاز، انجام اور پھر ایک اور آغاز کے مکمل دور کو بیان کرتا ہے۔ قرآنِ کریم کائنات کی پیدائش کے پہلے کا جو نقشہ پیش کرتا ہے، وہ ہوبہو بگ بینگ کے نظریہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کے الفاظ یہ ہیں:

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (الانبیاء:31)

ترجمہ: کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے۔ پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

یہاں معنی خیز بات یہ ہے کہ اس آیت میں بالخصوص غیرمسلموں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ شاید اس میں حکمت یہ ہے کہ مذکورہ بالا راز سے پردہ غیرمسلموں نے اٹھانا تھا مقصد یہ تھا کہ اس طرح یہ امر قرآنِ کریم کی صداقت کا ایک زندہ نشان بن کر ان کے سامنے آجائے۔

اس آیت کے دو الفاظ یعنی ''رَتْقًا'' (بند کیا گیا ہیولہ) اور ''فَتَقْنَا'' (ہم نے اسے پھاڑ کر الگ کر دیا) میں بنیادی پیغام پوشیدہ ہے۔ مستند عربی لغات میں ''رَتْقًا'' کے دو مطالب بیان کئے گئے ہیں اور دونوں ہی اس موضوع سے متعلق ہیں[1]۔ ایک معنی یکجان ہو جانے کے ہیں اور دوسرے معنی کامل تاریکی کے ہیں۔ یہاں یہ دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں اور دونوں کو ملا کر بعینہٖ ایک بلیک ہول کا نقشہ اُبھرتا ہے۔

1- Lane, E.w. (1984) Arabic-English Lexicon. Islamic Text Society, William & Norgate, Cambridge.

بلیک ہول اس وسیع و عریض مادہ کی منفی شکل ہے جو اپنی ہی کششِ ثقل کے دباؤ کے زیر اثر سکڑ کر اپنا مادی وجود کھو بیٹھتا ہے۔سورج سے تقریباً پندرہ گنا بڑے ستارے جب اپنا دورِ حیات ختم کر چکتے ہیں تو ان سے بلیک ہول کے بننے کا آغاز ہوتا ہے۔ ان ستاروں کی کششِ ثقل ان کے وجود کو سکیڑ کر چھوٹی سی جگہ پر سمیٹ لیتی ہے۔ اس کششِ ثقل کی شدّت کی وجہ سے مادہ مزید سکڑ کر سپرنووا (Supernova) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس مرحلہ پر مادہ کے بنیادی ذرات مثلاً مالیکیول، ایٹم وغیرہ پس کر ایک عجیب قسم کی توانائی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ زمان و مکان کے اس لمحہ کو ایونٹ ہورائزن(Event Horizon) یاواقعاتی اُفق کا نام دیا گیا ہے۔اس کی اندرونی کششِ ثقل اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔حتیٰ کہ روشنی بھی اس سے باہر نہیں جا سکتی اور واپس جذب ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں مکمل تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے بلیک ہول کہا جاتا ہے۔ان حقائق سے ذہن خود بخود قرآنِ کریم میں مذکور لفظ ''رَتْقًا'' کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔جس کا مطلب مکمل تاریکی ہے اور اس کو اصطلاحاً Singularity کہا جاتا ہے جو Event Horizon یاواقعاتی افق سے بھی آگے کہیں دور واقع ہوتی ہے۔

بلیک ہول ایک بار معرض وجود میں آجائے تو یہ بڑی تیزی سے پھیلنے لگتا ہے۔کیونکہ دور دراز کے ستارے اس کی بڑھتی ہوئی کششِ ثقل کی وجہ سے اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ایک بلیک ہول میں موجود مادہ کی مقدار سورج میں موجود مادہ کی مقدار سے دس کروڑ گنا ہو جاتی ہے۔اس کی کششِ ثقل کا میدان وسیع ہوتے ہی خلا سے مزید مادہ اس کی طرف اتنی تیز رفتاری سے کھنچتا چلا جاتا ہے کہ اس کی رفتار روشنی کی رفتار کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ 1997ء میں یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ ہماری کہکشاں میں ایک بلیک ہول میں موجود مادہ کی مقدار سورج میں موجود مادہ کی مقدار سے دو لاکھ گنا زیادہ ہے۔بعض اعداد و شمار کے مطابق بہت سے بلیک ہول ایسے بھی ہیں جن میں سورج سے تین ارب گنا زیادہ مقدار میں مادہ موجود ہے[2]۔ ان کی کششِ ثقل اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ بڑے بڑے ستارے بھی اپنا راستہ چھوڑ کر ان کی طرف کھنچتے چلے جاتے ہیں۔ اور بلیک ہول میں غائب ہو جاتے ہیں۔اس طرح 'رتقاً' کا عمل مکمل ہو کر Singularity یا اس واحد ہیولہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو مکمل طور پر بند بھی ہے اور تاریک بھی۔ رہا اس سوال کا جواب کہ یہ کائنات کس طرح پیدا ہوئی تھی۔ تو اس کے متعلق دو تازہ ترین نظریات بگ بینگ کے نظریہ کی ہی تائید کرتے ہیں۔ان نظریات کے مطابق یہ کائنات ایک ایسی Singularity یا وحدت سے جاری ہوئی جس میں مقیّد مادہ اچانک ایک زبردست دھماکہ سے پھٹ کر بکھرنا شروع ہو گیا اور اس طریق پر Event Horizon یا واقعاتی افق کے ذریعہ ایک نئی کائنات کا آغاز ہوا۔جس مرحلہ پر بلیک ہول کی حد سے روشنی پھوٹنا شروع ہوئی اسے وائٹ ہول (White Hole) کہا جاتا ہے[4,3]۔ ان دونوں میں سے ایک نظریہ کے مطابق یہ کائنات ہمیشہ پھیلتی چلی جائے گی جبکہ دوسرے نظریہ کے مطابق ایک مرحلہ پر پہنچ کر کائنات کا پھیلاؤ رک جائے گا اور کششِ ثقل اسے اندر کی طرف کھینچنا شروع کر دے گی۔ آخر کار تمام مادہ واپس کھینچ لیا جائے گا اور غالباً ایک اور عظیم الشان ''بلیک ہول'' جنم لے گا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم مؤخر الذکر نظریہ کی تائید کرتا ہے۔

کائنات کی تخلیقِ اوّل کے ضمن میں قرآنِ کریم بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ اس کائنات کا خاتمہ ایک اور بلیک ہول کی صورت میں ہو گا۔ اس طرح کائنات کی ابتدا اور اس کا اختتام ایک ہی طرز پر ہو گا اور یوں کائنات کا دائرہ مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآنِ کریم اعلان کرتا ہے۔ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ۔ (الانبیاء:105)

ترجمہ: جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات ابدی نہیں ہے۔ نیز ایک وقت یہ عالم بھی کھاتوں کی طرح لپیٹ دیا جائے گا۔سائنسدان بلیک ہول کا جو نقشہ کھینچتے ہیں وہ اسی آیت کے بیان کردہ نقشہ سے گہری مماثلت رکھتا ہے۔

جوں جوں خلا سے مادہ بلیک ہول میں گرتا ہے توں توں کششِ ثقل اور الیکٹرومگنیٹک (Electromagnetic) قوت کی شدّت کی وجہ سے دباؤ کے تحت ایک چادر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چونکہ بلیک ہول کا مرکز اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے اس لئے یہ تمام مادہ کوئی نامعلوم صورت اختیار کرنے سے پہلے اس کے گرد لپیٹا جاتا ہے۔

اسی آیت کریمہ میں آگے چل کر بیان کیا گیا ہے:

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ۔ (الانبیاء:105)

ترجمہ: جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہم پر فرض ہے۔ یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔

اس آیت میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ جب کائنات ایک بلیک ہول میں گم ہو جائے گی تو اس کے بعد ایک نیا آغاز ہو گا۔اللہ تعالیٰ کائنات کی از سرِ نو تخلیق کرے گا جیسا کہ اس نے پہلے کیا تھا۔ بلیک ہول میں گم کائنات ایک بار پھر اندھیرے سے باہر آ جائے گی۔اور تخلیق کا یہ عمل ایک بار پھر شروع ہو جائے گا۔ قرآنِ کریم کے مطابق کائنات کے سکڑنے اور پھیلنے کا عمل ایک جاری عمل ہے۔

تخلیق کے آغاز اور اس کے انجام سے متعلق قرآنی نظریہ بلاشبہ غیر معمولی شان کا حامل ہے۔اگر عصر حاضر کے کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان کو یہ باتیں الہاماً بتائی جاتیں تو یہ بھی کچھ کم تعجب کی بات نہ ہوتی۔ لیکن یہ دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ تخلیق کے ہمیشہ دہرائے جانے سے متعلق یہ اتنے ترقی یافتہ نظریات آج سے چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے امّی ﷺ پر بذریعہ وحی منکشف فرمائے گئے تھے۔

(الہام، عقل، علم اور سچائی از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 261 تا 265)

2- Space Telescope Science Institute. (1997) Press release no. STScl-PR97-01,Baltimore, Maryland, USA

3,4- RONAN, C.A. (199l)TheNaturalHistoryofthe Universe. Transworld Publishers Ltd., London.

Reader's Digest Universal Dictionary. (1987) The Reader's Digest Association Limited. London.

The Science Gateway is a new iconic science education and culture museum for the general public. Photo: CERN

بھاگتے ذرّے اور سرن

مکرم ڈاکٹر شکیل احمد شاہد صاحب پی ایچ ڈی

جنگِ عظیم دوئم (1939-1945) میں پہلی مرتبہ ایٹم میں چھپی طاقت کو جنگ کے لئے استعمال کیا گیا۔ امریکہ نے جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی میں بالترتیب 6 اور 9 اگست 1945ء کو تاریخِ انسانیت کے سب سے بھیانک اور جان لیوا تجربات کئے۔ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ (ترجمہ، جو دلوں پر لپکے گی، الھمزہ:8) میں بیان فرمودہ دلوں پر لپکنے والی ایٹمی آگ نے لاکھوں دھڑکتے دل آنِ واحد میں روک دیئے۔ جو انسان بچ گئے ان پر ایٹمی تابکاری یوں اثر انداز ہوئی کہ ان کی آئندہ نسلوں میں اپاہج بچے جنم لیتے رہے۔ یوں پہلی مرتبہ دنیا نے ایٹم میں چھپی طاقت کا منفی استعمال دیکھا اور طاقتور ممالک میں ایٹمی ہتھیاروں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ شروع ہوگئی۔

قارئین کرام! جس طرح ڈائنامائیٹ کے موجد الفریڈ نوبل نے اپنے ایجاد کے غلط استعمال کو دیکھ کر خدمتِ انسانیت کے لئے نوبل انعام کا اجرا کیا بعینہٖ دوسری جنگِ عظیم کی تباہیوں کو دیکھ کر یورپ اور امریکہ کے چند سائنسدانوں نے ایسی تجربہ گاہ بنانے کا فیصلہ کیا جس میں ایسی نیوکلیئر ریسرچ ہو جو بنی نوع انسان کے لئے فائدہ مند ہو۔ اور جو جنگِ عظیم دوئم کے دوران یورپ کے سائنسدانوں کی امریکہ نقل مکانی کے باعث پیدا ہونے والے خلا کو بھی پُر کرسکے اور یورپ میں سائنسی تحقیق کی ساکھ کو بحال کرسکے۔

چنانچہ 1949ء میں اٹلی کے شہر فلورنس میں منعقدہ UNESCO (United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization) کانفرنس میں پہلی مرتبہ نیوکلیئر ریسرچ کے لئے یورپی لیبارٹری کا تصور پیش کیا گیا جسے بعدازاں ہونے والی میٹنگز اور کانفرنسز میں عملی جامہ پہنایا گیا۔ بالآخر یہ کوششیں 29 ستمبر 1957ء کو بارآور ہوئیں اور CERN کے معاہدہ پر درج ذیل 12 یورپی ممالک نے دستخط کردیئے۔

جرمنی، بیلجیئم، ہالینڈ، فرانس، اٹلی، یونان، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ، یوگوسلاویہ

CERN فرنچ زبان میں Conseil Européen pour la Recherche Nucléaire (The European Organization for Nuclear Research) کا مخفف ہے اور یہ تحقیقاتی مرکز سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا

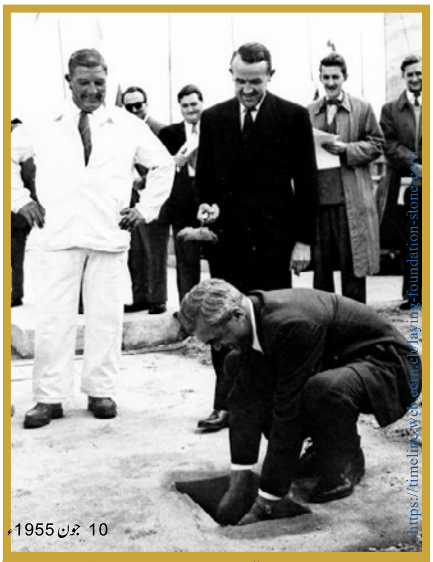

دنیا کی سب سے بڑی طبیعاتی تجربہ گاہ سرن کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے

میں قائم کیا گیا۔ آغاز میں سرن نے اپنی توجہ نیوکلیئر ریسرچ پر مرکوز رکھی جو بعدازاں پارٹیکل فزکس یعنی کائنات کی تخلیق میں حصہ لینے والے بنیادی ذرّات کے مطالعہ میں بدل گئی۔ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی حدود میں قائم پارٹیکل فزکس کی دنیا بھر میں سب سے بڑی لیب ہے۔ اس ریسرچ لیب نے یکے بعد دیگرے سائنسی نظریات کو تجربات کی روشنی میں ثابت کرنا شروع کیا، کائنات کے رازوں سے ایک کے بعد دوسرا پردہ اٹھایا اور جلد ہی سائنس کی دنیا میں منفرد مقام بنالیا۔ بگ بینگ کے معاً بعد ایٹمز نے کیسے وزن حاصل کیا، ایٹمز کے اندر پارٹیکلز کو کن قوتوں نے باہم جوڑے رکھا اور اس طرح کے بہت سے علوم جان کر گویا زمین وآسمان کے پیدائش کے اندھیروں سے پردہ اٹھا دیا اور وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ۔ (التکویر:12) یعنی اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی کا نظارہ دنیا کو دکھا دیا۔

قارئین کرام! آئیں سرن سے متعلق چند حقائق کو عام فہم انداز میں سمجھنے کی کوشش کریں۔

کوئی چیز کیسے کام کرتی ہے یہ جاننے کے لئے جن اجزا سے وہ ترتیب دی گئی ہے ان کا علم ہونا ضروری ہے، وہ کیا ہیں، باہم کیسے ملے ہوئے ہیں وغیرہ۔ اجزا کے علم کے لئے ظاہر ہے اس مرکب کو توڑ کر انہیں علیحدہ کرنا ہوگا۔ مثلاً ایک کار کیسے کام کرتی ہے اسے جاننے کے لئے اگر ہم اس کے پہیے، انجن اور دیگر پرزے وغیرہ علیحدہ کر دیں تو سمجھنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔ اسے سائنسی اصطلاح میں Reverse Engineering کہتے ہیں۔ ایک کار یا ہوائی جہاز وغیرہ کی ریورس انجینئرنگ آسان ہے۔ اس کے پُرزوں کو کن قوتوں نے باہم جوڑ کر رکھا ہے، کون سی گوند استعمال ہوئی ہے وغیرہ۔ مگر ایٹمز کا کیا کریں۔ ایٹم جو مادہ کی بنیادی اینٹ ہے اور بذاتِ خود Subatomic Particles پر مشتمل ہے۔ کار کے پیچ تو کھولے جا سکتے ہیں۔ مگر ایٹمز یا ایٹم کے ذرّات کو کھولنے کا سائنسدانوں نے یہ حل نکالا کہ انہیں روشنی کی رفتار سے مخالف سمت دوڑا کر باہم ٹکرا دیا جائے۔ یوں وہ اپنے بنیادی ذرّات میں بکھر جائیں اور جدید Detectors کی مدد سے انہیں شناخت کرکے کائنات کے پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھایا جائے۔

پارٹیکل ایکسیلریٹر، سنکروسائیکلوٹران

آپ میں سے اکثر نے بچپن میں مشاہدہ کیا ہوگا کہ مضبوط دھاگہ سے پتھر باندھ کر اسے دو تین دفعہ چکر دلا کر پھینکا جائے تو پتھر زیادہ رفتار سے اور دور تک سفر کرتا ہے۔ خلا میں بھیجے جانے والے راکٹس بھی اسی اصول کے تحت زمین کے گرد چکر لگاتے ہوئے اپنی رفتار میں اضافہ کرتے ہوئے کششِ ثقل سے آزاد ہوکر دوردراز خلا میں پہنچ جاتے ہیں۔ گو اس مثال کا اطلاق پوری طرح سنکروسائیکلوٹران (Synchrocyclotron) پر تو نہیں ہوتا مگر ایٹمی ذرّات کی سنکروسائیکلوٹران میں رفتار دینے کے عمل کو اس مثال کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے۔

ایٹمی ذرّات بشمول الیکٹران، پروٹان وغیرہ کو مصنوعی خلا Vaccum میں روشنی کی رفتار پر دوڑانے کے لئے سائنسدانوں نے گول دائروں کی شکل میں Accelerator بنائے جنہیں سنکروسائیکلوٹران کہتے ہیں۔ سرن میں سب سے پہلا سنکروسائیکلوٹران 1957ء میں نصب کیا گیا جس کے بعد ایک سے بڑھ کر ایک اور پہلے سے طاقتور کئی سنکروسائیکلوٹرانز سرن کی زینت بنتے چلے گئے جو بالآخر 10 ستمبر 2008ء کو دنیا کے سب سے بڑے اور طاقتور ایکسیلریٹر Large Hadron Collider پر منتج ہوئے۔

لارج ہیڈرون کولائیڈر

لارج ہیڈرون کولائیڈر Large Hadron Collider ستائیس کلومیٹر پر محیط گول دائرے میں لگی ہزاروں مشینوں، مقناطیسوں اور برقی آلات کا تسلسل ہے جو پروٹانز کو روشنی کی رفتار کے قریب قریب دھکیل کر آپس میں ٹکرا دیتی ہیں۔ روشنی کی رفتار دو لاکھ ننانوے ہزار کلومیٹر فی سیکنڈ ہے۔ کوئی مادی چیز اس رفتار کی کُنہ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ یہ اس قدر زیادہ رفتار ہے کہ بفرضِ محال اگر اس رفتار سے سفر کریں تو ایک سیکنڈ میں ہم زمین کے گرد ساڑھے سات چکر لگا سکتے ہیں، ایک سیکنڈ میں چاند پر جبکہ آٹھ منٹ سترہ سیکنڈ میں سورج پر پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کائنات اس قدر وسیع ہے کہ روشنی پر بیٹھ کر سفر کیا جائے تب بھی ہمیں اب تک کی معلوم کائنات کے ورلے کنارے پہنچنے کے لئے ساڑھے چھیالیس ارب سال چاہئیں۔

پروٹانز ایٹمی ذرّات کے جس گروپ سے تعلق رکھتے ہیں اسے ہیڈرون کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسے لارج ہیڈرون کولائیڈر کا نام دیا گیا ہے۔ یہ زمین کے اندر 100 میٹر کی گہرائی میں نصب ہے۔ زیرِ زمین گہرائی میں یہ سائنسی آلات نصب کرنے کی کئی وجوہات ہیں۔ ظاہر ہے ان تجربات سے تابکاری شعاعیں بھی پیدا ہوتی ہیں جو حیاتیات بشمول نباتات، جانور، انسان سب کے لئے مہلک ہیں۔ زمین کی تہیں اس تابکاری کو جذب کرلیتی ہیں اور سطحِ زمین پر نہیں آنے دیتیں۔ اسی طرح سطحِ زمین پر موجود شور اور برقی آلات کی مداخلت سے بچنے کے لئے بھی یہ گہرائی مدد ثابت ہوتی ہے۔

قارئین کرام! سرن ایکسیلریٹر کمپلیکس میں موجود مشینوں کو باہم یوں ربط دیا گیا ہے کہ ہر مشین توانائی کے اعتبار سے پہلے کی نسبت زیادہ قوی ہے۔ ہر مشین ذرّات کو ایک مخصوص رفتار پر لا کر اگلی مشین کے سپرد کر دیتی ہے۔ یہ مشین انہیں مزید رفتار مہیا کرکے اگلی کے حوالے

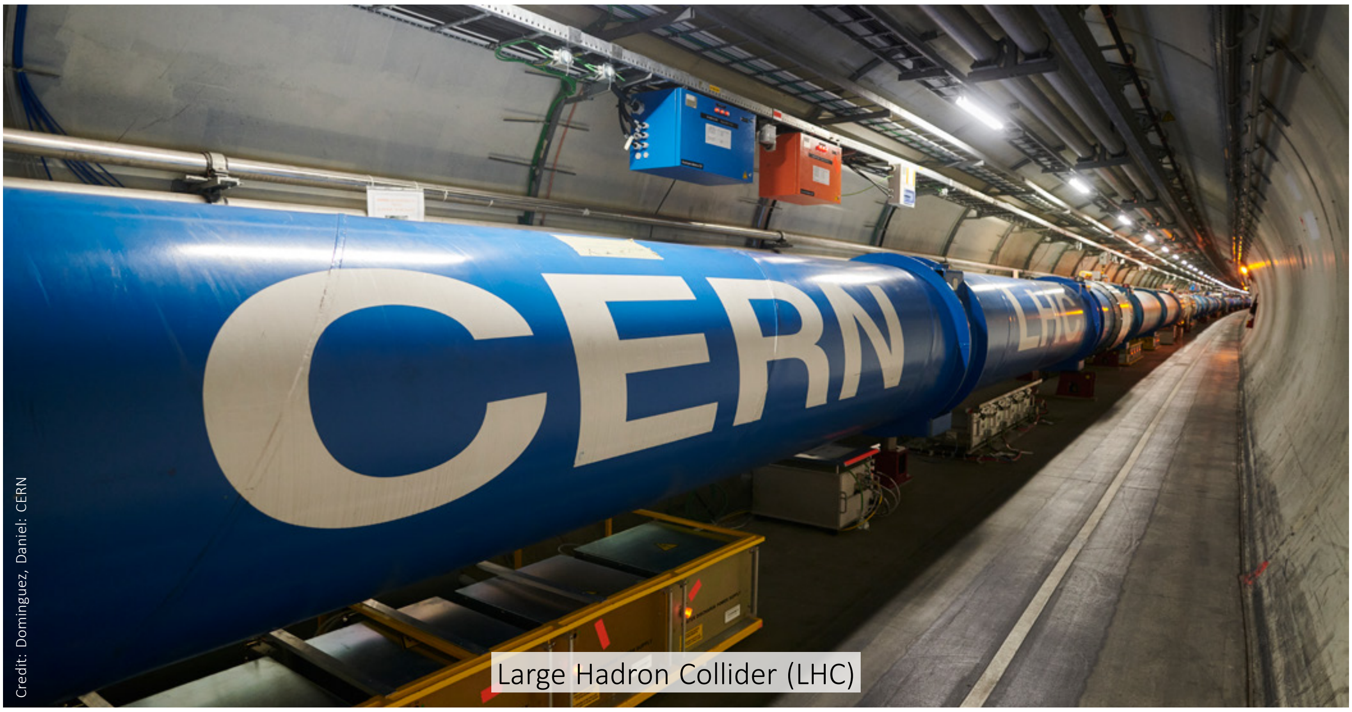

Large Hadron Collider (LHC)

کرتی ہے اور یہ سلسلہ ایسے ہی جاری رہتا ہے یہاں تک کہ یہ ذرّات اس کمپلیکس کے سب سے آخری حصہ یعنی لارج ہیڈرون کولائیڈر میں پہنچ کر روشنی کی رفتار سے سفر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لارج ہیڈرون کولائیڈر کے اندر ذرّات دو مختلف ٹیوبز میں سفر کرتے ہیں جن میں ان ذرّات کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا یعنی Ultra high vacuum، جہاں ہوا یا دوسری کسی اور شئے کا شائبہ تک نہ ہو مبادا ان سے ٹکرا کر یہ ذرّات اپنی منزل تک ہی نہ پہنچ سکیں۔

ذرّات کو ٹریک پر رکھنے کا چیلنج

ایکسیلیریٹرز الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ کی مدد سے ذرّات کو رفتار دیتے اور انہیں گائیڈ کرتے ہیں۔ الیکٹرک فیلڈ کا کام ذرّات کو رفتار دینا جبکہ میگنیٹک فیلڈ کا کام انہیں گائیڈ کرنا ہے۔ جس قدر ذرّات کی رفتار زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی انہیں گائیڈ کرنا مشکل ہے۔ اس لئے لارج ہیڈرون کولائیڈر میں جس میں ذرّات روشنی کی رفتار سے حرکت کر رہے ہوتے ہیں انہیں قابو میں رکھنے کے لئے ساڑھے نو ہزار نہایت طاقتور سپر کنڈکٹنگ مقناطیس ہیں جو ان ٹیوبز کے اردگرد نصب ہیں جن میں سے ذرّات نے گزرنا ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو ذرّات راستے ہی میں ٹیوبز کی دیواروں سے ٹکرا جائیں۔ یہ مقناطیس سپر کنڈکٹرز ہیں، جس کے لئے انہیں ہیلیم کی مدد سے منفی 271.3 ڈگری سیلسیس کے انتہائی کم درجہ حرارت پر رکھا جاتا ہے۔ سائنسدان کمپیوٹرز کی مدد سے ان ہزاروں مختلف سائز اور نوعیت کے برقی مقناطیسوں کی طاقت میں معمولی ردّوبدل کر کے ان ذرّات کو ان کی منزل تک گائیڈ کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ مقناطیس ذرّات کو موڑنے کا کام کرتے ہیں، کچھ کا کام ذرّات کو فوکس کرنا ہے۔ اور تصادم سے قبل ایک اور قسم کے مقناطیس ہیں جو ذرّات کو Squeeze کر کے باہم بہت قریب لے آتے ہیں تا کہ مخالف سمت سے آتے ذرّات کے ساتھ تصادم کے امکانات کو بڑھایا جاسکے۔ اس قدر چھوٹے ہونے کے باعث ان کے باہم ٹکراؤ کا امکان ایسا ہی ہے کہ دس کلومیٹرز کے فاصلے سے دو سوئیوں کو اس مہارت سے پھینکا جائے کہ وہ باہم ٹکرا جائیں۔ LHC میں ذرّات کے مابین یہ تصادم چار مختلف مقامات پر ہوتا ہے۔ اس تصادم سے وہ وزنی ذرّات بھی پیدا ہوتے ہیں جو تخلیق کائنات کی ابتدا میں پیدا ہوئے تھے اور جن کی زندگی اس قدر کم ہے کہ یہ پیدا ہوتے ساتھ ہی ٹوٹ (decay) کر دوسرے ذرّات میں بدل جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں Detect کرنے کے لئے ان چار مقامات پر نہایت حسّاس ڈیٹکٹرز موجود ہیں۔

یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ کائنات کے معرض وجود میں آنے سے متعلق سب سے زیادہ مستند

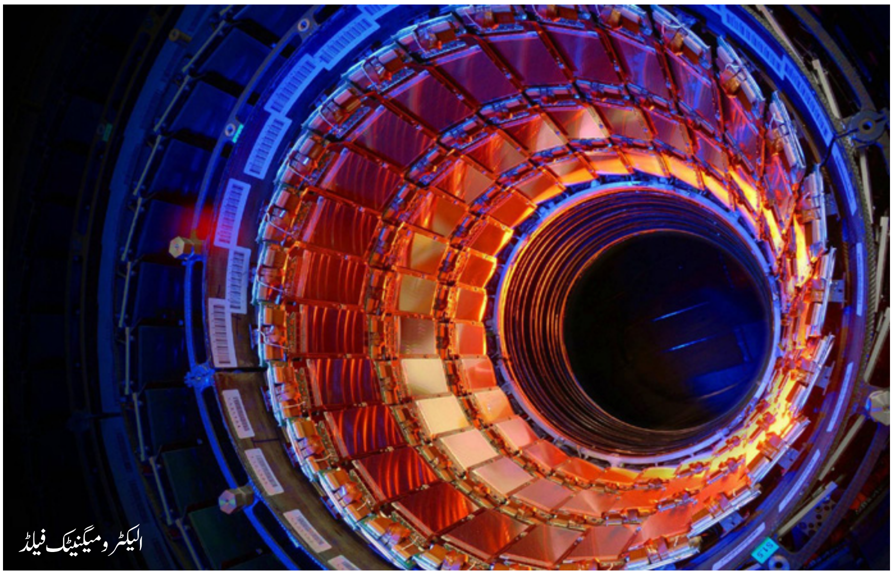
الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ

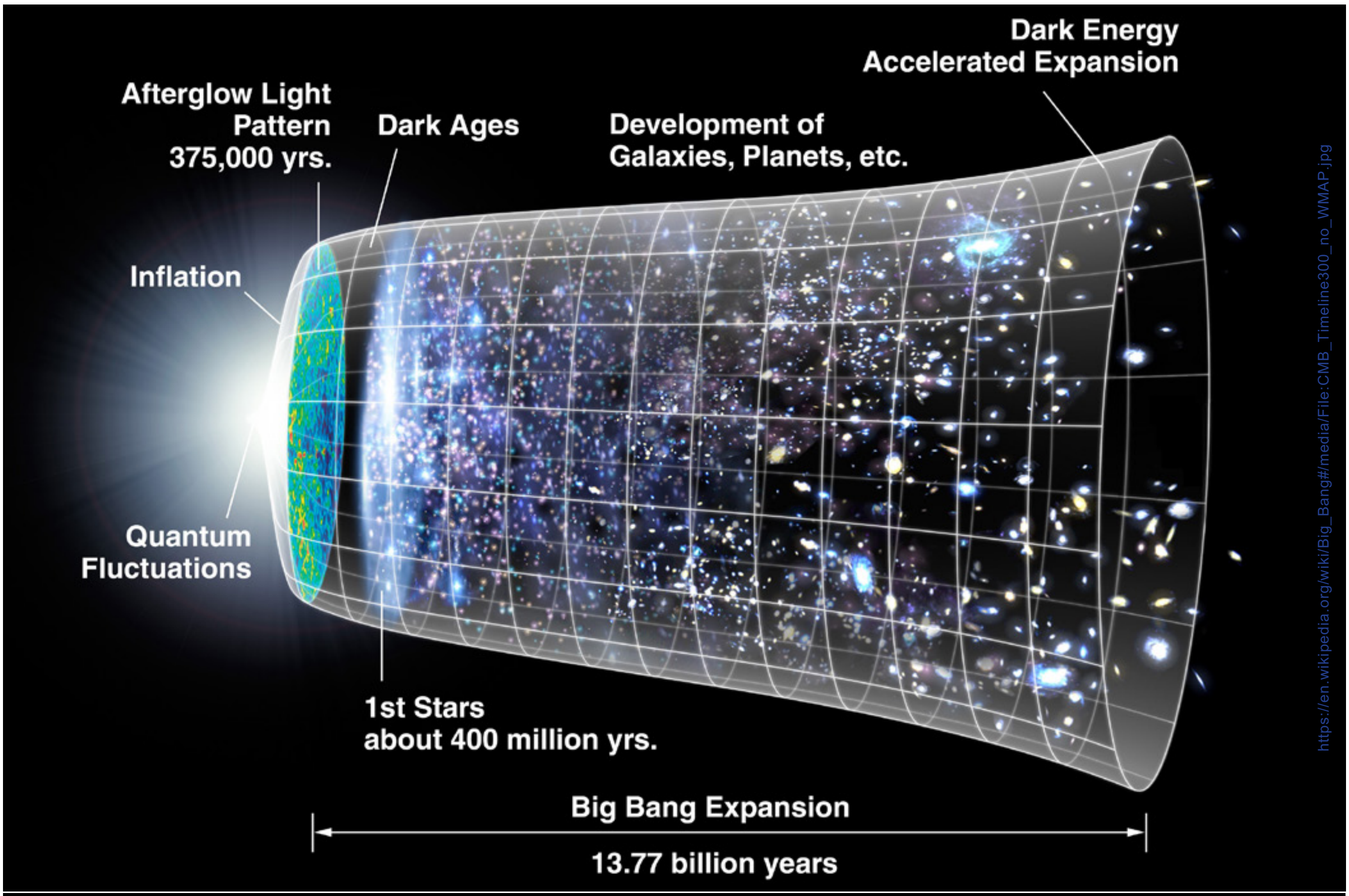

کائنات کا نقطہ آغاز (بگ بینگ) جس کو سائنسدان سرن کی تجربہ گاہ میں مصنوعی حالات پیدا کر کے سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں

نظریہ Big Bang ہے۔جس کے مطابق کائنات ایک غیرمعمولی طور پر چھوٹے سے ذرّے میں بند تھی، جو ایک بڑے دھماکے سے پھٹا جسے بگ بینگ کہتے ہیں۔ دنیا کے تمام ساحلوں اور ریگستانوں پر موجود ریت کے ذرّات سے زیادہ ستارے اسی چھوٹے سے ذرّے کے پھٹنے سے وجود میں آئے۔اس دھماکے سے پیدا ہونے والی آواز کی باقیات کو سائنسدانوں نے detect کرلیا ہے اور اس شور کا کچھ مشاہدہ آپ نے بھی پرانے ٹیلی ویژن پر کیا ہوگا۔ آج سے پچیس تیس سال قبل انٹینا کو ادھر اُدھر گھما کر چینل تلاش کیے جانے کے دوران پرانے ٹیلی ویژن کی سکرین پر جو شور (Static) سُنا جاتا تھا اس کا ایک فیصد اسی دھماکے کی باقیات (Cosmic Microwave Background Radiation) ہیں جو 13.8 ارب سال پہلے وقوع پذیر بگ بینگ کی بچی کھچی Electromagnetic Radiations ہیں۔ قرآن کریم واحد الہامی کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے اس بگ بینگ کا ذکر فرما دیا۔ اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا۔ یعنی کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا۔(الانبیاء:31)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس آیت کے حوالہ سے ایک نہایت دلچسپ نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں جو کفار کو مخاطب کیا ہے اس ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کائنات کی پیدائش سے متعلق یہ دریافتیں کفار کے ہاتھوں ہونا تھیں۔ اہلِ مغرب کا گو قرآن کریم پر ایمان تو نہیں مگر سائنسی تحقیقات کے حوالہ سے عملی طور پر قرآن مجید کی تعلیم ہی کی پیروی کرتے ہوئے مذکورہ بالا رازوں سے پردہ اُٹھا رہے ہیں۔

چند بڑے کارنامے

قارئین کرام! کائنات میں چار بنیادی قوتوں میں سے دو یعنی الیکٹرو میگنیٹک فورس اور ویک نیوکلیئر فورس کو ایک ثابت کرنے پر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دیگر دو سائنسدانوں کے ساتھ 1979ء میں فزکس کا نوبل انعام دیا گیا۔ یہ اس قدر عظیم کارنامہ تھا کہ اس نے بوزون کی دریافت کی راہ ہموار کی۔

روشنی الیکٹرو میگنیٹک فورس جبکہ بوزون ویک نیوکلئیر فورس کے حامل ہیں۔سائنسدانوں کے نزدیک یہ سوال حل طلب تھا کہ کیا وجہ ہے کہ روشنی کے ذرّات فوٹانز کا کچھ وزن نہیں جبکہ بوزون بہت وزنی ہیں۔ اس ضمن میں Peter Higgs نے نظریہ پیش کیا کہ دراصل بوزون کے Higgs Field کے ساتھ تعلق کی وجہ سے انہیں وزن ملتا ہے۔ کائنات کے معرض وجود میں آنے کے چند سیکنڈ کے اندر پارٹیکلز نے وزن حاصل کیا۔اس سے قبل کائنات کا ہر ذرہ بغیر وزن کے تھا اور روشنی کی رفتار سے سفر کر رہا تھا۔ دس سے بارہ سیکنڈ کے بعد جب کائنات پھیل گئی اور کچھ ٹھنڈی ہوئی تو پارٹیکلز نے وزن حاصل کیا۔ Higgs Mechanism کے مطابق جتنا کوئی پارٹیکل ہگز فیلڈ سے زیادہ تعلق رکھے گا اتنا اس کا وزن زیادہ ہوگا۔ روحانی دنیا میں اس کی

مثال یوں ہے کہ جس قدر انسان خداتعالیٰ سے زیادہ تعلق پکڑے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی اس کی اہمیت، عزّت اور وزن زیادہ ہوتا ہے۔

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ

(ترجمہ: بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے، الحجرات:13)

جولائی 2012ء میں سرن میں دریافت ہونے والے Higgs Boson کو بعض سائنسدان اس صدی کی سب سے بڑی دریافت قرار دیتے ہیں۔ یہ ستارے، کہکشائیں اور ہماری زمین تبھی وجود میں آئی جب پارٹیکلز کو وزن ملا۔ اس کے بغیر تو سب روشنی ہی تھے۔ اصل میں ہگزبوزون پارٹیکل فزکس کے اسٹینڈرڈ ماڈل کی آخری گتھی تھی جسے سرن نے سلجھا دیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس میگا ریسرچ پراجیکٹ میں جن سائنسدانوں نے تحقیق میں حصہ لیا ان میں سے ایک ہماری احمدی سائنسدان بہن ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ بھی ہیں جو تادمِ تحریر سرن میں تحقیق کر رہی ہیں۔

بہت سے مزید سائنسی کارناموں کے علاوہ میڈیکل امیجنگ میں استعمال ہونے والی CT Scan کے آغاز کا سہرہ بھی سرن کے سر پر ہے۔ اسی طرح سرن کے ایک سائنسدان Tim Berners-Lee نے 1989ء میں دنیا بھر کے سائنسدانوں کے مابین معلومات کے تبادلہ کو آسان بنانے کے لئے ورلڈ وائیڈ ویب ایجاد کی۔ 1990ء اس کا پہلا ورژن تیار کر لیا جس نے کمیونیکیشن کی دنیا میں حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا۔

اختتامیہ

اب سرن کی انتظامیہ اور سائنسدان LHC سے بھی بڑا اور طاقت میں تیس گنہ زیادہ کولائیڈر بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اسے فیوچر سرکلر کولائیڈر Future Circular Collider کا نام دیا گیا ہے۔ اس کا محیط (Circumference) 90.7 کلومیٹر ہوگا اور یہ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے علاقے میں جنیوا جھیل کے نیچے بنے گی۔ اس کی گہرائی ایک سو سے چار سو میٹر متوقع ہے۔ اس کی تعمیر کا آغاز 2035ء میں ہوگا اور قریباً 2045ء میں یہ کام کرنا شروع کر دے گا۔

قارئین کرام! ضرورت اس امر کی ہے کہ احمدی والدین شروع ہی سے اپنے بچوں میں حصول علم اور تحقیق کا شعور پیدا کریں تا کہ آئندہ ہونے والی سائنسی ترقیات میں احمدی سائنسدان ہوں جو علم و معرفت میں کمال حاصل کر کے خدمت انسانیت کے ہر شعبہ میں پیش پیش ہوں۔

حوالہ جات: مضمون کی تیاری میں درج ذیل ویب سائٹس سے استفادہ کیا گیا ہے۔

home.cern/resources/faqs/facts-and-figures-about-lhc
www.iop.org/higgs-boson-and-history-universe

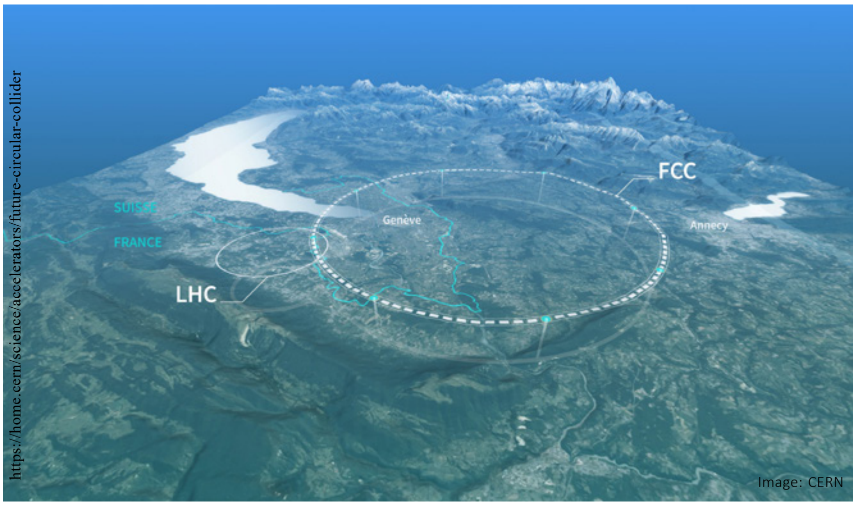

مستقبل میں ذرّات کو وسیع پیمانے پر ٹکرانے کے لیے نئے منصوبہ Future Circular Collider کا نقشہ

تری کائنات کا راز تو نہ کسی پہ تیری قسم کھلا

کیا لاکھ غور پہ مجھ پہ تو نہ یہ رازِ دَیر و حرم کھلا
نہ تضادِ دین و دھرم کھلا نہ فسادِ عرب و عجم کھلا

یہ حیات کیا ہے ممات کیا یہ عدم ہے کیا یہ وجود کیا
تری کائنات کا راز تو نہ کسی پہ تیری قسم کھلا

ہے یہ لامکان و مکان کیا، ہیں رموز و سِرّ جہان کیا
کوئی کیسا ذہن رسا ہو اُس پہ بہت کھلا بھی تو کم کھلا

کٹے انقباض کے مرحلے، ہوئے جاری پھر وہی سلسلے
یہاں میری آہ مچل گئی، وہاں بابِ لطف و کرم کھلا

ہیں عجیب خول میں بند یہ کہ کبھی سمجھ میں نہ آ سکے
نہ تو دوستوں کے کرم کھلے نہ ستم کشوں کا ستم کھلا

اسے دوسروں سے گلہ ہو کیوں کہ گھُٹن ہو جس کے وجود میں
نہ خوشی ہی جس کی ہو بَرملا، نہ ہی جس کا جذبۂ غم کھُلا

یہ خلوص و پیار کے واسطے، یونہی خامشی ہی سے نبھ گئے
نہ مری انا نے طلب کیا، نہ تری وفا کا بھَرم کھلا

کرم اُس رحیم و کریم کا تو رہینِ دستِ دُعا نہیں
مری خامشی کا بھی مدعا بحضور ربّ کرم کھلا

ہوا رفتہ رفتہ یہی عیاں کہ بجا تھا غالبؔ نکتہ داں
رہی قید زندگی جب تلک نہ حصار فکر و الم کھلا

جو بپا کئے تھا قیامتیں، جو اُٹھائے رکھے تھا آفتیں
کیا چاک سینہ جو ایک دن اُسی فتنہ گر کا جرم کھلا

مَیں رہینِ منّتِ وقت ہوں کئی راز اُس نے عیاں کئے
مرے دشمنوں کی نوازشیں، مرے دوستوں کا بھرم کھلا

تھے جہاں کے درد میں مبتلا لگی آگ گھر میں تو چپ رہے
پڑا وقت ہم پہ جو دوستو، تو مزاج اہل قلم کھلا

(صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ)

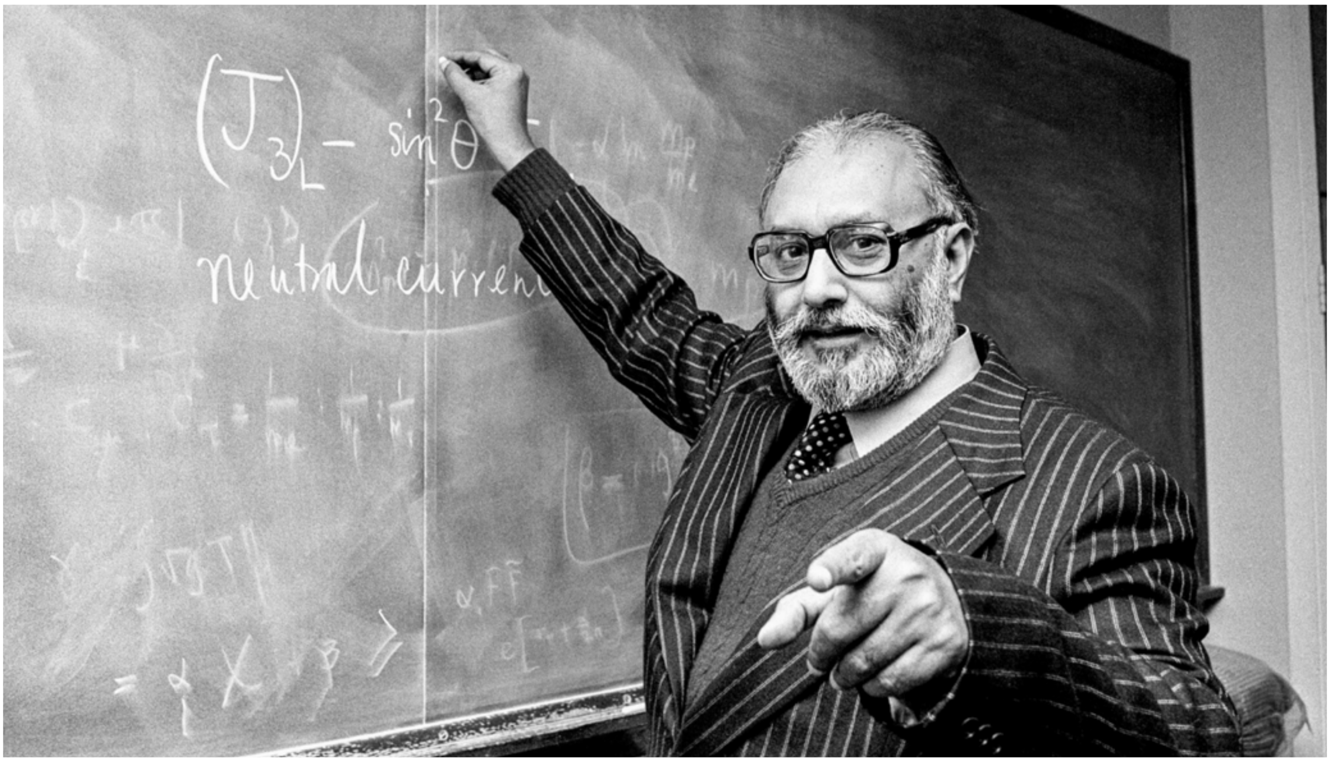

اویس احمد نوید، مربی سلسلہ

عظیم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

اور

سرن

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زمین آسمان کی تخلیق پر غور کرنے کا بار بار حکم دیا ہے اور قرآنِ حکیم کی تقریباً ساڑھے سات سو آیات[1] میں جدید سائنسی علوم بیان ہوئے ہیں۔خود اپنے پیش کردہ نظریہ کی بنیاد سورہ اخلاص بتایا کرتے تھے۔سرن کی تجربہ گاہ دراصل کائنات کے رازوں سے پردہ اٹھانے اور تخلیق ارض وسما کی تہہ میں جانے کے لئے قائم کی گئی تھی، اس اعتبار سے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اس تجربہ گاہ سے طبعاً گہرا لگاؤ تھا۔آپ کی خواہش اور کوشش رہتی کہ اس قسم کے تحقیقی ادارے ہر جگہ کثرت سے قائم کئے جائیں چنانچہ سب سے پہلے آپ نے اپنے وطن عزیز پاکستان (جس کی شہریت آخر دم تک رکھی) میں ایک اعلیٰ معیار کا تحقیقی ادارہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

آپ کو 1979ء میں دو قوتوں یعنی Electromagnetic Force اور Weak Nuclear Force کو ایک ثابت کرنے پر نوبل انعام دیا گیا۔ آپ کے اس عظیم کارنامے نے پارٹیکل فزکس کے اسٹینڈرڈ ماڈل کی بنیاد رکھی۔ Bosons جن کی دریافت جولائی 2012ء میں سرن CERN میں ہی ہوئی اور God Particle کے نام سے جانے جاتے ہیں، کو محترم پروفیسر صاحب موصوف نے ہی سٹینڈرد ماڈل میں متعارف کروایا تھا۔وزن کے علاوہ اس پارٹیکل کی دیگر تمام تر خصوصیات 1967-68ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور Steven Weinberg نے اپنے پیش کردہ نظریہ Electroweak Theory میں معلوم کرلی تھیں۔سرن کے سائنسدانوں نے 1983ء میں W اور Z بوزون (Boson) کو دریافت کیا تو اس سے ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ بالا دونوں قوتوں کے ایک ہونے کا تجرباتی ثبوت بھی مہیا ہوگیا[2]۔

سرن نے دنیائے تحقیق میں اپنا لوہا گو بہت دیر پہلے منوا لیا تھا، تاہم سال 2012 میں اسے جو شہرہ آفاق مقبولیت حاصل ہوئی وہ بالواسطہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بھی مرہونِ منّت ہے۔آپ کے پیش کردہ سٹینڈرڈ ماڈل کی آخری گتھی سلجھانے کے لئے بوزون کی دریافت ہونا باقی تھی۔ یہ پارٹیکل جتنا اہم تھا، اتنا ہی سائنسدانوں کے لئے دردِ سر بھی۔کیونکہ یہ اپنی پیدائش کے ساتھ ہی

1-www.alislam.org/library/articles/Dr-Abdus-Salam-His-Faith-and-His-Science.pdf

2-https://tribune.com.pk/story/413857/abdus-salam-and-the-higgs-boson-particle

دوسرے اجزا میں تحلیل ہوجاتا ہے۔ مگر اتنا اہم ہے کہ باقی تمام ذرات کو اسی کی وجہ سے وزن حاصل ہوتا ہے۔

چونکہ نوبل انعام صرف سائنسدان کی زندگی ہی میں دیا جاتا ہے، اس لئے اگر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جولائی 2012ء میں حیات ہوتے تو راقم کی رائے میں کوئی وجہ نہیں کہ انہیں ہگز بوزون کی دریافت پر بھی ایک نوبل انعام مل جاتا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ریسرچ سے یہ حتمی طور پر ثابت ہو چکا تھا کہ یہ پارٹیکل ضرور موجود ہے اور یہ ضرور دریافت ہو جانا چاہئے۔ چونکہ یہ کائنات کی تخلیق اور بہت ابتدائی حالات کو جاننے سے متعلق غیر حل شدہ سوال تھا، اس لئے 2012 میں دریافت ہونے پر اسے اس صدی کی سب سے بڑی دریافت بھی کہا گیا۔ علاوہ ازیں آپ کا وہ نظریہ جس پر آپ کو نوبل انعام ملا وہ بھی سرن ہی میں ثابت ہوا تھا۔ یوں سرن کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی گہری وابستگی کا پتہ چلتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پاکستان سے بے لوث محبّت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ پاکستان کے طلبہ سائنسی تحقیق کے میدان میں آگے بڑھیں۔ چنانچہ آپ کی ساری عمر کوشش رہی کہ دنیا میں سائنسی تحقیق کے بڑے بڑے اداروں میں طلبہ کو مختلف کورسز کے لئے داخلے دِلوائیں۔ چنانچہ اپنے قائم کردہ ادارے International Centre for Theoretical Physics (ICTP) جو بعد ازاں The Abdus Salam International Centre for Theoretical Physics بن گیا، میں سینکڑوں پاکستانی طلبا نے تحقیقی کام کر کے اپنے سائنسی کیریئر کا آغاز کیا خصوصاً 1980ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ذاتی طور پر پاکستانی سائنسدانوں کی بہت بڑی تعداد کو CERN اور ICTP کے باہمی ریسرچ پروگرام

The Abdus Salam International Centre for Theoretical Physics (ICTP) Triest,Italy

کے تحت سرن میں جگہیں دلوائیں۔[3] ڈاکٹر عبدالسلام 1983-86ء تک CERN کی Scientific Policy Committee کے رکن بھی رہے۔

یہ تھے ڈاکٹر عبدالسلام، پہلے احمدی مسلمان سائنسدان، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر ذہین بنایا تھا۔ سرن جو کائنات کی گتھیاں سلجھانے کا عظیم تحقیق ادارہ ہے وہاں بھی مصروفِ عمل نظر آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ کی سرن سے وابستگی اور سائنسی خدمات کے اعتراف میں یہاں Meyrin Site پر ایک سڑک Route Abdus Salam کو آپ سے منسوب کر دیا گیا ہے جو آپ کی سائنسی تحقیق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آپ نے پاکستان کے لئے بھی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ 1960-1974ء تک وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی کے ایڈوائزر رہے۔ اس دوران علاوہ بہت سی دوسری سائنسی خدمات کے آپ نے SUPARCO کی بنیاد رکھی، آپ اس ادارے کے founding director رہے۔ اسی طرح Pakistan Institute of Nuclear Science and Technology (PINSTECH) کے قیام کا تصور آپ ہی کا مرہون منت ہے۔ اس ادارے کے قیام میں بھی آپ کی گراں قدر خدمات ہیں۔[4]

قارئین! ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زندگی سے متعلق مزید معلومات کے لئے آن لائن کتاب ''مسلمانوں کا نیوٹن'' سے استفادہ کر سکتے ہیں۔[5]

3-https://en.wikipedia.org/wiki/Abdus_Salam#cite_note-Norman_Dombey,_Physics_and_Astronomy_Department_of_the_University_of_Sussex-77

4-https://pubs.aip.org/physicstoday/article/68/2/40/414956/Pakistan-s-nuclear-Taj-MahalInspired-by-the

5-https://www.alislam.org/urdu/pdf/MusalmanoKaNewton.pdf

محمد الیاس منیر

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

چودہ ارب سال پہلے جب بگ بینگ کا خوفناک دھما کہ ہوا تو بے شمار کہکشائیں پیدا ہوئیں، ہر کہکشاں میں اربوں کھربوں سیّارے اور ستارے وجود میں آئے اور اُس وقت سے ستاروں کے یہ جہان ابھی تک پھیلتے ہی چلے آ رہے ہیں جیسا کہ فرمایا: وَالسَّمَآءَ بَنَیۡنٰهَا بِاَیۡٮدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ (ترجمہ: اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔ (الذاریات:48) یہ کائنات مزید کتنی وسعت اختیار کرے گی، یہ کتنی بڑی ہے، اس میں کیا کیا بھید چھپے ہیں، اس کی پیدائش کے اوّلین لمحات کیسے تھے، مادہ نے وزن کیسے حاصل کیا۔ جو ذرّات سائنسدانوں کے علم میں ہیں ان کے علاوہ ابھی اور کتنی قسم کے ذرات کائنات میں ہیں؟ مادہ تو نظر آتا ہے مگر اس کا الٹ یعنی اینٹی میٹر Antimatter کیوں نظر نہیں آتا؟ غرض سینکڑوں سوال ایسے ہیں جن کے جوابات حاصل کرنے کے لئے سائنسدان تحقیق جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہر نئی تحقیق نئے سوالات کو جنم دے کر حضرتِ انسان کو ورطہ حیرت میں ڈالے ہوئے ہے۔ تخلیق کائنات کے نقطہ آغاز سے متعلق اِن سوالوں کا جواب تلاش کرنے کے لئے سوئٹزرلینڈ کے مشہور سرحدی شہر جنیوا کے پہلو میں پچاس کی دھائی میں بنائی گئی تجربہ گاہ سے اپنے قارئین کو متعارف کرانے کے لئے مجلس ادارت اخبار احمدیہ جرمنی کی ٹیم فروری 2024ء میں مطالعاتی دورہ پر جنیوا گئی تو اس کا ماحول اور یہاں کام کرنے والا ہر شخص زبان حال سے محترم عبیداللہ علیم صاحب کا یہ مصرع گنگناتا ہوا سنائی دیا ع ''یاربّ یہ مسئلہ کبھی آغاز سے اُٹھا''۔

اس مطالعاتی دورہ کی صورت یوں بنی کہ ایک مجلس میں بزرگوارم محترم چودھری شریف خالد صاحب نے بتایا کہ سرن کی اس تجربہ گاہ میں تحقیقی کام کرنے والی محترمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ جو 2014ء میں پاکستان چلی گئی تھیں، اب پھر واپس آ کر تحقیق میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحبہ سے رابطہ کیا گیا تو اُنہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ اس پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس تجربہ گاہ کے مطالعاتی سفر کا آغاز ہوا۔

جنیوا جانے کے لئے ہم (مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب، مکرم حسنات احمد صاحب ایم اے طبیعات، مکرم آفاق احمد زاہد صاحب اور خاکسار راقم ہٰذا) مؤرخہ 8 فروری 2024ء کو بذریعہ ریل فرانکفرٹ سے روانہ ہو کر رات سوئٹزرلینڈ کے سرحدی شہر Basel کے اس سٹیشن پر پہنچ گئے جو جرمن ریلوے کی ملکیت ہے۔ یہاں ہمیں لینے مکرم محمود الرحمٰن انور صاحب آئے ہوئے تھے۔ ان کی شاندار گاڑی میں بیٹھ کر جرمنی کی جماعت لوراخ کے ایک دوست مکرم اسجد صاحب کی دُکان (پیزا) پر پہنچے۔ انہوں نے اپنے بچوں سمیت ہمیں خوش آمدید کہا، سامنے واقع اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلایا، مکان کے نیچے بنائے ہوئے نماز سنٹر میں نماز مغرب وعشاء ادا کیں، مکرم اسجد صاحب سے تعارف ہوا تو پتہ چلا کہ موصوف ربوہ میں ہمارے انصاراللہ والے

مکرم چودھری ابراہیم صاحب مرحوم کے بھانجے ہیں۔ اس حوالہ سے کافی دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ پھر اپنے میزبان مکرم انور صاحب کے گھر جاکر رات گزاری جو جماعت سوئٹزرلینڈ کے سیکرٹری خارجہ ہیں اور مکرم انعام الرحمٰن صاحب شہید (سکھر) کے بیٹے اور معروف خادم سلسلہ محترم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب (سابق پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانیؓ والثالثؒ) کے پوتے ہیں۔

جنیوا میں قائم ادارہ برائے اِنسانی حقوق

9 فروری 2024ء کی صبح سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا کے لئے تیاری شروع کی اور ناشتہ کے بعد دس بجے کے قریب انور صاحب کے ساتھ ان کی ہی گاڑی میں روانہ ہوئے۔ بارہ بجے کے بعد ہم اس شہر میں قائم اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے انسانی حقوق کے وسیع عریض دفاتر میں پہنچ گئے۔ سکیورٹی انتظامات سے گزرنے کے بعد ہم مختلف بھول بھلیوں سے ہوتے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہوئے تو کھانے کے بعد نمازیں ادا کیں۔ (اس عمارت میں ایک بڑا کمرہ مسجد کے لئے مخصوص کیا گیا ہے) اس کے بعد انور صاحب نے اپنے بعض دوستوں سے ملوایا جو مختلف NGO's سے منسلک تھے اور انہیں اپنا ہم نوا بنا کر مختلف فورمز پر ان کے ذریعہ ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے اس ادارہ کی عمارت میں داخل ہوتے ہی ہر طرف ایک ہی مضمون پر مشتمل بینرز نے حیران کر دیا جن پر تحریر تھا کہ فنڈز کی کمی کے باعث ہمارے ہاں متعدد سہولتیں میسّر نہیں ہیں مثلاً بجلی سے چلنے والی سیڑھیاں بند تھیں اور عمومی طور پر عمارت خستہ حالی کا شکار تھی۔ پسماندہ و مظلوم طبقات کے لئے انصاف کا عَلم بلند کرنے والے اِس ادارہ کی اس زبوں حالی کا پس منظر حالاتِ حاضرہ پر نظر رکھنے والا ہر قاری از خود سمجھ سکتا ہے۔

کونسل برائے تحفّظِ انسانی حقوق

جنیوا میں قائم اقوامِ متحدہ کا یہ ادارہ انسانی حقوق کی کونسل (UNHCR) کہلاتا ہے جو دنیا بھر میں انسانی حقوق کو فروغ دینے اور ان کی حفاظت کرنے کے لئے قائم کیا گیا۔ اس کونسل کے 47 ارکان ہوتے ہیں جنہیں اقوامِ متحدہ کی جنرل آسمبلی علاقائی بنیاد پر تین سالہ دورانیہ کے لئے منتخب کرتی ہے۔

یہ ادارہ اقوامِ متحدہ کے رکن ممالک میں سارا سال انسانی حقوق کا جائزہ لیتا رہتا ہے اور معاشرتی حالات، اظہارِ رائے، عقیدہ و مذہب کی آزادی اور حقوقِ نسواں، ہم جنس پرستوں اور نسلی و اقلیتی حقوق سے متعلق معاملات یہاں زیرِ بحث لائے جاتے ہیں۔ دورانِ سال مارچ، جون اور ستمبر میں اس کے تین باقاعدہ اجلاسات ہوتے ہیں تاہم انسانی حقوق کی غیر معمولی خلاف ورزی کی صورت میں کونسل کے ایک تہائی ممبران کی درخواست پر اس کا کسی بھی وقت ہنگامی طور پر خصوصی اجلاس ہوسکتا ہے۔ چنانچہ نومبر 2023ء میں اس کے 36 اجلاس ہوئے۔

بین المذاہب مکالمہ

تین بجے کے قریب مملکت اردن کی میزبانی میں ایک بین المذاہب مکالمہ (Interfaith Dialogue) کا آغاز ہوا۔ یہ پروگرام اسی عمارت کے ایک ہال میں منعقد ہوا جس کا عنوان ''مشترکہ اقدار'' تھا۔ سٹیج پر اس فورم کے ممبر ممالک کے سفراء اور اقوامِ متحدہ کے مبصر بیٹھے تھے۔ ان سب نے اس فورم کے منتظم کی تعارفی تقریر کے بعد اپنے اپنے خیالات پیش کئے۔ سامعین میں بہت سے لوگ موجود تھے جن میں بعض ممالک کے سفیر بھی تھے۔ انہوں نے بھی ممبران کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ باتیں تو ہوگئیں، ان پر عمل کیسے ہوگا؟ جس کا جواب کسی کے پاس نہ تھا۔ بہر حال یہ پروگرام شام چھ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد ایک دوسری عمارت میں گئے جہاں ایک خاتون محترمہ Imma Guerras صاحبہ کے ساتھ مکرم انور صاحب نے ملاقات کا پروگرام طے کیا ہوا تھا۔ موصوفہ اس ادارے کے ہائی کمشنر کی نائبہ ہیں۔ وہ اپنے دفتر سے ملحق ایک ورکشاپ کمرے میں لے گئیں جہاں ان کے ساتھ کچھ دیر گفتگو ہوتی رہی۔ اس دوران انور صاحب نے انہیں اگلے ماہ لندن میں ہونے والی احمدیہ امن کانفرنس کے لئے دعوت دی جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا اور شامل بھی ہوئیں۔ موصوفہ بہت سے افریقن ممالک میں بچوں کے حقوق کے لئے کام کرتی ہیں۔

ان سے فارغ ہو کر ہم جنیوا میں عرصہ دراز سے سکونت پذیر مکرم ڈاکٹر قاضی شمیم صاحب کے گھر پہنچے جنہوں نے ہمارے لئے شام کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ موصوف اپنی اہلیہ کے ساتھ ایک بڑے گھر میں رہتے ہیں جس کا ایک حصہ نماز سنٹر کے طور پر وقف کر رکھا ہے۔ یہاں ہم نے کھانا کھانے کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ کا بنا ہوا مزیدار پشاوری قہوہ پیا۔ آخر پر نماز کے لئے وقف ایک پرسکون کمرے میں نمازیں ادا کیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار کی یہ پہلی ملاقات تھی، تعارف ہوا تو پتہ چلا کہ آپ پشاور کے ایک معروف احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ جماعت کی خاطر تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کی تاریخ بھی رقم کر چکے ہیں۔ آپ بچوں کے امراض میں تخصّص کرنے کے بعد اسلام آباد (پاکستان) میں بچوں کے مشہور ہسپتال میں طبّی خدمت کر رہے تھے کہ اپریل 1997ء میں ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ) کی طرف سے بوسٹن میں کام کی پیشکش ہوئی۔ اگلے ہی روز آپ کو جنیوا سے WHO میں محض تین ماہ کے لئے کام کی پیشکش آگئی۔ اس بارہ میں آپ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"خاکسار نے حضورؒ (خلیفہ رابع) کی خدمت میں رہنمائی کے لئے خط لکھا اور دونوں کاموں کی تفصیل بھی لکھی حضورؒ نے ازراہ شفقت جلد جواب ارسال فرمایا کہ "آپ جنیوا آجائیں، ہمارے بھی قریب ہوں گے"۔ پس خاکسار جنیوا 3 ماہ کے لئے آگیا اور امریکہ والوں کو معذرت کر دی۔ خدا کا کرنا دیکھیں اور خلیفہ وقت کی برکت اور فراست کہ خاکسار کو تقریباً 20 سال یہاں WHO میں کام کرنے کی توفیق ملی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بہت عزت سے کام کرنے کی توفیق عطا کی اور ابھی تک یہ فضل جاری وساری ہے۔ 1999ء میں وہ ہارورڈ یونیورسٹی کا محکمہ جہاں مجھے پانچ سال کام کرنے کی پیشکش ہوئی تھی، بند کر دیا گیا''۔

دائیں سے بائیں: مکرم حسنات احمد صاحب، مکرم محمود الرحمٰن انور صاحب، مکرم ڈاکٹر قاضی شمیم صاحب، (خاکسار) محمد الیاس منیر، مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب

اب آپ ریٹائر ہو چکے ہیں اور خدمت دین کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنے گھر کو جماعتی نماز سنٹر کے طور پر پیش کئے ہوئے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ قاضی زیتون صاحبہ بھی ماہر امراض بچگان ہیں اور اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ موصوفہ اپنے خاندان میں سے اکیلی احمدی ہیں اور آپ نے پاکستان میں ہونے والی مخالفت کا بڑی دلیری، ہمت اور استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔

باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے بعد ان سے رخصت لے کر جنیوا کے پڑوس میں فرانس کی سرحد کے پاس Ferney-Voltaire نامی قصبہ میں لئے ہوئے ایک چھوٹے سے ہوٹل کے کمرے میں پہنچے۔ سادہ سے اس ہوٹل میں بڑے اچھے طور پر رات گزری، الحمدللہ۔ یاد رہے کہ جنیوا ہر لحاظ سے انتہائی مہنگا شہر ہے جبکہ سرحد کے پار ہر چیز اس کے مقابلہ میں سستی ہے۔

سرن کی تجربہ گاہ کے سامنے

10 فروری 2024ء کی صبح ناشتہ کے بعد ساڑھے دس بجے ہم پانچوں ساتھی دنیا کی سب سے بڑی سائنسی تجربہ گاہ CERN کے سامنے تھے جہاں ہم سے پہلے ہماری میزبان محترمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ سکارف لئے باوقار لباس میں ہماری منتظر تھیں، آپ اس تجربہ گاہ میں کام کرنے والی واحد احمدی خاتون سائنسدان ہیں۔ آپ ہمیں رجسٹریشن کے لئے دفتر کے سامنے لے گئیں۔ اس دوران میں موصوفہ سے سب دوستوں کا تعارف ہوا۔ یہاں ہم نے بتائے گئے طریق کار کے مطابق اپنے اپنے کارڈز بنائے اور اسی استقبالیہ کے پہلو سے جانے والی ایک راہداری سے سرن کی نمائش گاہ میں داخل ہو گئے۔

یہ نمائش جس پر پورے ایک سو ملین یورو کا خرچ اٹھا، گزشتہ سال اکتوبر میں ہی مکمل ہوئی۔ اس سے قبل اس منصوبہ کی تعارفی نمائش ایک گلوب نما عمارت میں تھی جو اس کے قریب ہی متروک حالت میں موجود تھی۔

یہ جدید اور وسیع نمائش قریباً دس میٹر وتر کے چار بڑے بڑے پائپ نما کمروں میں بنائی گئی ہے جو زمین سے قریباً پانچ میٹر بلند دھاتی ستونوں پر بنائے گئے ہیں، اس طرح سے زمین کی بھی بچت کی گئی ہے کیونکہ اس کے نیچے سڑک بھی ہے اور ٹرام سٹیشن بھی۔ باہر سے تو یہ پائپ ہی لگتے ہیں مگر ان کے اندر جائیں تو یہ بڑے بڑے کمرے بلکہ ہال ہیں۔ اس نمائش کے ایک حصہ میں تو برقی متحرک نقشوں اور تصاویر کے ذریعہ اس منصوبہ کا تعارف کرایا گیا اور جوں جوں آگے بڑھتے جائیں، عجیب وغریب قسم کی مشینیں آنے لگتی ہیں۔ سو میٹر گہرائی میں 27 کلومیٹر کے محیط پر مشتمل زیرِ زمین ایک سرنگ میں قائم کی گئی دنیا کی عظیم ترین طبیعاتی لیبارٹری میں جو کچھ نصب کیا گیا ہے، اسے چھوٹے پیمانہ پر مگر بالکل اصل کے مطابق تیار کر کے اس نمائش میں زائرین کے تعارف کے لئے رکھ دیا گیا ہے گویا ع

سینہ سے دل نکال کے ہاتھوں پہ رکھ دیا

نمائش میں لگے مشینوں کے یہ ماڈل دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اصل مشینیں کتنی بڑی اور قیمتی ہوں گی۔ بہت سی جگہوں پر ان مشینوں کے آلات متحرک بھی تھے اور زائرین کے لئے اصل تجربہ گاہ میں ہونے والے سائنسی عمل کی عکاسی کر رہے تھے۔

اسی نمائش میں ایک مقام پر پہنچے تو وہاں کئی میٹر اونچا ایک دیوہیکل گول پرزہ نصب تھا جس کے اندر تانبہ کے بے شمار حلقے تھے اور ہر حلقہ کے ساتھ حساس آلات لگے تھے جو تاروں کے ذریعہ کمپیوٹروں کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ یہ آلات ہر لحہ اس مشین میں ہونے والے تجربات اور تغیرات کو نہ صرف ریکارڈ میں لانے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں بلکہ کسی بھی نازک لحہ سے فوری آگاہ کرنے کا کام بھی ان کے سپرد ہے۔ اس کے پہلو میں ایک سٹینڈ پر ایک ایسی عینک بھی رکھی ہوئی تھی جسے لگا کر دیکھنے والا نمائش میں ہوتے ہوئے زیر زمین تجربہ گاہ میں پہنچ کر اصل مشینوں کا بھی نظارہ کر سکتا ہے۔ عینک کے ساتھ اڑھائی منٹ کی سیر کے دوران میں اتنے بڑے کارخانہ کی ایک جھلک ہی دیکھی جا سکتی تھی لیکن وہ جھلک بھی دیکھنے والے کو حیرت کے سمندر میں گم کر دیتی ہے۔

یہاں شیشے کے خول میں ایک پرانا سا کمپیوٹر پڑا تھا۔ جس پر لکھا تھا کہ اس کمپیوٹر کے ذریعہ سن 1989ء میں مشہور سائنسدان Tim Berners Lee نے ورلڈ وائیڈ ویب (WWW) ایجاد کیا تھا۔ اس ایجاد کا سال دیکھ کر ذہن فوراً قرآنی پیشگوئی وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (التکویر:8) کی طرف چلا گیا جس میں پوری دنیا کے ایک ہو جانے کا اعلان ہے اور جسے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کے نشانات میں سے بتایا گیا ہے۔ سو سال پہلے 1889ء میں حضورؑ نے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تو حیرت انگیز ذرائع مواصلات ایجاد ہوئے تھے اور عین سو سال بعد جب احمدیت کی دوسری صدی کا آغاز ہوا تو ذرائع مواصلات میں ایجادات کا یہ انقلابی سلسلہ شروع

سرن کی نمائش گاہ میں لارج ہیڈرون کولائیڈر (LHC) کے حصوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے

ہوا جس نے پورے کرۂ ارض پر بسنے والے انسانوں کے باہمی تعلقات میں ایک غیر معمولی کردار ادا کیا اور ساری دنیا کو گلوبل ولیج بنا دیا۔

اس تجربہ گاہ کے آلات میں جگہ جگہ مقناطیس لگے ہوئے تھے جن کی طرف بعض دیگر آلات کھنچے جاتے تھے اور بہت سے مقامات پر بجلی کی افزائش ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ توازن کا نظام ہر جگہ کارفرما نظر آیا۔ گویا کائنات میں مقناطیسی کشش اور توازن کے نظام کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ مذہب کو دیکھا جائے تو یہاں بھی جذب اور مجذوبیت تصوّف کی اہم اصطلاح ہے۔ اس کے ساتھ قرآن میں یہ اعلان موجود ہے: وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ۔ (سورہ رحمٰن:8)

اس تحقیقاتی مرکز میں دنیا بھر کے سائنسدانوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے سائنسی نظریات پر تجربات کر کے ان کی صداقت پرکھی جاتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا پیش کیا ہوا وہ نظریہ جس پر 1979ء میں آپ کو نوبل انعام دیا گیا تھا، اسی تجربہ گاہ میں طویل تجربات کے بعد درست ثابت ہوا تھا۔

اس نمائش گاہ سے باہر آئے تو اس کے پہلو میں ایک عجیب و غریب قسم کی دیو ہیکل چیز نظر آئی۔ یہ سٹیل کی ایک بہت چوڑی پٹی تھی جو زمین میں نصب اپنے پاؤں سے اُٹھ کر کئی میٹر اوپر تک ایک لہر کی طرح گھومتی ہوئی چلی گئی تھی۔ ہم نے قریب جا کر دیکھا تو اس پر مختلف زبانوں میں کچھ نام، سال اور بعض مختصر جملے کندہ تھے۔ ہماری رہنما محترمہ منصورہ صاحبہ نے بتایا کہ یہ طبیعات کے میدان میں ابتداء سے لے کر اب تک مشہور ترین انقلابی نظریات پیش کرنے والے سائنسدانوں کے نام اور ان کے نظریات کا مختصر ترین تذکرہ ہے۔ ہمیں اس منفرد فہرست میں کئی مسلمان سائنسدانوں کا تعارف بھی نظر آیا جو عربی زبان میں کندہ کیا گیا تھا جو عظیم مسلمان سائنسدانوں کے علم و عرفان کا اعتراف ہے۔ یاد رہے کہ ہر سائنسدان کا تعارف اس کی مادری زبان میں ہی کرایا گیا تھا۔ گویا طبیعات کی تاریخ اس مختصر سی جگہ میں سمیٹ کر دلچسپی رکھنے والوں کے لئے نظارۂ عام کر دی گئی ہے۔

اس نمائش کی سیر کے دوران یہ خیال آتا رہا کہ جہاں تک سائنسدانوں کی ان کوششوں کا تعلق ہے تو ان پر محض ایک نظر ڈالنے سے ہی انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کے مظاہر کی کوئی انتہا نہیں، حضرت انسان ان کی کنہ تک پہنچنے کی کوشش تو کر رہا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ (آل عمران) لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جتنا چاہے زور لگا لو، اپنی نظروں کو جتنا مرضی دور تک دوڑا لو، وہ تھکی ماندی ہوئی ہی واپس آئیں گی (سورہ الملک) پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اس قدر ہیں کہ سارے جنگلوں کے درخت قلمیں بن جائیں اور سارے سمندر روشنائی میں تبدیل ہو جائیں اور ساری قلمیں گھس کر ختم ہو جائیں اور سمندر خشک ہو جائیں مگر اللہ کی باتیں، اس کی قدرتیں پھر بھی ختم نہ ہوں گی۔ (سورہ الکہف:110، و سورہ لقمان: 28) قرآن کریم

اس شاہکار پر مسلمان طبیعات دانوں کی خدمات کا کیا گیا اعتراف

طبیعات کا سفر ایک نظر میں، طبیعات دانوں کے نظریات کا مختصر تعارف نمائش کے بیرونی جانب نصب اس شاہکار پر پڑھا جا سکتا ہے

کا یہ دعویٰ ایسی حقیقت ہے جو بڑے بڑے سائنسدانوں کے ہاں بھی مسلّم ہے جب وہ کہتے ہیں کہ اتنا کچھ کر لینے کے بعد بھی ہماری ساری تحقیق کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے کسی بہت بڑے ریت کے ٹیلے کو اپنی چھوٹی سی انگلی سے بھورا ہو ؎ کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر اِن اسرار کا! بہرحال کائنات کے سارے راز تو معلوم ہونے سے رہے، لیکن اس راہ پر چلتے ہوئے اس تجربہ گاہ اور عظیم منصوبہ کو بہت سے شیریں پھل لگے، اصل منزل کی طرف سفر کے دوران بہت سے ایسے دروازے کھلے جن سے انسانیت کے لئے بے شمار فوائد کے دریا بہہ نکلے۔ جیسا کہ ''ورلڈ وائیڈ ویب'' کا ذکر ہو چکا۔ علاوہ ازیں سٹی اسکین اور ایم آر آئی بھی اسی تجربے کے دوران ایجاد ہوئی، اسی طرح اور بھی بہت سی ایجادات ہو رہی ہیں جن سے دنیا کے مسائل بھی حل ہوں گے اور عام آدمی کے لئے بہت سے فائدے کی حامل بھی ہوں گی۔

اصل لیبارٹری تو زیر زمین ہے لیکن سطح زمین پر اس کے دفاتر بہت وسیع علاقہ پر پھیلے ہوئے ہیں گویا ایک شہر کا شہر یہاں آباد ہے۔ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ موصوفہ نمائش کے بعد میلوں میل پھیلے دفاتر اور دیگر عمارتوں کے علاقہ میں لے گئیں۔ یہاں انہوں نے ہمیں اس سائنسدان کا وہ کمرہ بھی دکھایا جہاں مذکورہ بالا ورلڈ وائیڈ ویب کی پیدائش ہوئی تھی۔ ایک سادہ اور چھوٹے سے بند کمرے کے دروازہ پر ایک جملہ

WHERE THE WEB WAS BORN

لکھا تھا گو یہ کمرا چھوٹا اور سادہ سا تھا مگر اس کی عظمت کو سلام کہنے یہاں دور دور سے لوگ آتے ہیں کہ اس کمرے میں ایک ایسی ایجاد ہوئی تھی جس نے دنیا میں ایک ایسا انقلاب بپا کر دیا جس سے آج ہر کس و ناکس غیرمعمولی طور پر فیضیاب ہو رہا ہے۔

اس شہر میں سڑکوں کا جال بھی بچھا ہوا ہے اور ہر سڑک کو کسی نہ کسی عالمی شہرت رکھنے والے معروف سائنسدان کا نام دے کر اس علاقہ کی سائنس کے ساتھ حقیقی وابستگی کا عملی اعلان کیا گیا ہے۔ ان سڑکوں میں سے ایک سڑک ہمارے لئے بھی جذباتی کیفیت لئے ہوئے تھی۔ چنانچہ ہماری رہنما نے چلتے چلتے جلد ہی ہمیں اُس سڑک پر لا کھڑا کیا جسے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام کر دیا گیا ہے۔ اپنی قوم اور ملک پر افسوس ہوا جہاں آپ کی طرف منسوب کسی تعلیمی ادارہ یا اس کے کسی شعبہ کو بھی برداشت نہیں کیا جاتا۔ کاش علم اور اہل علم کی قدر کرنا کوئی ان لوگوں سے سیکھے! حالی نے کیسی سچی بات کہی تھی ؎

شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے
وہ لے جا کے سب اہلِ مغرب نے جوڑے

یہاں ہم سب نے پروفیسر صاحب مرحوم ومغفور کے ساتھ محبّت کے اظہار کے طور پر یادگاری تصاویر بنائیں،

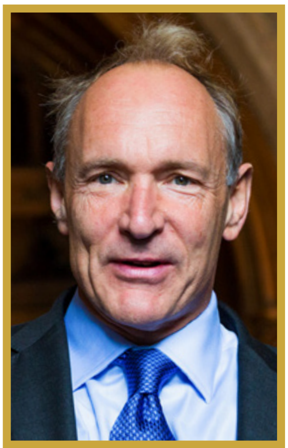

Tim Berners-Lee کا سرن میں موجود وہ دفتر جس میں انہوں نے ورلڈ وائیڈ ویب (www) ایجاد کر کے عالمی سائنسدانوں کے مابین تیز ترین روابط کی بنیاد رکھی

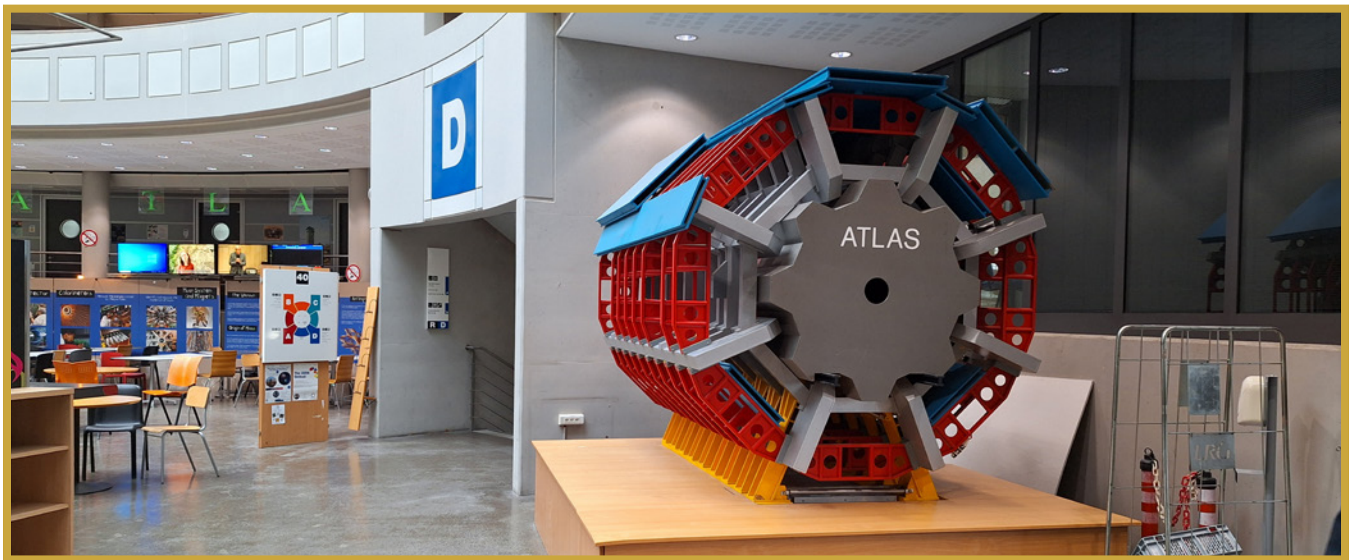

تصویر میں نظر آنے والی مشین 'اٹلس' کا ماڈل ہے۔اس مشین سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کا تجزیہ محترمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ کرتی ہیں

اللہ کرے کہ مرحوم پروفیسر صاحب کے درجات بلند سے بلندتر ہوتے جائیں اور جس مقصد کے لئے آپ نے اپنے وجود کا ذرہ ذرہ اور تمام تر ذہنی صلاحیت صَرف کر ڈالی، وہ مقصد پورا ہو اور جہاں توحید کی صدا سائنس کے ایوان سے بلند ہو تو اس کے ساتھ ہی انسان اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ مختلف توانائیوں کو انسانی بہبود اور فلاح اور ترقی کے لئے استعمال کرنے لگے نہ کہ تباہی و بربادی پھیلانے کے لیے کہ ڈاکٹر سلام صاحب کی یہی آرزو، تمنّا اور تڑپ تھی، آمین۔

محترمہ منصورہ صاحبہ ہمیں ایک بہت بڑی کثیر المنازل عمارت میں بھی لے گئیں اور بتایا کہ اس کی پہلی منزل پر ان کا دفتر ہے جہاں وہ سرن لیبارٹری کے ایک مخصوص حصّہ سے آنے والے اعداد و شمار کو جمع کر کے ان کا تجزیہ کرتی ہیں۔ تمام دن کے اس تفصیلی مطالعہ کے بعد جو دراصل مختصر ترین خلاصہ تھا، ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس تجربہ گاہ کا ہر شخص اور تمام ساز و سامان حضرت مسیح موعودؑ کی الہامی دعا ''رَبِّ اَرِنِیۡ حَقَآئِقَ الۡاَشۡیَآءِ'' کا عملی ورد تھا۔

اس کے ساتھ ہی سرن کی سیر کا پروگرام مکمل ہوا، اخبار احمدیہ کی ٹیم محترمہ ڈاکٹر منصورہ صاحبہ کی بے حد ممنون ہے کہ انہوں نے اپنی گھریلو مصروفیت کے باوجود ہمارے لئے پورا دن وقف کیا اور نہایت محنت کے ساتھ ہمیں اس منصوبہ کا تعارف کروایا اور اس شہر طبیعات کی سیر کرائی، فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔موصوفہ کے ساتھ ایک مختصر سی نشست میں ان کے حالات زندگی پر بھی مختصر سی مگر ایمان افروز گفتگو ہوئی جس کی تفصیل الگ سے شامل اشاعت ہے۔

امید ہے کہ اخبار احمدیہ جرمنی کے قارئین اپنے بچوں کو اس عظیم تجربہ گاہ کی مطالعاتی سیر کے لئے لے جائیں گے، یہ یقیناً ایک بہت ہی معلومات افزا سیر ثابت ہوگی جس سے ہمارے نوجوانوں میں علمی اور تحقیقی میدان میں قدم رکھنے کا جذبہ، تڑپ اور خواہش پیدا ہوگی۔اس معلومات بھری سیر کا مقصد دنیا کے اس عظیم ترین تحقیقی منصوبہ CERN سے متعلق ایک مفید معلوماتی مضمون کے ذریعہ اپنے قارئین کو ایسی آگاہی دینا ہے جو ہمارے نوجوانوں کے لئے ترقیات کی منازل طے کرنے کے لئے ایڑ کا کام دے سکے، اللہ کرے کہ یہ تفصیل پڑھ کر ہمارے نوجوانوں میں اس عظیم تجربہ گاہ کو دیکھنے کا شوق پیدا ہو اور اس کے نتیجہ میں وہ بھی سائنسی ترقی کی اس دوڑ میں شامل ہونے والے ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کہ مجھے آئندہ صدی میں سو عبدالسلام چاہئیں کو پورا کرنے والے ہوں، آمین۔

ادارہ محترم محمود الرحمٰن انور صاحب کا بھی ممنون ہے کہ انہوں نے مؤرخہ 8 تا 11 فروری 2024ء اخبار احمدیہ جرمنی کی ٹیم کو جس طرح پذیرائی سے نوازا۔ پہلے ہمیں اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے دفاتر اور نظام دکھایا۔مختلف شخصیات سے تعارف کرایا، خوبصورت سوئٹزرلینڈ کی سیر کرائی اور اس دوران اپنی روایتی مہمان نوازی سے نوازا۔ہم سب دعا گو ہیں کہ آپ کو اپنے بزرگوں کی طرح سلسلہ احمدیہ اور انسانیت کی عظیم خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہے، آمین۔

https://en.wiki...ia.org/wiki/CERN#/media/File:CERN_Building_40_(1).jpg

محمد انیس دیالگڑھی

سرن میں پاکستانی احمدی خاتون سائنسدان

"میں ملتان کے قریب مظفر گڑھ میں محترم شمیم احمد صاحب اور صادقہ بیگم صاحبہ کے ہاں 1976ء میں پیدا ہوئی، گجرات کے نزدیک لالہ موسیٰ میں پرورش پائی اور ابتدائی تعلیم کے مراحل طے ہوئے''۔

سرن کی عظیم تجربہ گاہ میں سائنسی تحقیق کرنے والے تین ہزار سائنسدانوں میں شامل واحد احمدی خاتون سائنسدان محترمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ نے اخبار احمدیہ جرمنی کی ٹیم کے ساتھ سرن کے کیفے ٹیریا میں بیٹھے گفتگو کرتے ہوئے بہت سی حیران کن باتیں بتائیں۔جنہیں سن کر ہم اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال کے تصور میں کھو گئے کہ کس طرح لالہ موسیٰ جیسے قصبہ میں پرائمری اور مڈل کی تعلیم حاصل کرنے والی ایک طالبہ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی تجربہ گاہ میں سائنسدان کے طور پر پوسٹ کیریئر بریک فیلو شپ کے تحت تحقیقی کام میں مصروف ہے۔

آپ نے اپنے خاندان کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ اُن کے والد محترم نے الیکٹریکل انجنیئر نگ میں ڈپلوما کرنے کے بعد واپڈا میں ملازمت اختیار کر لی تھی جس کی وجہ سے وہ مختلف شہروں میں مقیم رہے۔ آخر پر وہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی حیثیت سے اسلام آباد سے 1999ء میں ریٹائر ہوئے اور 2008ء میں ان کی وفات ہوگئی۔مرحوم لالہ موسیٰ میں 15 سال تک صدر جماعت اور بعدازاں گرین ٹاؤن (لاہور) کی جماعت میں امین کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ان کی والدہ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ نے میٹرک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پرائمری ٹیچنگ کورس کیا تھا لیکن ملازمت نہیں کی اور اپنا مکمل وقت بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے وقف رکھا۔

آپ نے مزید بتایا کہ ہم چار بہن بھائی ہیں جو سب بفضل خدا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور اس وقت برطانیہ اور جرمنی میں مقیم ہیں۔ایک بہن جماعت جرمنی کے دیرینہ رکن محترم چودھری شریف خالد صاحب کی بہو ہیں۔ آپ نے اپنے تعلیمی سفر کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ انہوں نے میٹرک تک تعلیم لالہ موسی سے حاصل کی پھر لاہور کے گورنمنٹ ماڈل کالج سے ایف ایس سی اور لاہور کالج برائے خواتین سے بی ایس سی کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا اور 1998ء میں ایم ایس سی (طبیعات) کا امتحان اس امتیازی حیثیت سے پاس کرنے کی توفیق پائی کہ امتحان دینے والے ساڑھے پانچ سو طلبہ میں میری دوسری پوزیشن آئی۔ اس سے قبل 1993ء میں بھی آپ کو تین اسناد امتیاز اور انعامات مل چکے تھے۔ایم ایس سی کے بعد 1999ء میں انہیں عبدالسلام انٹرنیشنل مرکز برائے نظریاتی طبیعات ٹریسٹ The Abdus Salam International Centre for Theoretical Physics

(ICTP) کی طرف سے High Energy Physics میں ڈپلوما کرنے کے لئے ایک سال کے لئے وظیفہ مل گیا۔

ٹریسٹ سے ڈپلوما مکمل ہونے کے بعد آپ لاہور واپس چلی گئیں اور وہیں سے کنساس سٹیٹ یونیورسٹی (امریکہ) میں داخلہ ملنے پر وہاں چلی گئیں اور 2001 سے 2003ء تک اعلیٰ تعلیم کا مرحلہ طے کرتے ہوئے طبعیات میں ایک مرتبہ پھر ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی بعدازاں اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ (PhD) بھی کی۔ 2003ء سے 2005ء آپ نے شکاگو سے 40 میل مغرب میں واقع شہرۂ آفاق "فرمی لیب" میں تحقیقی کام کیا۔ ڈاکٹریٹ کی تکمیل مئی 2008ء میں ہوئی۔ اس کے بعد امریکہ کی ہی یونیورسٹی آف آری گان میں پوسٹ ڈاکٹرل کے طور پر ملازمت مل گئی اور سرن بھیج دیا گیا جہاں 2014ء تک تحقیقی کام میں مصروف رہیں۔

2013ء میں آپ کی شادی محترم ڈاکٹر عطاء العلیم بھٹی صاحب کے ساتھ ہوگئی۔ موصوف نیورو سرجن ہیں اور اس وقت کراچی میں مقیم تھے۔ 2014ء سے 2023ء تک کراچی میں مقیم رہیں، اس دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بچوں سے نوازا، الحمدللہ۔

2023ء میں محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کو سرن کی طرف سے دیے جانے والی پوسٹ کیریئر بریک فیلو شپ کے لیے منتخب کیا گیا چنانچہ ستمبر میں یہاں پہنچ کر دوبارہ کام شروع کیا۔ آپ نے بتایا کہ جب میں پہلی مرتبہ یہاں رہی تو میں سائنسدانوں کے اُس گروپ میں شامل تھی جو یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ تجربات کے دوران پیدا ہونے والے واقعات میں سے کون سے دلچسپ واقعات ریکارڈ کئے جائیں گے کہ مستقبل میں ان کا سائنسی تجزیہ کیا جاسکے۔ فیصلہ کرنے کے اس عمل کو ٹرگر Trigger کہا جاتا ہے۔ میں اس گروپ کی دو سال تک انچارج رہی۔ پھر تین سال تک Data Analysis پر کام کرتی رہی تا کہ سائنسی پیپر شائع کرسکیں۔ اس سائنسی پیپر کا مقصد کوانٹم بلیک ہولز کی تلاش تھا۔ اس کے نتائج امریکہ کے نامور تحقیقی جریدے پی آر ایل (PRL) میں شائع ہوئے۔

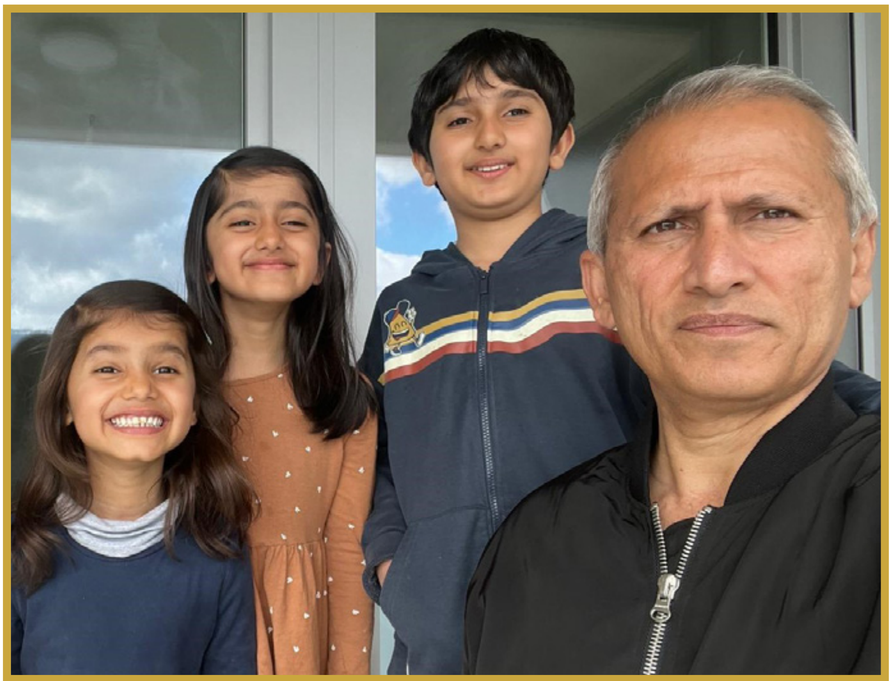
محترمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ کی فیملی، دائیں سے بائیں۔ مکرم ڈاکٹر عطاء العلیم بھٹی صاحب، عزیزم حظیم احمد بھٹی، عزیزہ شائستہ علیم، عزیزہ تحریم احمد

سوال: آپ کی زندگی میں سائنس کس طرح آئی؟

جواب: میں ابھی بہت چھوٹی تھی کہ میرے ابّاجان نے اردو کی ایک کتاب لاکر مجھے دی جس کا عنوان تھا "پہلا احمدی مسلمان سائنسدان، عبدالسلام" بچوں کے لئے لکھی گئی یہ کتاب میں نے پڑھی ضرور لیکن اس میں جو باتیں لکھی تھیں ان کی کتنی سمجھ آئی مجھے یاد نہیں۔ لیکن اتنا یاد ہے کہ مجھے اسی کتاب سے سائنس پڑھنے کا شوق ہوا، میرے دل میں ایک جذبہ پیدا ہوا اور اسی کتاب کی وجہ سے غیر شعوری طور پر میں نے فزکس پڑھنے کا عزم کرلیا اور اس کے بعد اس راہ پر جو سفر شروع ہوا، وہ اب تک جاری ہے۔

تو کیا آپ کبھی ڈاکٹر صاحب سے ملیں بھی؟

جواب: میں ابھی ایم ایس سی کر رہی تھی تو ڈاکٹر صاحب وفات پا چکے تھے اور ان کے قائم کردہ ادارہ میں تو آنا بہت بعد میں ہوا۔ تاہم ان کے قائم کردہ ادارہ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا کہ وہاں مجھے پہلے ایک سال تک اور پھر تین ہفتے بھرپور انداز میں گزارنے کا موقع ملا۔ اگر پوچھا جائے تو وہ وقت جو یہاں گزرا دراصل میرے سائنسی سفر کا نقطۂ آغاز تھا۔

سوال: آپ جب سے دوبارہ اس ادارہ میں آئی ہیں تو کس شعبہ میں تحقیقی کام کر رہی ہیں؟

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا کہ میرا تحقیقی کام ایل ایچ سی میں اٹلس ڈی ٹیکٹر کے ذریعہ جمع کردہ اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے پر مبنی ہے۔ اس وقت میں جس خاص شعبے پر توجہ مرکوز کر رہی ہوں اس کو ٹریگر Trigger کہا جاتا ہے۔ آسان لفظوں میں یہ وہ مرحلہ ہے جہاں اٹلس ڈی ٹیکٹر فیصلہ کرتا ہے کہ پروٹان کے ٹکراؤ سے ہر سیکنڈ میں پیدا ہونے والے 40 ملین ایونٹس میں سے ہمیں کون سے دلچسپ ایونٹس کو محفوظ کر لینا چاہیے۔ اس عمل میں ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر دونوں شامل ہیں۔ میں زیادہ تر سافٹ ویئر پر کام کر رہی ہوں۔ میں جزوی طور پر Faser Experiment پر بھی کام کر رہی ہوں تا کہ میوآنز Muons پر مشتمل ایونٹس کے پس منظر کا تجزیہ کیا جاسکے۔ فیزر ڈی ٹیکٹر، اٹلس ڈی ٹیکٹر سے تقریباً 480 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ایک بار مجھے ڈی ٹیکٹر کے غار (Cavern) اور ایل ایچ سی ٹنل کے ایک حصہ میں جانے کا موقعہ ملا تھا۔ شافٹ میں 90 میٹر زمین کے اندر جانا ایک دل دہلا دینے والا غیر معمولی تجربہ تھا۔

سوال: آپ کو پردہ کے حوالہ سے کبھی کوئی مشکل پیش آئی ہو؟

الحمدللہ کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔

سوال: آپ کے میاں یہاں کیا کام کرتے ہیں؟

میرے میاں پیشے کے اعتبار سے نیورو سرجن ہیں۔ آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کراچی سے ایف سی پی ایس (FCPS) مکمل کرنے کے بعد انہوں نے تین سال تنزانیہ میں کام کیا۔اس کے بعد یونیورسٹی ہسپتال زیورخ (سویٹزرلینڈ) سے اینڈو واسکیولر سرجری اور برین اینجیو گرافی میں دو سال کی فیلو شپ مکمل کی۔ اس کے بعد دس سال تک کراچی میں رہے اور ساؤتھ سٹی ہسپتال کے ساتھ کام کیا۔

ڈاکٹر صاحب کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی کہ وہ کم وسائل رکھنے والے ممالک کے لیے کام کرسکیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے جنیوا آنے کے بعد نیورو ہیلتھ کیئر فار ایل ایم آئی سی کے نام سے ایک ایسوسی ایشن بنائی ہے۔ جو باقاعدہ طور پر رجسٹر ہو چکی ہے اور اس نے کام شروع کر دیا ہے۔مختلف ممالک کے وفود کے ساتھ میٹنگز کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔اس ایسوسی ایشن کا مقصد، کم وسائل رکھنے والے ممالک میں جاکر ٹیچنگ، ٹریننگ، سرجری، کلینکس اور بحالی صحت (Rehabilitation) کی خدمات فراہم کرنا ہے۔

سوال: آپ کی روزمرہ مصروفیات کا خلاصہ کیا ہے؟

2008ء سے لے کر 2014ء تک میرا زیادہ تر وقت دفتر میں ہی گزرتا تھا۔لیکن اب فیملی کے ساتھ ایسا ممکن نہیں ہے۔دن کا آغاز بچوں کو نماز، قرآن پڑھانے سے ہوتا ہے۔اس کے بعد ناشتہ، سکول کی تیاری اور کسی حد تک دوپہر کے کھانے کی تیاری کے بعد میں آٹھ بجے تک دفتر پہنچ جاتی ہوں۔میرا کام Data کا تجزیہ کرنا ہے۔اس کے لیے پروگرام لکھنا ہوتا ہے۔مختلف میٹنگز میں رپورٹس دینی ہوتی ہیں۔ پانچ سے چھ بجے کے درمیان دفتر سے فارغ ہوتی ہوں۔اس کے بعد بچوں کے لیے کھانا تیار کرنا اور سکول کے معاملات دیکھنا ہوتے ہیں۔ جنیوا جماعت کی مقامی صدر کے حوالے سے کچھ کام ہوتا ہے، وہ بھی کرتی ہوں۔

سرن کے دفاتر میں سے اُس عمارت کا اندرونی منظر جہاں محترمہ منصورہ شمیم صاحبہ کا دفتر ہے

سوال: آپ کو انتہائی ذہنی کام کرنا پڑتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ آپ کی باتوں سے پتہ چل رہا ہے کہ گھر کو بھی مکمل طور پر سنبھالتی ہیں، تو کیسے ممکن ہو جاتا ہے؟

خداتعالیٰ کا خاص فضل ہے۔اس نے ہمت دی ہے۔ ہر وقت یہ ہی دعا کرتی ہوں کہ خدا میرے کام اور وقت میں برکت عطا فرمائے اور آسانیاں پیدا فرمائے۔ زندگی میں آگے بڑھنے کا جو موقع ملا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہم سب کے لیے بابرکت بنائے، آمین۔ میرے میاں بچوں کو دن میں دیکھ لیتے ہیں اس سے بھی آسانی ہو جاتی ہے۔

سوال: حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کسی ملاقات کا بتائیں کہ اس میں حضور نے آپ کی کیا رہنمائی فرمائی؟

حضورانور سے میری پہلی ملاقات 2009ء میں ہوئی تھی۔ آپ کے دعاؤں بھرے خطوط ہمیشہ میرا حوصلہ بڑھاتے رہے۔حضورانور نے شادی سے پہلے تک ہمیشہ کام کرتے رہنے کی نصیحت کی۔لیکن شادی کے بعد جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے موقع پر ہونے والی ملاقات میں جب مَیں نے حضور سے دعا کی درخواست کی کہ میں اپنی فیلڈ میں واپس آ جاؤں تو آپ نے فرمایا: "اب گھر اور بچے ہی آپ کی فیلڈ ہیں"۔ بعدازاں 2023ء میں جب بچے بڑے ہوگئے اور مَیں نے فیلوشپ ملنے کا بتایا تو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دعاؤں بھرا خط موصول ہوا جس سے دل کو بہت تسلی ہوئی، الحمدللہ۔

سوال: آپ احمدی نوجوانوں طلبہ وطالبات کو کیا پیغام دینا چاہیں گی؟

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا وقت بامقصد طور پر صرف ہو۔بامقصد علم کا حصول تو زندگی کا اہم پہلو ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر بامقصد علم کی تخلیق ہے۔اور ہماری زندگیوں کا ایک اہم مقصد اس علم کی تخلیق میں اپنا کردار ادا کرنا ہے جو رہتی دنیا تک بنی نوع انسان کے لیے فائدہ مند ہو۔

زندگی کے ہر گزرتے دن میں یہ احساس بہت ضروری ہے کہ آپ آگے بڑھ رہے ہیں۔ جمود کی کیفیت انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔اپنے دن کے اختتام پر اس بات کا ضرور جائزہ لیں کہ آج کے دن میں آپ نے کیا سیکھا اور پچھلے دن کی نسبت آپ کتنا آگے بڑھے۔اور آپ کا وجود کس حد تک نافع الناس رہا۔

قارئین کرام! یہ ایک بے حد مصروف شخصیت کے شب و روز کا محض ایک خاکہ ہے جبکہ ان کی ادب کے ساتھ وابستگی ایک علیحدہ باب ہے جس کا حال ہمیں اُس وقت معلوم ہوا جب ہمارے ایک ساتھی کی زبان نے لغزش کھائی اور غالب کا ایک شعر پڑھتے ہوئے ان سے سقم رہ گیا تو محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کی طرف سے بے ساختہ اور بڑے بااعتماد انداز میں اس کی درستگی کروائی گئی۔ جسے سن کر ہم سب حیران و ششدر رہ گئے کہ ایک سائنسدان کو بھی اس حد تک شاعری سے دلچسپی ہو سکتی ہے!

حاصل مطالعہ

اویس احمد نوید

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

از افاضات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

وہ نام جن کے زبان پر آنے کے ساتھ رفیع وبلند کیفیتیں اور تعظیم وتکریم کے عظیم الشان جذبات دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ناموں میں سے ایک وہ نام بھی ہے جس کو آج ہم نے زیب عنوان بنایا ہے۔ کون سا مسلمان ہے جس کے دل ودماغ پر حسینؓ کے نام کو سنتے ہی ایک غیرمعمولی کیفیت طاری نہیں ہو جاتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا اس نام کے حروف اور ان کی ترکیب میں کوئی ایسی بات ہے جو یہ اثر ہمارے دلوں پر کرتی ہے ان میں کوئی شک نہیں کہ بعض وقت محض حروف کا حسن ہی کسی لفظ کی کشش کا باعث ہوتا ہے اورحسین کے لفظ میں بھی وہ حسن ضرور موجود ہے لیکن وہ خاص کیفیت جو اس نام کے لینے اور سننے سے ہمارے دل ودماغ پر چھا جاتی ہے وہ یقیناً صرف اس حسن آواز اور رلوچ کی پیداوار نہیں ہے جو ان حروف یا ان کی ترکیب میں ہے جن سے حسین کا لفظ بنا ہے۔

تھوڑے سے غور سے ہم کو معلوم ہو گا کہ اس لفظ یا نام کے ساتھ کچھ ایسے عظیم الشان واقعات وابستہ ہو گئے ہیں کہ گو ان واقعات کا پورا پورا نقشہ ہمارے سامنے نہ بھی آئے لیکن جب ہم اس نام کو زبان سے دُہراتے ہیں تو جو کیفیت ہمارے دل ودماغ پر چھا جاتی ہے اس کی ساخت میں ان واقعات کا سایہ ضرور گزر رہا ہوتا ہے جو اس انسان کو پیش آئے تھے جس نے میدانِ کربلا میں صداقت کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے نہ صرف اپنی جان کو قربان کر دیا تھا بلکہ اپنے خاندان کے قریباً تمام نرینہ افراد کو اس غرض کے لئے اپنی آنکھوں سے خاک وخون میں تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ ہے وہ مدھم سا پس منظر جو اس لفظ یا نام کی پُراثر طاقت کا حقیقی منبع ہے اور اس کو دُہراتے ہی ہماری آنکھوں کے سامنے اُبھر آتا ہے۔ عربوں میں ویسے تو یہ نام کوئی خاص نام نہ تھا بلکہ عام تھا کئی اشخاص کے نام حسین تھے۔ اس میں کوئی خاص کیفیت یا کشش نہ تھی اب یہ نام صرف ایک عظیم الشان ہستی کا نام ہونے کی وجہ سے کچھ ایسی کیفیتوں کا حامل ہو گیا ہے کہ جب کوئی مسلمان یہ نام سنتا ہے یا اپنی زبان سے دُہراتا ہے تو اس کے رگ وپے میں ایک ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف نام میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہی نام اب اس قدر عام ہو گیا ہے کہ شاید ہی کوئی گاؤں ہو گا جہاں تین چار نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اشخاص ایسے نہ ہوں جن کا نام حسین ہو لیکن جب ان میں سے ہم کسی کو اس نام سے پکارتے ہیں تو وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب اِس نام سے ہماری مراد وہ خاص ہستی ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اس کو یہ قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اپنی ذات میں خواہ کتنا بھی اچھا ہو جب تک اس نام کے ساتھ اس شخص کا کام بھی ہمارے دل کی آنکھ میں متشکل نہ ہو محض نام کوئی خاص کیفیت پیدا نہیں کر سکتا۔

ایک پُر اثر اور دلکش شعر میں جو الفاظ ہوتے ہیں وہی معمولی الفاظ ہوتے ہیں جو ہم اپنے روزمرہ میں استعمال کرتے ہیں لیکن آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ شاعر کو بعض وقت اس طرح بھی داد دی جاتی ہے کہ ''صاحب! آپ نے فلاں لفظ میں جان ڈال دی ہے'' یہاں جان ڈالنے کے معنی صرف یہ ہوتے ہیں کہ شاعر نے اس خاص لفظ کو لفظوں کے ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے کہ گویا اس میں جان پڑ گئی ہے۔ لفظ کی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ ماحول کی وجہ سے کسی لفظ میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح

محرم الحرام

حسین ابنِ علی پر رحمتیں مولائی سرمد کی
کہ جس نے آبیاری خوں سے کی دینِ محمد کی

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
ہزاروں رحمتیں عشاقِ حق پر ربّ امجد کی

ہموم دین میں منظر کربلا کا پیش رہتا تھا
بیاں ہو کس زباں سے دلفگاری اپنے احمد کی

بوقت عصر معماروں نے اتنا کام پایا ہے
مزیّن ہو رہی ہے پھر عمارت سیزدہ صد کی

لگا دو زور سارا تاسفر طے جلد ہو جائے
یہ ہے مینارہ بیضا وہ چوٹی سبز گنبد کی

حسینی قافلہ ہمت نہ ریگستان میں ہارے
یہ کھیتی خوں سے سینچی جائے گی باغِ محمد کی

پڑی رہتی ہے کیوں لوگو تمہیں ہر وقت دنیا کی
جہاں آخر کو جانا ہے کرو کچھ فکِر مرقد کی

رفیقوں سے کہو کشتی کنارے لگنے والی ہے
نظر آنے لگی ہے روشنی قصر مشیّد کی

ضیاءِ ماہِ کامل پھیلتی جاتی ہے عالم میں
شب تاریک میں دکھلائے گی جو راہ مقصد کی

کلید فتح ہے تبلیغ و تنظیم اور قربانی
اسی سے ایک دن گردن جھکے گی ہر مقلّد کی

(حضرت قاضی محمدظہورالدین اکملؓ صاحب۔ ماہنامہ الفرقان ربوہ جولائی 1960ء)

کسی نام میں اس شخص کے کام کی وجہ سے جان پڑتی ہے جس کا وہ نام ہوتا ہے۔

اب اگر ہم ہزار بار نہیں لاکھ بار حسین حسین اپنی زبان سے رَٹیں اور وہ واقعات ہمارے ذہن میں نہ ہوں جو میدانِ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش آئے تھے، وہ استقامت، وہ جانبازی، وہ قربانی کی روح جو اُنہوں نے اُس وقت دکھائی اگر ہم کو یاد نہ آئے تو محض حسین حسین پکارنے سے نہ تو اس عظیم الشان نام کی وہ عزت و تکریم ہمارے دل میں پیدا ہوسکتی ہے جس کا وہ مستحق ہے اور نہ ہماری اپنی ذات کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ ان واقعات کو دُہرانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہم ان واقعات سے سبق حاصل نہ کریں محض ان واقعات کو دُہرا دینا کوئی معنی نہیں رکھتا جب تک ان کو اس طرح پیش نہ کیا جائے کہ سن کر ہم میں بھی ویسے ہی کام کرنے کے جذبات پیدا نہ ہوں، ویسا ہی جوش نہ اُٹھے۔

وہ مثالی قربانی جو خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان بیٹے نے میدانِ کربلا میں پیش کی ہم اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ ایک معمولی لکھا پڑھا انسان بلکہ اَن پڑھ مسلمان بھی کچھ نہ کچھ ان کا علم ضرور رکھتا ہے۔ اِس وقت ہم جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آؤ اس نام کو ہم بے فائدہ رَٹ رَٹ کر بدنام نہ کریں بلکہ ان کاموں کی تقلید کی کوشش کریں جو اس ہستی نے میدانِ کربلا میں دکھا کر ایک عالم سے خراجِ تحسین حاصل کیا جن کی وجہ سے یہ معمولی سا نام زندہ ہوگیا۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگیا اور ان باتوں پر غور کریں جن باتوں سے متاثر ہو کر محمد علی جوہر مرحوم نے یہ شعر کہا تھا۔

قتلِ حسین اصل میں مَرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اِس وقت ہر مسلمان میدانِ کربلا میں ہے اگر ہم کو اس میدان میں مرنا ہی ہے تو آؤ ہم بھی حسینؓ کی موت مَریں تا کہ اس کی طرح ہمارا نام بھی زندۂ جاوید ہو۔ ورنہ جو پیدا ہوتا ہے ایک دن مَرتا ہی ہے۔ کتنے تھے جن کے نام حسین تھے جو مَر گئے مگر ان کو کوئی یاد بھی نہیں کرتا مگر ایک حسینؓ ہے صرف ایک حسینؓ جس کو دنیا بھلانا بھی چاہے تو نہیں بھلا سکتی جس کو دل سے مٹانا بھی چاہے تو نہیں مٹا سکتی کیونکہ اس حسین نے اپنے نام کو اپنے کام سے صفحۂ ہستی پر پتھر کی لکیر بنا دیا ہے کیونکہ اس نام کی پشت و پناہ وہ عظیم الشان قربانی ہے جو مُردہ ناموں کے جسموں میں جان ڈال دیا کرتی ہے کیونکہ اس نے اپنے نام کو ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے جس سے وہ روشنی کا مینار بن گیا ہے اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تمہارا نام بھی روشنی کا ایسا مینار بن جائے جو ''شب تاریک و بیم موج و دریائے چنیں حایل'' کے عالَم میں دوسروں کو ساحلِ مراد کا نشان دکھائے تو تم کو بھی وہی کام کرنے ہوں گے جو حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئے۔ (الفضل لاہور 23 نومبر 1947ء صفحہ 4 بحوالہ انوار العلوم جلد 19 صفحہ 303-300)

اسلام و قرآن نمائش

لوکل امارت میورفیلڈن والڈورف

(رپورٹ: مکرم صفوان احمد ملک صاحب، شعبہ کارکن تبلیغ جرمنی)

جماعت احمدیہ جرمنی کو اسلام و قرآن نمائش کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے، الحمد للہ مؤرخہ 20 تا 23 مئی 2024ء لوکل امارت Mörfelden نے شہر کے کمیونٹی سنٹر میں اسلام و قرآن نمائش کا اہتمام کیا۔ 700 مربع میٹر پر لگائے جانے والی اس نمائش میں مختلف موضوعات کے متعلق اسلامی تعلیمات درج تھیں نیز قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اسٹینڈز بھی لگائے گئے۔ سکریز پر جماعت احمدیہ کا تعارف اور مختلف تقاریب کی ویڈیوز و تصاویر بھی دکھائی جاتی رہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ اور ''النصرت'' کا سٹال بھی لگایا گیا۔ نمائش میں ''مسیح آ گیا ہے'' کے عنوان سے ایک حصہ مختص کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات کے پوسٹرز جرمن زبان میں لگائے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا جرمن ترجمہ بھی رکھا گیا۔

20 مئی کو نمائش کے باقاعدہ افتتاح میں شہر کے میئر جناب Thomas Winkler صاحب، ممبر نیشنل اسمبلی جناب Jörg Cezanne صاحب، سیاسی پارٹی SPD کے لوکل ایسوسی ایشن کے نمائندہ اور دیگر 30 مہمانوں نے شرکت کی۔ ممبر یورپین پارلیمنٹ جناب Michael Gahler صاحب کے علاوہ شہری انتظامیہ کے سرکاری نمائندوں اور مختلف تنظیموں کے سربراہان بھی تشریف لائے۔ نمائش کے آخری دن مکرم طارق احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' کے عنوان سے ایک لیکچر دیا جس میں 25 مہمان شامل ہوئے۔ نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی افراد جماعت کے علاوہ مکرم انصر بلال چٹھہ صاحب، مکرم کامران اشرف صاحب، مکرم مستنصر احمد صاحب، مکرم عمیر الیاس صاحب مربیان سلسلہ نے خدمت کی توفیق پائی۔ عمومی طور پر لوگوں نے نمائش کو سراہا۔ مجموعی طور پر ناظرین کی تعداد 150 سے زائد رہی۔

اسلام و قرآن نمائش، لوکل امارت ہمبرگ

خدا تعالیٰ کے فضل سے لوکل امارت ہمبرگ کو مؤرخہ 24 تا 30 جون 2024ء آلٹونا ریلوے اسٹیشن کے بالمقابل سات روزہ اسلام نمائش لگانے کی توفیق ملی۔ نمائش ایک بڑے ٹینٹ کے اندر لگائی گئی جس میں قرآنِ کریم کے تراجم اور اسلام احمدیت پر مختلف معلومات آویزاں کی گئی تھیں۔ نمائش کے دوران مختلف پوڈیم ڈسکشن کے پروگرام کئے گئے اور ہزاروں کی تعداد میں فلائیر زائرین میں تقسیم کئے گئے۔ سینکڑوں لوگوں نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تفصیلی گفتگو کی اور مزید تحقیق کا ارادہ ظاہر کیا۔ ایک اندازے کے مطابق 51 ہزار سے زائد لوگوں نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان حقیر کوششوں میں برکت عطا کرے اور جماعت کے حق میں مثبت نتائج ظاہر فرمائے، آمین۔ (خاکسار شاہد محمود لوکل امیر ہمبرگ)

وفا، محنت اور دعا ایک مبلغ کی کامیابی کا راز ہیں

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تقریبِ تقسیمِ اسناد جامعہ احمدیہ برطانیہ، کینیڈا و جرمنی سے خطاب کا خلاصہ

سیّدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یکم جون کو جامعہ احمدیہ یوکے میں رونق افروز ہوئے جہاں جامعہ احمدیہ یوکے اور جرمنی کے 2023ء کے فارغ التحصیل مربیان کرام اور جامعہ احمدیہ کینیڈا سے 2019ء تا 2023ء کے دوران فارغ التحصیل مربیان کرام نے حضور پُرنور کے دستِ مبارک سے شاہد کی سند حاصل کرنے کی تاریخی سعادت پائی۔ اسی طرح اس موقع پر حضورِانور نے جامعہ احمدیہ یوکے کے تعلیمی سال 2022/2023ء میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ کو امتیازی اسناد سے نوازا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر اٹھائیس منٹ پر جامعہ احمدیہ کی عمارت کے سامنے واقع پلاٹ میں اس تقریب کے لیے نصب کی گئی مارکی میں تشریف لائے۔حضور انور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ عنایت فرمایا، کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہوئے اور تقریب کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔مکرم حافظ خواجہ احتشام احمد صاحب نے سورۃ النحل کی آیات 91 تا 93 کی تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ان آیات کا تفسیرِ صغیر سے ترجمہ مکرم سرفراز احمد صاحب نے پیش کرنے کی سعادت پائی۔ بعدازاں مکرم عبدالحئی سرمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام ''عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ'' میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔ بعدہ بالترتیب مکرم داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے جامعہ احمدیہ جرمنی جبکہ مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے جامعہ احمدیہ یوکے کی رپورٹس پیش کیں۔

رپورٹ جامعہ احمدیہ جرمنی

''سیّدی! جامعہ احمدیہ جرمنی کی سال 2022-23ء کی مختصر کارگزاری رپورٹ پیش خدمت ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں طلبہ کی کل تعداد 108رتھی۔ الحمدللہ کہ آج حضورانور کے دستِ مبارک سے اسناد حاصل کرنے کی سعادت پانے والی یہ نویں کلاس ہے۔ اس کلاس میں کل 14رطلبہ ہیں جن میں 10روقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔اس طرح جامعہ احمدیہ جرمنی اب تک 122ر پھل اپنے پیارے آقا کی خدمتِ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت پا چکا ہے۔ امسال حسبِ سابق حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نئے سال کے کیلنڈر کی منظوری حاصل کرکے اس کے مطابق عمل کیا گیا۔مقررہ نصاب کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مجلسِ علمی، مجلسِ العاب اور مجلسِ ارشاد کی طرف سے علمی اور ورزشی مقابلہ جات اور معلوماتی لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اور مختلف سیمینارز اور جلسوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ورزشی سرگرمیوں میں روزانہ ورزش کے علاوہ تین روزہ سالانہ گیمز کا انعقاد، سترہ کلومیٹر پیدل سفر، ہائیکنگ، ملکی اور غیر ملکی سطح پر مقابلوں میں شمولیت شامل ہے۔ جبکہ علمی سطح پر مقابلہ جات کے علاوہ مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں اور سینٹرز کا دورہ کروایا گیا۔طلبہ اور اساتذہ کو دیگر جماعتی خدمات سرانجام دینے کی بھی توفیق ملتی رہی جن میں شعبہ

تبلیغ کے تحت ڈیوٹیاں دینا، آن لائن سوال وجواب، ایم ٹی اے اور ریڈیو کے پروگراموں میں شرکت، فلائرز کی تقسیم اور وقف عارضی شامل ہیں۔ درجہ شاہد کے طلبہ کو مقالہ جات کی تکمیل، امتحانات اور انٹرویوز کے بعد بعض عملی کاموں کی ٹریننگ کروائی گئی جن میں ہومیو پیتھی کا تعارف، کھانا پکانا، بجلی کا کام اور گاڑی کے متعلق بنیادی معلومات شامل ہیں۔

آخر میں پیارے آقا کی خدمت میں جامعہ کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کما حقہ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماتے ہوئے حضور انور کے سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین‘‘۔

بعد ازاں 2019ء سے 2023ء کے دوران جامعہ احمدیہ کینیڈا کے فارغ التحصیل مربیان کرام اور جامعہ احمدیہ جرمنی کے فارغ التحصیل مربیان کو حضورِ انور نے شاہد کی اسناد سے جبکہ جامعہ احمدیہ یوکے کے تعلیمی سال 2022ء، 2023ء میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ کو اسنادِ امتیاز نیز شاہد کلاس فارغ التحصیل 2023ء کو اسنادِ شاہد سے نوازا۔ بارہ بج کر 58 منٹ پر حضور انور منبر پر تشریف لائے اور بصیرت افروز خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج یہ سندات حاصل کرنے والے مربیان جو اس وقت میدان عمل میں ہیں، کیونکہ گذشتہ دو تین سال کے بھی مربیان ہیں، یا میدان عمل میں جا رہے ہیں۔ آپ لوگ اس ارادے سے اور اس نیت سے اور اس عہد سے جامعہ میں آئے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنا ہے۔ اس مشن کو پورا کرنا ہے جو اس زمانے میں آپ علیہ السلام کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور وہ ہے کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا اور خود اپنے عملی نمونوں سے احباب جماعت کے معیار کو بھی اس نہج پر لے کے جانا جس سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور یہ صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب آپ خود بھی اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر نصائح کرتے ہوئے واعظین کو ایک بڑا بنیادی راہنما اصول بتایا بلکہ تین باتیں فرمائیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں تا کہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا سب سے بہتر وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں اور خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کا وعظ بھی بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کرنے والا خود عمل نہیں کرتا تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں اس لیے سب سے اوّل چیز جس چیز کی ضرورت ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔

دوسری بات جو واعظوں کے لیے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو ہمارے عقائد اور مسائل کا صحیح علم اور واقفیت ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے۔

اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف اور ہراس کے اظہارِ حق کے لیے بول سکیں۔ اور حق گوئی کے لیے ان کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔ تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 370-369، ایڈیشن 1984ء)

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ وہ راہنما بنیادی اصول ہیں جو آپؑ نے بیان فرمائے۔ اپنے جائزے لیں۔ پہلی بات جو آپؑ نے فرمائی عملی نمونے کی۔ آپ میں اور دوسرے میں کیا امتیاز ہے؟ اگر صرف علم حاصل کر لیا جو کہ جامعہ کے سات سالوں میں مکمل حاصل نہیں ہو سکتا۔ علم حاصل کرنے کے لیے ساری عمر پڑی ہے تو یہ کافی نہیں۔ اس کے علاوہ عملی امتیاز ہونا چاہیے اور صرف یہ امتیاز دوسرے فرقوں کے علماء کے مقابلے میں نہ ہو بلکہ جیسا کہ میں نے کہا اپنے لوگوں کی اصلاح کے لیے آپ لوگوں کو ایک عملی نمونہ بننا ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ سے تعلق بہت ضروری اور اہم بات ہے۔ ہر مربی کو اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہیں تو زندگی میں کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔ ہم پرانے بزرگوں کی دعائیں قبول ہونے کی مثالیں دیتے ہیں۔ ہماری اپنی عملی حالت ایسی ہونی چاہیے کہ ہم بھی ان مثالوں کے مصداق بن جائیں۔ عبادت کے معیار بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ تہجد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اِلَّا ماشاء اللہ سوائے کسی خاص مجبوری کے عموماً تہجد کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیے۔ ہر ایک کی عبادت کے معیار بلند ہوں گے تو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق بھی پیدا ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اخلاقی حالت بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اخلاقی لحاظ سے آپ لوگوں کو ایک عملی نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔ عملی حالت کو بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ بلند حوصلہ ہونے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ مربیان بھی ذرا ذرا سی بات پر اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ مربی کو بلند حوصلہ ہونا چاہیے۔ تنقید سننے کی عادت ہو اور پھر اس کا احسن رنگ میں جواب حوصلے سے دیں۔ زبان میں نرمی بھی بہت ضروری چیز ہے۔ نرم زبان دوسرے کے دل کو بھی نرم کر دیتی ہے۔ حوصلہ ہو گا تو برداشت کا مادہ بھی زیادہ ہو گا۔ یہ بہت زیادہ ضروری چیز ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک خصوصیت جو مربی میں ہونی چاہئے وہ لغویات سے پرہیز کرنا ہے۔ آجکل بے شمار لغو پروگرام ہیں جو آتے ہیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی کیونکہ انٹرنیٹ پہ اور

سوشل میڈیا پہ اور ٹی وی پہ انسان بیٹھا ہوتا ہے دیکھ لیتے ہیں لیکن ایک مربی کا کام ہے کہ ان لغویات سے پرہیز کرے۔ جب آپ خود پرہیز کر رہے ہوں گے تو تب ہی دوسروں کو نصیحت کر سکیں گے کہ تم لوگ بھی ان چیزوں سے بچو کیونکہ یہ اخلاق کو خراب کرنے والی چیزیں ہیں، یہ خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی چیزیں ہیں، یہ تمہیں گندگی کی طرف لے جانے والی چیزیں ہیں، معاشرے کی برائیوں کی طرف لے جانے والی چیزیں ہیں۔ پس ہر مربی کو اپنے عملی نمونے پہلے دکھانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا یہ اباحت پھیلانے والی بات ہوگی۔ یعنی اپنے لیے بعض چیزوں کو جائز کر لیا اور دوسروں کے لیے پابندی۔ دوسروں کو نصیحت کر رہے ہیں اور خود میاں فضیحت ہیں۔ آپ خود نہیں دیکھ رہے کہ ہماری اپنی حالت کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے عمل اور قول کو ایک کریں اور یہ کہ خود اپنے جائزے لیں گے تبھی آپ کو پتا لگے گا کہ آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد تو نہیں۔ اس سے پہلے کہ کوئی دوسرا آپ پہ تنقید کرے آپ خود اپنا جائزہ لیں۔ اور اگر یہ نہیں ہو گا تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بات اثر کرنے والی نہیں ہوتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس روزانہ اپنے تنقیدی جائزے لیں۔ بجائے اس کے کہ دوسروں کے نقص تلاش کریں پہلے ہر ایک اپنے آپ کو دیکھے، اپنے گریبان میں نظر ڈالے کہ ہمارے اندر کیا برائیاں ہیں۔ ہمارے اندر کیا خوبیاں ہونی چاہئیں۔ ہمارے کیا معیار ہونے چاہئیں۔ ایک مربی کی حیثیت سے ہمارا تعلق باللہ کا معیار کیا ہونا چاہیے۔ ہمارے اخلاق کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ ہمارے علمی معیار کیا ہونے چاہئیں۔ ہمارے روحانی معیار کیا ہونے چاہئیں۔ اگر وہ حاصل کر لیے تو پھر سمجھیں کہ ٹھیک ہے۔ پھر جو دوسروں پہ تنقید کرنے والی نظر ہے وہ خود بخود ختم ہو جائے گی بلکہ دوسرے کے لیے ایک ہمدردی کا اظہار اور اصلاح کا پہلو سامنے آئے گا۔ اس ہمدردی کے ساتھ اصلاح کریں گے تو اس کے لیے دعا بھی کریں گے اور جب اصلاح کے ساتھ دعا کر رہے ہوں گے تو اسی میں برکت پڑے گی، اسی میں آپ کی کامیابی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اسی طرح علم کو بڑھاتے رہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ سات سال میں علم حاصل نہیں ہوتا۔ علم حاصل کرنے کا کام تو ساری زندگی کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا گہرائی سے مطالعہ کریں۔ بہت سے سوالوں کے جواب یہیں مل جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت سے مربیان بعض دفعہ سوال لکھ دیتے ہیں حالانکہ اگر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہو تو وہیں جواب بھی آپ کو مل جائیں گے۔ اس لیے پہلے خود تلاش کریں۔ پہلے بھی شاید میں نے کسی جگہ بیان کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سوال و جواب کی مجلس تھی۔ ایک لڑکے نے کھڑے ہو کر سوال کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا جواب دیا۔ اس نے پھر سوال کیا۔ سوال اچھا علمی تھا لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خیال پیدا ہوا کہ یہ لڑکا پڑھنے والا لگتا ہے، اسے کچھ نہ کچھ علم ہے۔ اس لیے انہوں نے کہا تم کیا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں جامعہ کا طالبعلم ہوں۔ تو آپؓ نے فرمایا اگر تم جامعہ میں پڑھتے ہو تو میں تمہارے سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ تم اس کا جواب خود تلاش کرو تو تمہیں اس کا جواب مل جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس لیے سب سے بڑی بات یہی ہے کہ جامعہ کے طالبعلم کو، اور جب مربی بن جائے تو خاص طور پہ خود گہرائی سے مطالعہ کر کے سوالوں کے جواب تلاش کرنے چاہئیں۔

ہمارے بہت سارے مربیان اللہ کے فضل سے میدان عمل میں ہیں جو تبلیغ اور تربیت کے میدان میں ہیں، غیروں کے بھی جواب دیتے ہیں، اپنوں کے بھی جواب دیتے ہیں، اس لیے کہ انہیں علم حاصل کرنے کا شوق ہے۔ ایک لگن ہے اور تلاش کرتے ہیں کہ کہاں کہاں سے علم حاصل کریں اور پھر اپنی علمی حالت کو بہتر کریں۔ اس کا فائدہ ان کو خود بھی ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر یہ ہے کہ ہر بات کہنے کی جرأت ہو، لیکن حکمت کے ساتھ۔ حکمت بھی ساتھ ضروری ہے۔ تبلیغ کرتے ہوئے خوف نہ ہو۔ خوف کی کوئی ضرورت نہیں لیکن حکمت سے بات کریں۔ وہی بات موعظۃ الحسنہ کے ضمن میں آپ کا دوسروں پر اثر ڈالنے والی ہوتی ہے اور پھر اس سے لوگ متاثر بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح تربیت کے میدان میں غلط بات کو دیکھ کر اسے ردّ کریں لیکن وہاں بھی حکمت سے سمجھائیں۔ مربیان کے بارے میں بہت ساری شکایات آتی ہیں، عہدیداروں کے بارے میں بھی آجاتی ہیں کہ انہوں نے لوگوں کے سامنے اس رنگ میں ہماری بات کی، ہماری کمزوری کو ظاہر کیا جس سے ہماری سبکی ہوئی۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ اصلاح کا پہلو ضروری ہے۔ اور اگر کسی میں کوئی برائی یا کمزوری دیکھیں تو اس کے لیے پھر دعا کریں۔ اس کو علیحدگی میں سمجھائیں اور مسلسل دعا کرتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جس جماعت میں بھی آپ متعین ہیں یا جس جگہ بھی آپ کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے وہاں اس شعبے کے بارے میں اور جو فیلڈ میں ہیں تو وہاں کے ماحول کے بارے میں مکمل علم حاصل کریں اور وہاں کی جو تربیتی کمزوریاں ہیں، ان کو دور کرنے کے لیے plan بنائیں اور پھر لوگوں کو حکمت سے سمجھائیں اور ان کے لیے مسلسل دعا بھی کرتے رہیں۔ دعا ہی ہے جو ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ اس کے بغیر اصلاح نہیں ہوسکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر یہ بہت ضروری چیز ہے کہ خلافت کے ساتھ آپ کا وفا کا تعلق ہو۔ آپ لوگ خلافت کے سپاہیوں میں شامل ہیں۔ لکھتے ہیں ہم سلطان نصیر بن جائیں۔ تو سلطانِ نصیر بغیر وفا اور اطاعت کے اعلیٰ معیار کے نہیں ہو سکتے۔ اس لیے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہیے۔ کیا ان کا وفا کا معیار ایسا ہے جو ہونا چاہیے؟ کبھی ان کے دلوں میں شکوہ پیدا نہ ہو۔ اطاعت ایسی ہے کہ چاہے مرضی کے خلاف حکم ملے تو بلا چون وچرا اس کی تعمیل کریں گے۔ جب عملی حالت ایسی ہوگی تبھی اس کا فائدہ ہے۔ اگر عملی حالت ایسی نہیں ہے تو پھر یہ نہ وفا ہوسکتی ہے، نہ اطاعت ہوسکتی ہے۔ اور اس کے لیے بھی دعا ضروری ہے۔ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وفا میں کامل ہونے کی توفیق دے اور آپ اطاعت میں سب سے بڑھ کر نمونہ دکھانے والے ہوں۔

حضورانور نے فرمایا کہ پھر اسی طرح ایک چیز انتظامی صلاحیت ہے۔مربی کو انتظامی صلاحیتوں کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔بعض وفات یافتہ مبلغین کے حالات میں بیان کر دیتا ہوں۔کل ہی میں نے چودھری منیر صاحب کے بھی حالات بیان کیے تھے۔تو ان کو جس کام پر بھی لگایا گیا خود اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اس کام میں وہ کسی بھی ماہر سے کم رائے نہیں رکھتے تھے حالانکہ مربی تھے کوئی ٹیکنیکل تعلیم نہیں۔پس مربی کے لیے انتظامی صلاحیت حاصل کرنے کے لیے بھی علم حاصل کرنا ضروری ہے۔اس کے لیے وقت نکالنا چاہیے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اسی طرح سوشل میڈیا پر آجکل بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔پہلے بھی غالباً کینیڈا کے مربیان سے میری میٹنگ ہوئی ان کو بھی میں نے کہا تھا کہ غلط بحثوں میں نہ پڑیں۔سوشل میڈیا کا جائز استعمال کریں اور جہاں دیکھیں کہ بحث برائے بحث ہو رہی ہے اور کج بحثی شروع ہوگئی ہے اور ہر ایک نے اپنی انا کا مسئلہ بنالیا ہے وہاں اس بحث سے باہر آجائیں اور یہ کہہ کے آئیں کہ اب یہ بحث فائدے کے لیے نہیں ہو رہی بلکہ نقصان دہ ہے اس لیے میں اس سے نکل رہا ہوں۔تو پھر دوسروں کو بھی تحریک پیدا ہوگی کہ وہ بھی اس کج بحثی میں نہ پڑیں۔پس یہ بھی بہت ضروری چیز ہے کہ سوشل میڈیا کا جائز استعمال کریں، غلط بحثوں میں نہ پڑیں۔یہ دیکھیں کہ جماعت کے مفاد میں کیا ہے اگر کوئی ایسی بحث جو جماعت کے مفاد میں نہیں ہے، اس کا انسانیت کو کوئی فائدہ نہیں، جماعت کو فائدہ نہیں، آپ کی تبلیغ کے لیے وہ ممد نہیں ہے، تربیت میں اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہو رہا، پھر اس پہ اثر پڑنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ہاں اگر علمی بحثیں ہیں تو اس کا ایک محدود دائرہ بنائیں اور اس میں اپنی علمی رائے دیں اور پھیلاتے ہوئے دوسروں کو بھی اس میں involve کریں۔اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت میں جو اکائی ہے وہی اس کی کامیابی کی نشانی ہے اور مربیان کو سب سے بڑھ کر نمونہ ہونا چاہیے۔ہمیشہ ایک جان ہونے کا اظہار ہونا چاہیے۔اس کا پھر دوسروں پر بھی اثر ہوگا۔

حضورانور نے فرمایا کہ قرآن کریم پر غور اور تدبر بڑا ضروری ہے۔ابھی میں نے کہا کہ اپنے علم کو بڑھاتے رہیں۔اس علم کے لیے قرآن کریم پر غور بہت ضروری ہے۔اسی سے آپ کو جواب بھی مل جائیں گے اور اس کے لیے جیسا کہ پہلے میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔آپؑ کی تفاسیر پڑھیں، اس سے آپ لوگوں کا علم بھی بڑھے گا اور روحانیت بھی بڑھے گی۔اور پھر آپ کے کام میں اس سے برکت بھی پڑے گی۔اسی طرح جماعتی تفاسیر ہیں خلفاء کی یا پرانے بزرگوں کی تفاسیر ہیں وہ بھی علم کو بڑھانے کے لیے پڑھیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ بہرحال ایک مربی کے لیے بےشمار کام ہیں، خود اس کو کام نکالنے پڑتے ہیں۔یہ کہنا کہ میرے لیے محدود وسائل ہیں، محدود جگہ ہے، کام نہیں ہے، مَیں کیا کروں؟ جو کرنے والے ہوتے ہیں وہ محدود وسائل میں ہی کام نکال لیا کرتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا کہ گھانا میں ہمارے محدود وسائل تھے۔ہمارے ایک مربی صاحب تھے۔تبلیغ کے لیے انہوں نے خود ہی طریقے نکالے ہوئے تھے جبکہ باقی کمزور حالت والے جو مربی تھے تو وہ اس طرح تبلیغ نہیں کرتے تھے جس طرح یہ کرتے تھے حالانکہ ان کے وسائل ان سے کم تھے۔اخبار لے کر نکل جانا، لٹریچر لے کے نکل جانا، تبلیغ کرتے رہنا، عاجزی اور انکساری سے سڑکوں پہ کھڑے ہو جانا، دعائیں کرتے رہنا، ساتھ پیغام پہنچاتے رہنا۔اور پھر ان کے کام میں برکت پڑتی تھی۔تو اسی طرح خود مربی کو اپنے ذرائع explore کرنے پڑتے ہیں کہ کس طرح وہ نئے نئے ذرائع نکالے اور تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھے، تربیت کے میدان میں آگے بڑھے، جماعت کی بہتری کے لیے کام کرے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے کام کرے۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ وفا، محنت اور دعا سے کام لیتے رہیں گے تو کامیاب بھی ہوں گے اور یہی کامیابی کا راز ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو ان باتوں پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ایک بج کر انیس منٹ پر حضورانور نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد جامعات احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور یوکے سے فارغ التحصیل مربیان کرام نیز جامعہ احمدیہ یوکے کی سات کلاسز، سپیشل کلاس اور اساتذہ جامعہ احمدیہ یوکے نے حضورانور کے ساتھ مارکی کے ایک جانب تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔تصاویر کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے حضورِ انور کی پُرشفقت اجازت سے تقریب تقسیم اسناد میں حاضر نہ ہونے والے دو طلبہ جامعہ احمدیہ جرمنی کی اسناد کے ساتھ حضورِانور کی معیت میں تصویریں بنوائیں۔

ایک بج کر چونتیس منٹ پر حضورِ انور مارکی سے تشریف لے گئے۔دو بجے کے قریب حضورانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی عمارت میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کے بعد مارکی میں حضورانور کی معیت میں تمام مہمانوں کے لیے ظہرانے کا انتظام تھا۔حضورانور کے ساتھ مین ٹیبل پر 21/افراد کو بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔اس تقریب میں کُل 550/مرد و خواتین مہمان شامل تھے۔کھانے کے بعد حضورانور کا قافلہ اسلام آباد کے لیے روانہ ہوا۔

شاہدین جامعہ احمدیہ جرمنی 2023ء

1۔ مکرم ظافر محمود صاحب مربی سلسلہ
2۔ مکرم طلحہ احمد صاحب مربی سلسلہ
3۔ مکرم عدنان احمد گل صاحب مربی سلسلہ
4۔ مکرم خواجہ احتشام احمد صاحب مربی سلسلہ
5۔ مکرم فائز احمد صاحب مربی سلسلہ
6۔ مکرم شائل احمد صاحب مربی سلسلہ
7۔ مکرم خلیق حمید صاحب مربی سلسلہ
8۔ مکرم عثمان احمد خان صاحب مربی سلسلہ
9۔ مکرم عبدالسلام بھٹی صاحب مربی سلسلہ
10۔ مکرم ذیشان محمود صاحب مربی سلسلہ
11۔ مکرم محمد طلحہ کاہلوں صاحب مربی سلسلہ

مندرجہ ذیل مربیان کرام برطانیہ نہیں جا سکے تھے اس لیے ان کی اسناد مکرم امیر صاحب جرمنی نے وصول کیں۔

12۔ مکرم چودھری شاہ نواز صاحب مربی سلسلہ
13۔ مکرم شاہان مجیب صاحب مربی سلسلہ
14۔ مکرم عدیل احمد صاحب مربی سلسلہ

(بشکریہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 8 جون 2024ء)

مکرم سرفراز احمد صاحب، استاد جامعہ احمدیہ جرمنی

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

جامعہ احمدیہ جرمنی

برائے سال 24-2023ء

جامعہ احمدیہ ایک دینی درسگاہ ہے جس کے قیام کی غرض حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ’’دین کے خادم پیدا ہوں‘‘ اسی طرح فرمایا کہ ’’یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں جو دنیا کی ہدایت کا ذریعہ بنیں‘‘۔ اسی مقصد کے پیش نظر 2008ء سے جرمنی میں بھی جامعہ احمدیہ قائم ہے، الحمدللہ۔

خلافت احمدیہ کی براہِ راست نگرانی میں اس ادارہ کو خداتعالیٰ کے فضل سے ہر سال مربیان کرام تیار کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس وقت جامعہ احمدیہ جرمنی میں محترم پرنسپل صاحب کے علاوہ 15 اساتذہ کرام تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور دو اساتذہ جزوقتی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کا تدریسی سال دو سمیسٹرز پر مشتمل ہوتا ہے۔ سمیسٹر کے اختتام پر امتحانات ہوتے ہیں جبکہ آخری سال طالب علم کو پہلے سال سے لے کر چھٹے سال تک پڑھے ہوئے مکمل نصاب سے امتحان پاس کرنا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک مقررہ عنوان پر مقالہ لکھنا بھی لازم ہوتا ہے۔ جامعہ کی تدریس کے دوران علمی و عملی و روحانی تربیت کے علاوہ آخری سال میں طالب علم کو خود کھانا پکانے، گاڑی اور ہومیوپیتھی کے متعلق ابتدائی معلومات بھی دی جاتی ہیں۔ امتحان اور مقالہ میں پاس ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر کردہ بورڈ طالب علم کا تفصیلی فائنل انٹرویو کرتا ہے۔ ان سب مراحل کو طے کرنے کے بعد طالب علم 30 جون کو جامعہ سے فارغ التحصیل ہو کر میدانِ عمل میں خدمت کے لئے مرکز میں حاضر ہو جاتا ہے۔

سات سالہ تدریس کے دوران طلبہ کی علمی، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو اُبھارنے اور اجاگر کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ جرمنی میں مجلسِ ارشاد، مجلس علمی اور مجلس العاب کے نام سے کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان تمام کمیٹیوں کے صدر اور ممبران طلبہ میں سے منتخب ہوتے ہیں، جبکہ ایک استاد ان کی نگرانی کرتا ہے۔ نیز مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے طلبہ کو چار گروپوں دیانت، صداقت، قناعت اور امانت میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے درمیان سارا سال مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ سال 24-2023ء کے پروگراموں کی مختصر رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

مجلس ارشاد

طلباء کی دینی اور دنیوی علم کی پیاس بجھانے نیز اس کی مزید جستجو پیدا کرنے کے لئے مجلس ارشاد کے تحت علمی و معلوماتی لیکچرز اور جلسہ جات منعقد کئے جاتے ہیں۔ علمی اور معلوماتی لیکچرز کے لئے علماء سلسلہ نیز مختلف

دنیاوی علوم کے ماہرینِ فن کو مدعو کیا جاتا ہے۔ امسال منعقد ہونے والے علمی و معلوماتی لیکچرز میں مذہب اور ریاست میں تعلق، مسئلہ فلسطین مذہب اور سیاست کی روشنی میں، رمضان اور قیام نماز شامل ہیں۔ اسی طرح مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں ''واقفین زندگی اور مربیان کے کیا اوصاف ہونے چاہئیں؟'' پر ایمان افروز لیکچر دیا۔

مجلس ارشاد کے تحت منعقد ہونے والے جلسہ جات میں جلسہ یوم پیشگوئی مصلح موعودؓ، جلسہ یوم مسیح موعودؑ، جلسہ یوم خلافت شامل ہیں نیز قرآن سیمینار، حمدیہ اور نعتیہ محافل کا بھی انعقاد کیا گیا۔

مجلس علمی

''فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ'' کے تحت طلبہ میں علمی مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مجلس علمی کے تحت گروپس کے مابین مقابلہ جات منعقد کئے جاتے ہیں، تاہم طالب علم انفرادی طور پر بھی حصہ لے سکتا ہے۔ امسال مجلس علمی کے تحت ہونے والے مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، کسوٹی، مضمون نویسی، تقریر بزبان اردو، انگریزی، عربی اور جرمن شامل تھے۔ انہیں چاروں زبانوں میں تقریر فی البدیہہ کے مقابلہ جات بھی منعقد کروائے گئے۔ اسی طرح مقابلہ اذان، نظم، حفظ اَدعیہ، پیغام رسانی، بیت بازی کے علاوہ ایک دلچسپ مقابلہ کوئز بھی کروایا گیا۔

مجلس العاب

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلبہ جامعہ احمدیہ کے لئے ارشاد فرمایا: ''طلباء جامعہ احمدیہ کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ کوئی نہ کوئی گیم کھیلیں اور Exercise کریں''۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو مدِّنظر رکھتے ہوئے طلبہ جامعہ احمدیہ روزانہ کسی نہ کسی کھیل میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوران سال طلبہ کے آپس میں گروپس کی بنیاد پر یا کلاس وائز مختلف ورزشی مقابلہ جات

تقریب میں شامل حاضرین کا ایک منظر

منعقد کئے جاتے ہیں۔ دوران سال منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں فٹ بال لیگ، کرکٹ اور والی بال لیگ شامل ہیں۔ اسی طرح 7 کلومیٹر تیز پیدل چلنے کا مقابلہ اور 20 کلومیٹر کراس کنٹری ریس کروائی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض کھیلوں کے کوالیفائنگ میچیز بھی کروائے گئے۔

سال کے اختتام پر تین دن کے لئے سالانہ کھیلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال یہ سالانہ کھیلیں مؤرخہ یکم تا 03 مئی 2024ء منعقد ہوئیں۔ ان دنوں میں انفرادی اور اجتماعی یعنی گروپس کے مابین مقابلہ جات ہوئے۔ انفرادی مقابلہ جات میں نیزہ پھینکنا، گولہ پھینکنا، لمبی چھلانگ، دوڑ 100 میٹر، دوڑ 1000 میٹر، تھالی پھینکنا، ثابت قدمی، گاڑی کھینچنا، ٹائرفلپ، پنجہ آزمائی، کلائی پکڑنا، تین ٹانگ دوڑ، Strongman، Parkour اور جامعہ کی روایتی کھیل روک دوڑ شامل ہیں۔ گروپس کے مابین منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں رسہ کشی، کرکٹ، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، ریلے ریس، باسکٹ بال، والی بال، Völkerball اور فٹ بال شامل ہیں۔

تقریب تقسیم انعامات

ان علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے، نیز تدریسی سال 2022/23ء میں کلاسز میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے مؤرخہ 23 جون 2024ء کو جامعہ احمدیہ میں ایک پُروقار تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مہمان خصوصی مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی تھے۔ تقریب کے آغاز میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ اور گروپس کو انعامات سے نوازا۔ اس سال علمی مقابلہ جات میں بہترین طالب علم ''عزیزم فیاض احمد'' اور بہترین گروپ ''صداقت'' قرار پایا اور ورزشی مقابلہ جات میں بہترین کھلاڑی ''عزیزم یونس یوسف'' اور بہترین گروپ ''صداقت'' ہی قرار پایا۔ اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے تدریسی سال 2022-23ء میں کلاسز میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو شیلڈز سے نوازا۔ انعامات کی تقسیم کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے اپنی تقریر میں طلبہ اور بالخصوص امسال فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو ہر میدان میں جماعتی خدمت کے لئے تیار رہنے کی نصیحت کی۔ محترم مہمان خصوصی کی نصائح کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے بھی طلبہ کو روحانی اور عملی میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے مہمان خصوصی مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور دیگر مہمانان کرام کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد اختتامی دُعا ہوئی۔ دُعا کے بعد تمام مہمانان کرام کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس کے ساتھ یہ تقریب بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

کلاس پوزیشنز برائے تدریسی سال 2022/23ء

کلاس	اوّل	دوم	سوم
درجہ ممہدہ	جری اللہ راجپوت	شاہان احمد	بلال پاکترک
درجہ اولیٰ	سلمان جوئیہ	شمائل بھٹی	محی الدین علی احمد
درجہ ثانیہ	یونس یوسف	ثمر بٹ	راحیل احمد
درجہ ثالثہ	معین احمد	شاہد نواز	عبدالرافع بھٹی
درجہ رابعہ	فیاض احمد	برہان الدین فیضان	مبارز احمد
درجہ خامسہ	اوّل: مبارز بھٹی	دوم: عدنان بٹ	رضوان اللہ سَندھو

انفرادی ورزشی مقابلہ جات

مقابلہ	اوّل	دوم	سوم
دوڑ 100 میٹر	یونس یوسف	ثمر بٹ	عدنان بٹ
دوڑ 1000 میٹر	طلحہ وڑائچ	مامون احمد	مونس قریشی
لمبی چھلانگ	یونس یوسف	مونس قریشی	ثمر بٹ
گولہ پھینکنا	شاذل سفیر	عدنان احمد	عدنان جنجوعہ
نیزہ پھینکنا	عدنان بٹ	سلمان جوئیہ	سفیر ابراہیم
تھالی پھینکنا	شاذل سفیر	سفیر ابراہیم	فرخ خرم
گاڑی کھینچنا	شاذل سفیر	اسامہ اعجاز	کبیر سنوری
Strongman	یونس یوسف	فرخ خرم	کاشف محمود
بیڈمنٹن سنگل	ابتسام احمد	اویس قمر	سہیل باجوہ
ٹیبل ٹینس سنگل	اعتزاز شاہ	اسامہ اعجاز	مونس قریشی
پنجہ آزمائی	احمد اسجد	فرخ خرم	یونس یوسف
ٹائر اُلٹنا	مبارز بھٹی	سرمد شفیق	عدنان جنجوعہ
کلائی پکڑنا	احمد اسجد	شاذل سفیر	اویس قمر
ثابت قدمی	یونس یوسف	سفیر ابراہیم	ابتسام احمد
تیز پیدل چلنا	مامون احمد	یونس یوسف	ثمر بٹ
کراس کنٹری	مامون احمد	سرمد شفیق	سفیر ابراہیم

انفرادی علمی مقابلہ جات

	اوّل	دوم	سوم	حوصلہ افزائی
حسن قرأت	اویس قمر	جری اللہ راجپوت	راحیل احمد، نعمان داؤد	فیصل محمود
نظم	اویس قمر	راحیل احمد	ماہد الیاس	
اذان	فیصل محمود	احسان احمد	جری اللہ راجپوت	راحیل احمد
تقریر فی البدیہہ، جرمن	عدنان بٹ	فیاض احمد، یونس یوسف	جری اللہ راجپوت	
تقریر فی البدیہہ، انگریزی	تکریم چوہدری	یونس یوسف	فیاض احمد	غیور بھٹی
تقریر فی البدیہہ، عربی	فیاض احمد	یونس یوسف	مبارز بھٹی، عدنان بٹ	
تقریر فی البدیہہ، اردو	فیاض احمد	رضوان اللہ سَندھو	اعتزاز شاہ	
تقریر بزبان انگریزی	ثاقب محمود	عدنان بٹ، یونس یوسف	فیاض احمد	
تقریر بزبان جرمن	یونس یوسف	فیاض احمد	بلال پاکترک	
تقریر بزبان عربی	مبارز بھٹی	عدنان بٹ	یونس یوسف	ثاقب محمود
تقریر بزبان اردو	فیاض احمد	ثاقب محمود	رضوان اللہ سَندھو	
مضمون نویسی	فیاض احمد	اویس قمر	مبارز بھٹی	
پیغام رسانی	عمر رشید، فیاض احمد، برہان الدین، سلطان سمیع، جاذب عزیز	رضوان اللہ سَندھو، مبارز بھٹی، عدنان بٹ، اعتزاز شاہ، ارسلان چیمہ	سہیل باجوہ، سلمان جوئیہ، محمد سفیر، سفیر ابراہیم، شاہان احمد	
بیت بازی	ٹیم دیانت	ٹیم امانت	ٹیم قناعت	
کسوٹی	حسین، عمر رشید، فرخ خرم	اسامہ اعجاز، طلال احمد، عدنان احمد	سفیان چیمہ، ماہر تاثیر، حاسن جنجوعہ	
حفظ اَدعیہ	ٹیم دیانت	ٹیم امانت	ٹیم صداقت	
سالانہ کوئز	ٹیم صداقت	ٹیم امانت	ٹیم دیانت	

علمی مقابلہ جات میں بہترین طالب علم: فیاض احمد اور بہترین گروپ: صداقت

گروپس کے مابین مقابلہ جات

مقابلہ	اوّل	دوم	سوم
بیڈمنٹن ڈبل	احسان احمد، دانیال تیمور (امانت)	اویس قمر، سہیل باجوہ (دیانت)	ابتسام احمد، فرخ خرم (قناعت)
ٹیبل ٹینس ڈبل	فاتح عزیز، مونس غفار (صداقت)	فرحان مسرور، اسامہ اعجاز (امانت)	سہیل باجوہ، مونس قریشی (دیانت)
وزن کم کرنے کا مقابلہ (پہلی ٹرم)	دیانت	امانت	قناعت
وزن کم کرنے کا مقابلہ (دوسری ٹرم)	قناعت	امانت	صداقت
رسہ کشی	امانت	دیانت	قناعت
والی بال	صداقت	قناعت	امانت
Völkerball	دیانت	صداقت	امانت
ریلے ریس	صداقت	دیانت	امانت
باسکٹ بال	قناعت	صداقت	امانت
کرکٹ	امانت	قناعت	دیانت
فٹ بال	صداقت	دیانت	امانت

ایک سمسٹر میں سب سے زیادہ وزن کم کرنے والے: ذیشان احمد نون (انہوں نے 23,6kg کم کیا)
فٹبال لیگ فاتح: درجہ شاہد، والی بال لیگ فاتح: درجہ ثالثہ
فٹ بال لیگ میں سب سے زیادہ گول کرنے والے کھلاڑی: عدنان احمد
سال کے بہترین کھلاڑی: یونس یوسف، سال کا بہترین ورزشی گروپ: صداقت

عزیزم فیاض احمد مکرم امیر صاحب جرمنی سے علمی مقابلہ جات میں بہترین طالب علم کا انعام وصول کرتے ہوئے

عزیزم یونس یوسف مکرم امیر صاحب جرمنی سے ورزشی مقابلہ جات میں بہترین طالب علم کا انعام وصول کرتے ہوئے

رپورٹ: مکرم ابرار الحق ملک صاحب، صدر مجلس صحت جماعت احمدیہ جرمنی

سال 2023ء میں
مجلس صحت جماعت احمدیہ جرمنی کی سرگرمیاں

سال 2023ء میں مجلس صحت جرمنی کو کھیلوں کے مختلف پروگرامز منعقد کرنے کی توفیق ملی جن کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔ ان تمام پروگرامز میں مجموعی طور پر سینکڑوں اطفال خدام اور انصار نے شمولیت اختیار کی۔

جنوری 2023ء میں مجلس صحت گالا ڈنر کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی نے سال 2022ء کے دوران مختلف کھیلوں میں شامل ہونے والے افراد کی کارکردگی کو سراہا اور اعزازی اسناد دیں۔

کرکٹ

کرکٹ کی نیشنل ٹیم کے سکواڈ کی ٹریننگ کے لئے ماہانہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس وقت نیشنل ٹیم کے اسکواڈ میں جرمنی بھر سے 49 کھلاڑی شامل ہیں۔ امسال تمام کھلاڑیوں کا مقصد انٹرنیشنل مسرور ٹی ٹونٹی کرکٹ ٹورنامنٹ میں شامل ہونا تھا۔ ان کیمپس میں شاملین کی اوسط تعداد 25 رہی جس کی بنیاد پر جماعت جرمنی کی نمائندگی کے لئے ایک ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حتمی ٹیم کے انتخاب کے بعد دوستانہ میچز کا اہتمام کیا گیا جو جماعت احمدیہ ہالینڈ کی کرکٹ ٹیم کے ساتھ ہالینڈ میں کھیلے گئے۔

29 مئی 2023ء کو کرکٹ ٹیم بیت السبوح فرانکفرٹ سے دعاؤں کے ساتھ انگلینڈ کے لئے روانہ ہوئی اور ایک لمبے عرصہ کے بعد فائنل میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی، الحمدللہ۔ جماعت احمدیہ جرمنی کی صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے ملکی سطح پر کرکٹ کا تین روزہ ٹورنامنٹ بھی منعقد کروایا گیا جس میں چھ ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ اس ٹورنامنٹ میں ٹیم ’احمد‘ نے کامیابی حاصل کی۔

سائیکلنگ

جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی غرض سے مکرم امیر صاحب جرمنی کی قیادت میں 40 سائیکل سواروں کا قافلہ 23 جولائی 2023ء کو ناصر باغ سے روانہ ہو کر براستہ بیلجیئم و فرانس مورخہ 27 جولائی کو جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی پہنچا جہاں ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔

اس قافلہ میں 6 افراد جماعت احمدیہ امریکہ کی نمائندگی میں اور ایک بھائی جماعت احمدیہ متحدہ عرب امارات سے شامل ہوئے۔ Dover کے مقام پر جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا 17 افراد پر مشتمل گروپ بھی اس قافلہ کے ہمراہ ہو گیا۔

دوران سال مختلف مواقع پر سائیکل اسفار کا انعقاد کیا گیا۔ تمام سائیکل سوار جماعت کی طرف سے تیار کئے گئے مخصوص سائیکلنگ سوٹ پہنتے ہیں جن کی شرٹ پر جرمن میں جماعت کا ماٹو ’محبّت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘ اور ’مسلمان امن کے نمائندے‘ تحریر ہے۔ یہ پُرکشش پیغامات جرمنی کے رہائشیوں کی توجہ کھینچتے ہیں اور اس طرح تبلیغ کے مواقع بھی میسر آتے ہیں، الحمدللہ۔

کوہ پیمائی

ہر سال کی طرح سال 2023ء میں بھی مجلس صحت جرمنی کے زیر انتظام ہائیکنگ کے تین پروگرام ہوئے۔

Hochgern

جرمنی کے صوبہ بائرن میں واقع 1748 میٹرز بلند پہاڑ Hochgern پر ہائیکنگ کے لیے 44

جرمنی کی فاتح کرکٹ ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پا رہی ہے

افراد کا قافلہ مؤرخہ 11 فروری کو بذریعہ بس ناصر باغ گروس گیراؤ سے روانہ ہوا۔ رات میونخ کے قریب احمدیہ 'مسجد المہدی' نوئے فارن میں قیام کیا گیا۔ اگلے روز صبح سویرے قافلہ بذریعہ بس پہاڑ کی طرف روانہ ہوا۔ آٹھ بج کر پانچ منٹ پر پارکنگ سے چوٹی کی طرف پیدل سفر کا آغاز ہوا۔ چودہ سو میٹر کے بعد شدید برف موجود ہونے کی وجہ سے چڑھائی کافی مشکل تھی البتہ موسم بہت خوشگوار تھا، الحمدللہ۔ چند افراد کے علاوہ اکثریت پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب رہی۔ چوٹی پر پہنچ کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے اور لوائے احمدیت لہرایا گیا۔

Vincent Pyramide

اس سال کا دوسرا پروگرام ایسے افراد پر مشتمل تھا جو کسی حد تک کوہ پیمائی کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اس کے لیے اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے سرحدی علاقہ Monte Rosa کے پہاڑی سلسلہ میں واقع 4215میٹرز بلند پہاڑ Vincent Pyramide کا انتخاب کیا گیا۔

12 افراد پر مشتمل یہ قافلہ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی قیادت میں مؤرخہ 14 جولائی 2023ء کی شام کو ناصر باغ سے روانہ ہوا۔ ساری رات سفر کرنے کے بعد قافلہ اگلے روز صبح سویرے Monte Rosa کے مقام Staffel پہنچا جہاں ناشتہ کے بعد لفٹ کے ذریعہ 3200 میٹر تک کی بلندی تک پہنچے۔ وہاں سے آگے دشوار گزار راستوں اور گلیشیرز کو پیدل پار کرتے ہوئے 3600 میٹرز تک پہنچ کر خیمے لگائے گئے اور کھانا تیار کیا گیا۔ رات درجہ حرارت نقطہ انجماد تک پہنچ گیا تھا۔ اگلی صبح 16 جولائی کو 9 افراد چوٹی کی طرف پیدل روانہ ہوئے جن میں سے 7 افراد 4215 میٹرز جبکہ 2 افراد 4147میٹرز تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ بادلوں اور شدید سرد ہواؤں کی وجہ سے چوٹی تک پہنچنا انتہائی مشکل تھا۔ چوٹی پر پہنچ کر ٹیم کے افراد نے چند لمحات گزارے اور لوائے احمدیت لہراتے ہوئے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ شدید سردی اور ناہموار جگہ کی وجہ سے چند افراد بیماری یا تھکاوٹ کی وجہ سے چوٹی پر جانے والے قافلہ میں شامل نہ ہوسکے اور انہوں نے خیموں والی جگہ پر ٹھہر کر اوپر جانے والی ٹیم کی واپسی کا انتظار کیا۔ 16 جولائی 2023ء کو کامیاب مہم کے بعد قافلہ واپسی کے لیے روانہ ہوا اور رات بخیر وعافیت ناصر باغ گروس گیراؤ پہنچا، الحمدللہ۔

Wank

4 نومبر 2023ء کو جرمنی کے صوبہ بائرن کے پہاڑی سلسلہ آلپن میں 1780 میٹرز بلند پہاڑ Wank پر ہائیکنگ کا پروگرام رکھا گیا۔ 3 نومبر کی رات کو دو بسوں پر مشتمل قافلہ گروس گیراؤ سے روانہ ہوا۔ صبح سویرے پارکنگ میں پہنچ کر ناشتہ کیا گیا۔ چونکہ 2023ء کا سال جماعت احمدیہ جرمنی، سو سالہ جشن تشکر کے طور پر منا رہی تھی اسی مناسبت سے ٹارگٹ رکھا گیا تھا کہ کم از کم 100 افراد اس مہم میں شامل ہوں جو الحمدللہ مکمل ہوگیا۔ شاملین نے پارکنگ میں جمع ہوکر 100 کا ہندسہ بنایا جسے ڈرون کیمرہ کی مدد سے فلمبند بھی کیا گیا۔

ان پروگراموں میں اطفال، خدام، و انصار قدرت کے حسین و دلفریب نظاروں سے محظوظ ہوئے۔ شاملین نے مجلس صحت جرمنی کی کاوشوں کو سراہا اور آئندہ بھی ایسے پروگرامز جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

فٹ بال

سال 2023ء میں انگلینڈ میں منعقد ہونے والے انٹرنیشنل احمدیہ فٹ بال ٹورنامنٹ کی تیاریاں جوش و جذبہ سے ہوئیں۔ اس سلسلہ میں جرمنی اور ہالینڈ کی ٹیموں کے درمیان دو دوستانہ میچز کا انعقاد کیا گیا۔ ماہ جنوری میں جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل فٹ بال ٹیم ہالینڈ روانہ ہوئی اور ماہ فروری میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کی ٹیم جرمنی آئی۔ ان دوستانہ میچز کے علاوہ ٹریننگ کے لئے ہر ماہ کیمپ کا انعقاد کیا جاتا رہا۔ مئی 2023ء میں جرمنی سے 3 ٹیمیں انٹرنیشنل ٹورنامنٹ میں شمولیت کی غرض سے روانہ ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی ٹیم اے نے اس ٹورنامنٹ میں کامیابی حاصل کی۔

اسی طرح ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن، والی بال کے ٹریننگ کیمپس کا انعقاد کیا جاتا رہا۔

خاکسار تمام ناظمین اور معاونین کے لیے دعا گو ہے جنہوں نے ان پروگرامز کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی خدمات پیش کیں، فجزاہم اللہ احسن الجزاء

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف

رپورٹس: مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب، مربی سلسلہ

طلبا و اساتذہ کا دورہ مسجد بیت الحمد

29 اپریل 2024ء کو قریبی پرائمری سکول کے 35 بچے اور دو سکول ٹیچر مسجد حمد Wittlich آئے جنہیں اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔ بچوں کو نمازوں کے اسماء، اوقات اور اذان کے طریق کار سے آگاہ کیا گیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کا تعارف بھی کروایا گیا۔ بعدازاں وٹلش جماعت کی کاوشوں کی ایک ویڈیو دکھائی گئی۔ آخر میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔مہمانوں نے مسجد کے اس دورہ پر خوشی کا اظہار کیا۔

جلسہ ہائے یوم خلافت

Idar-Oberstein

جماعت Idar oberstein کو مورخہ 20 مئی بروز سوموار اپنا پہلا جلسہ یوم خلافت زیرِصدارت مکرم ناصر احمد خان صاحب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کی پہلی تقریر جرمن زبان میں تھی جس میں مکرم سمیع اللہ خان صاحب نے اس زمانہ میں خلافت کی ضرورت و اہمیت کو بیان کیا۔ اس کے بعد دوسری تقریر مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ نے ''خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کے تعلق'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد کوئز ہوا، جس میں خاص طور پر خدام اور اطفال سے خلافت کے موضوع پر سوالات کئے گے۔ اختتامی دعا کے بعد کھانا تناول کیا گیا۔ جلسہ کی حاضری 78 رہی۔

Rhein-Hunsrück

جماعت Rhein-Hunsrück میں 25 مئی بروز ہفتہ مکرم عباس محمود صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم، اُردو اور جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولود احمد صاحب نے خلافت کے بارہ میں جرمن زبان میں اور مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب نے خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کے تعلق کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد کوئز ہوا جس میں خدام و اطفال سے خلافت کے موضوع پر مکرم فراست احمد صاحب نے سوالات کئے۔ جلسہ کے آخر میں دعا ہوئی جس کے بعد کھانا تناول کیا گیا۔ جلسہ کی حاضری 46 رہی۔

Wittlich

26 مئی 2024ء بروز اتوار مسجد حمد وٹلش میں جلسہ یوم خلافت مکرم طاہر احمد ظفر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم، اُردو اور جرمن ترجمہ سے ہوا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر جرمن زبان میں کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم طاہر احمد ظفر صاحب نے کیا۔ اس کے بعد مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ نے ''خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کے تعلق'' کے موضوع پر اردو میں تقریر کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم عمران احمد ظفر صاحب نے کیا۔ اس کے بعد کوئز ہوا، جس میں خدام و اطفال سے خلافت کے موضوع پر سوالات جرمن اور اُردو زبان میں کیے گئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ کی حاضری 55 رہی۔

Idar-oberstein میں وقارِ عمل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو مختلف آفات و مصائب میں خدمت خلق کا موقع ملتا ہے۔ اسی سلسلہ میں صوبہ Rheinland-Pfalz میں شدید بارش اور سیلاب کے بعد 22 مئی کو ایک گاؤں Kirn میں جماعت Idar-Oberstein کے دس خدام اور دو انصار کو وقارِ عمل کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح لوگوں کا سامان گھروں سے نکالنے میں خاص طور پر مدد فراہم کی گئی۔ اس عمل کو مقامی انتظامیہ اور افراد نے سراہا اور شکریہ بھی ادا کیا۔ اس گاؤں میں احباب جماعت کے بھی چند گھر ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ تمام محفوظ رہے۔

جماعت Idar oberstein

جماعت Wittlich

جماعت Idar oberstein

جماعت Rhein-Hunsrück

عیدالاضحیٰ کے موقع پر پاکستان کے احمدیوں کی قربانیاں

رپورٹ: ہیومن رائٹس سیکشن تبشیر برطانیہ، انگریزی سے ترجمہ: سیّد سعادت احمد

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی پاکستان میں احمدیوں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر مذہبی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور قربانی سے روکا گیا۔ اس سلسلہ میں مختلف شہروں سے 30 سے زائد افراد جماعت کو گرفتار کیا گیا جن میں گوجرانوالہ سے تعلق رکھنے والا ایک 13 سالہ احمدی بچہ بھی شامل ہے۔ ان تکلیف دہ واقعات کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

- 23 احمدی احباب کو MPO کے تحت گرفتار کیا گیا۔
- بعض احمدیوں کو چند گھنٹوں کے لئے اور بعض کو ایک رات کے بعد رہا کر دیا گیا مگر ان سب کو عید کے دن جیل میں اسیر رہنا پڑا۔
- 18 احمدی احباب کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کے تحت 12 فوجداری مقدمات درج کئے گئے۔
- 11 احمدیوں کو اس دفعہ کے تحت گرفتار کیا گیا اور ان میں سے 7 ابھی بھی قید میں ہیں۔

ان افراد کا تعلق سرگودھا، گوجرانوالہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، شیخوپورہ، رحیم یار خاں، خوشاب، عمر کوٹ، چکوال اور سیالکوٹ سے ہے۔

جماعت احمدیہ کے نمائندہ عامر محمود صاحب نے کہا کہ پاکستان میں ہونے والی اس منظّم مخالفت بالخصوص عید کے تہوار پر ہراساں کئے جانے اور قربانی سے روکے جانے کی مذمت کرتی ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ مذہبی رواداری اور انسانی حقوق جیسی اقدار کا تحفظ کرے۔

بی بی سی اردو کی نمائندہ ترہب اصغر پاکستان میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر احمدیوں پر ہونے والے مقدمات کے ضمن میں لکھتی ہیں:

گذشتہ دو دن میں احمدی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے خلاف گجرانوالہ، سرگودھا، فاروق آباد، سیالکوٹ، شیخوپورہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ سمیت دیگر شہروں اور قصبوں میں درجنوں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ جن میں زیادہ تر ایف آئی آرز (FIR) کا متن یہی درج کیا گیا ہے کہ ''ان کی قربانی کی کوشش یا قربانی کی نیّت سے جانور خریدنے سے ہمارے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں''۔

کچھ ایف آئی آرز ایسی ہیں جن کو پولیس کی جانب سے پاکستان تحریک لبیک کی مدعیت میں درج کیا گیا ہے۔ تاہم کئی علاقوں میں باقاعدہ ڈپٹی کمشنر کی جانب سے ایم پی او کے تحت بھی کئی لوگوں کو گرفتار کیا گیا تاکہ وہ عید پر قربانی نہ کرسکیں۔ یاد رہے کہ ماضی میں ایسی گرفتاریوں پر پولیس کا یہ موقف بھی سامنے آیا تھا کہ ایسا نقصِ امن سے بچنے کے لیے کیا گیا تھا۔ اس بار بھی پولیس حکام کا کہنا ہے کہ مذکورہ دونوں معاملات میں بھی نقصِ امن کے خطرے کے پیشِ نظر لوگوں کو تحویل میں لیا گیا ہے تاہم جن معاملات میں ایف آئی آر ہوئی ہیں وہ آئین کی دفعہ 298 سی کے تحت مقدمات قائم کیے گئے ہیں۔ اس دفعہ کے تحت جماعت احمدیہ کا کوئی رکن خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ایک ترجمان عامر محمود نے کہا کہ گذشتہ سال سپریم کورٹ نے قرار دیا تھا کہ احمدی اپنی چار دیواری کے اندر اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی رکھتے ہیں۔ ان کا اشارہ جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس امین الدین خان کا وہ فیصلہ ہے جس میں لکھا ہے کہ 'غیر مسلم اقلیت کو اس کے مذہبی عقائد رکھنے اور چار دیواری میں ان پر عمل کرنے سے روکنا آئین کے خلاف ہے'۔

ان کا دعویٰ ہے کہ عید پر 'احمدیوں کو گرفتار کیا گیا اور ان کے خلاف مقدمات قائم کیے گئے ہیں۔ احمدیوں نے یہ عید خوف اور تشویش میں گزاری ہے۔ پنجاب پولیس کے یہ اقدامات ماورائے قانون ہیں اور آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی واضح خلاف ورزی ہیں'۔

عامر محمود نے مزید کہا کہ 'محب وطن پاکستانی احمدیوں کو عبادات سے روکنا انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ پاکستان میں بالعموم اور پنجاب میں تقریباً ہر ضلع میں شرپسند عناصر کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے اہلکار بھی احمدیوں کو ہراساں کر رہے ہیں'۔

انہوں نے کہا کہ 'عیدالاضحیٰ کے موقع پر احمدیوں کو قربانی کرنے سے زبردستی روکنا اور احمدیوں کو ہراساں کرنا، سرکاری انتظامیہ کی جانب سے ماورائے قانون اقدامات کے مترادف ہے'۔

احمدی برادری کا دعویٰ ہے کہ رواں برس ہونے والی کارروائیوں اور پولیس مقدمات کی تعداد ماضی کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔

www.bbc.com/urdu/articles/cj553rl41gmo

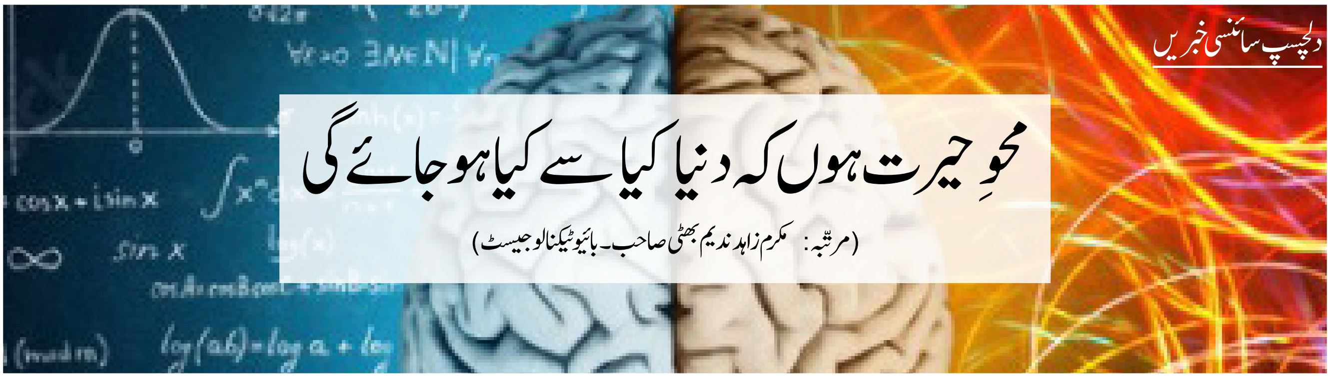

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ بائیوٹیکنالوجیسٹ)

منہ کی بدبو اور انسانی صحت

مُنہ سے آنے والی بو صرف مُنہ کی صحت کی خرابی ہی نہیں بلکہ یہ آنتوں، سائنوسائٹس (ناک کے غدود بڑھنے سے ہونے والے مسائل) یہاں تک کہ خون کے بہاؤ میں مسائل کی نشاندہی کرسکتی ہے۔ درحقیقت صحت کے مسائل کی باقاعدہ تشخیص کرنے کے لیے سانس کے نمونوں کا بھی تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک مرض جو آپ کے مُنہ سے آنے والی بُو کو متاثر کرسکتی ہے وہ ذیابیطس ہے۔

بعض اوقات انسولین کی ناکافی خوراک یا انفیکشن ہو جانے پر جسم رَدّعمل میں چربی کو کیٹونز نامی مرکبات میں توڑنے اور ایندھن کی شکل میں فوری بدلنے کا کام کرتا ہے۔ کیٹونز کی ایک مخصوص مہک ہوتی ہے۔ ایسیٹون جو بعض نیل پالش ریموورز کا بھی ایک جزو ہے، ان کیٹونز میں سے ایک ہے۔ جب کیٹونز خون میں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ آسانی سے سانس میں پھیل جاتے ہیں اور اس سے بھی مخصوص بو پیدا ہوسکتی ہے۔ اسی طرح جب ہم وزن کم کرنے کے لیے اپنی غذا کو اچانک کم کر دیتے ہیں یا ایسی خوراک لیتے ہیں جس سے وزن جلد کم کیا جا سکے تو جسم میں موجود فیٹس (چربی) ٹوٹ کر کیٹونز پیدا کرتی ہیں جس سے مُنہ سے بدبو آتی ہے۔[1]

بیکٹیریا اور ہم

مُنہ کو معدے اور باقی جسم کی بیماریوں کا 'دروازہ' کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ہماری آنتوں کی طرح ہمارا منہ بیکٹیریا، پھپھوندی، وائرس اور پروٹوزوا کی کئی متنوع کالونیوں کا گھر ہے۔

مُنہ میں پلنے والے جراثیموں (مائیکروآرگینیزم) کی 700 سے زیادہ اقسام ہیں تاہم ایس 16 جیسی نئی ٹیکنالوجیز نے محقّقین کو ان کے جینیاتی طور پر بننے اور ان کے نسلوں تک منتقل ہونے جیسے موضوع کا مطالعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

منہ کے اندر پائے جانے والے یہ جرثومے ہمارے دانتوں، مسوڑھوں، زبان، تالو اور تھوک سمیت پورے منہ میں پائے جاتے ہیں اور عام طور پر ان کا ہمارا ساتھ زندگی بھر کا ہوتا ہے تاہم اگر ان میں توازن بگڑ جائے تو صحت کے لیے نقصان دہ بیکٹیریا غالب ہو سکتے ہیں جو مسوڑھوں سے خون بہنے اور مسوڑھوں کی سوزش، دانتوں پر پلاک جمنے سمیت منہ کی بہت سی بیماریوں کا سبب تو بنتے ہی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ خطرناک بیکٹیریا دل کے امراض، بلڈ پریشر اور کینسر تک کا سبب بن سکتے ہیں۔[2]

ٹوائلٹ سیٹ سے بھی زیادہ گندی، پانی کی بوتل

برازیل میں انفیکشن سے پھیلنے والی بیماریوں کی سوسائٹی کے ڈاکٹر روڈریگو لنز کہتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کا ماننا ہے کہ چونکہ اس بوتل میں صرف پانی ہوتا ہے تو اس میں پانی بھرنے سے پہلے اسے صرف کھنگالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن تحقیق کے مطابق ایسا نہیں۔ اگر بوتل کو صحیح طرح سے صاف نہ کیا جائے تو اس میں بیکٹیریا اور

فنگس (پھپھوندی) پیدا ہو جاتی ہیں جو صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔

تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ ٹوائلٹ سیٹ کی سطح پر اوسطاً 515 سی ایف یو ہوتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ایک ٹوائلٹ سیٹ کے مقابلے میں ایک بوتل کی سطح پر بیکٹیریا کی تعداد 40 ہزار گنا زیادہ تھی۔

ماہرین تجویز کرتے ہیں کہ ایسی بوتلیں جن کا نچلا حصہ تنگ ہو اور ان میں لکڑی کا استعمال کیا گیا ہو، ان سے گریز کریں کیونکہ ان میں جرثومے پھنسنے اور پنپنے کے امکانات زیادہ ہوسکتے ہیں۔[3]

1-www.bbc.com/urdu/articles/cp99ez1g44no
2-www.bbc.com/urdu/articles/clw7j1v88j2o
3-www.bbc.com/urdu/articles/c4ngzel2xn3o

ہم احمدی انصار ہیں

علاقائی اجتماعات مجلس انصاراللہ جرمنی

رپورٹ: مکرم میاں عمر عزیز صاحب، ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ جرمنی

ماہ مئی کے دوران علاقہ جات Nasir Bagh, Bayern, Hessen Nord, Hessen Mitte, Baitul Jame, Hessen Süd West, Frankfurt City میں انصاراللہ کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ان تمام اجتماعات میں مکرم بشیر احمد ریحان صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، نائب صدران اور دیگر نیشنل عاملہ ممبران کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ پروگرام کے مطابق تمام اجتماعات کا آغاز صبح ساڑھ نو بجے پرچم کشائی سے ہوا جس کے بعد دعا اور افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ افتتاحی تقریب کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل کا پروگرام ہوا جس میں مربیان سلسلہ مکرم صداقت احمد صاحب، مکرم عبدالباسط طارق صاحب، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب، مکرم شارق افتخار صاحب، مکرم ملک عثمان نوید صاحب نے مجلس انصاراللہ جرمنی کے اس سال کے موضوع، ''منصب خلافت اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' کے حوالہ سے نصائح کیں۔اس کے بعد مقابلہ جات کا دوبارہ آغاز ہوا جو شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہے جس کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ بعدازاں ناظمین اعلیٰ علاقہ نے مرکزی مہمانوں اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔اجتماعات کی رپورٹس پیش کی گئیں۔

آخر میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے جس کے بعد اختتامی دعا ہوئی۔ان اجتماعات میں مجموعی طور پر 1832 انصار اور 230 مہمانان شامل ہوئے۔

علاقہ ناصر باغ

مجلس انصاراللہ علاقہ ناصر باغ کو یکم مئی 2024ء بروز بدھ ناصر باغ گروس گیراؤ میں علاقائی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔ مجالس انصاراللہ جرمنی کی 2024ء میں کی گئی نئی تشکیل کے مطابق علاقہ ناصر باغ کا یہ پہلا اجتماع تھا۔علی الصبح ہی مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ رجسٹریشن کے بعد ناشتہ پیش کیا گیا۔ پونے دس بجے تقریب پرچم کشائی ہوئی۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے انصاراللہ کا اور مکرم ناظم اعلیٰ صاحب علاقہ نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا جس کے بعد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی مکرم بشیر احمد ریحان صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب مسجد بیت الشکور کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں مکرم بشیر احمد ریحان صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے اجتماع کے موضوع ''منصبِ خلافت اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا نیز اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے ہدایات دیں۔اس کے بعد اسی ہال میں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ پہلے تلاوت کا مقابلہ منعقد ہوا جس میں صف اوّل و دوم کے 15 انصار نے حصہ لیا جبکہ منصفین کے فرائض مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب، مکرم نفیس احمد عتیق صاحب اور مکرم مولانا سیّد حسن طاہر بخاری صاحب مربیان سلسلہ نے ادا کئے۔

ساڑھے گیارہ بجے ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ انفرادی مقابلہ جات میں 800 میٹر واک، 400 میٹر دوڑ اور کلائی پکڑنا شامل تھے۔جبکہ اجتماعی مقابلہ جات میں رسہ کشی، فٹ بال اور والی بال کے مقابلہ جات ہوئے جن میں انصار نے جوش وجذبہ سے حصہ لیا۔

دوپہر دو بجے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل کھانے کا وقفہ ہوا اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد کے ہال میں تلقین عمل کا پروگرام ہوا۔مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے اپنی تقریر میں کہا کہ دنیا امن کی متلاشی ہے اور امن اگر نصیب ہوسکتا ہے تو وہ صرف اور صرف خلافت احمدیہ کی بدولت ہی ہوسکتا ہے اور صرف اُسے مل سکتا ہے جو خود کو خلافت ساتھ مضبوطی سے وابستہ کرلیتا ہے۔اس کے بعد ادارہ ''النصرت'' کی طرف سے تنظیم کا تعارف کروایا گیا۔

بعدازاں علمی مقابلہ جات کا دوبارہ آغاز ہوا۔مقابلہ تقریر بزبان اردو میں صف اوّل کے سات اور صف دوم کے دس انصار نے حصہ لیا جبکہ منصفین کے فرائض مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب، مولانا سیّد حسن طاہر بخاری صاحب اور مکرم اویس احمد نوید صاحب مربیان سلسلہ نے ادا کیے۔اسی دوران جرمن تقریر اور جرمن فی البدیہہ تقریر کے مقابلہ جات مسجد کے مستورات والے حصہ میں منعقد ہوئے جس میں منصفین کے فرائض مکرم مولانا بشارت محمود صاحب سابق مربی سلسلہ، مکرم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب اور مکرم باسل اسلم صاحب مربیان سلسلہ نے ادا کئے۔اس کے بعد مسجد کے مردانہ ہال میں مقابلہ نظم شروع ہوا جس میں 10 انصار نے حصہ لیا۔

شام پانچ بجے والی بال کا فائنل مقابلہ ہوا جس کے بعد صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی کی زیرِ صدارت اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔اس کے بعد ناظم اعلیٰ صاحب علاقہ ناصر باغ مکرم خواجہ عبدالحلیم صاحب نے اجتماع کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور صدر صاحب انصاراللہ جرمنی کو انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی۔تقسیم انعامات کے بعد دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ 250 انصار کے علاوہ مہمانان کرام اور مقامی جماعت کے تقریباً پچاس احباب شامل ہوئے۔ (سیّد افتخار احمد، سیکرٹری اجتماع علاقہ ناصر باغ)

صفوان احمد ملک۔ آفس انچارج شعبہ تبلیغ جرمنی

تائیوان انٹرنیشنل کتب میلہ میں

جماعت احمدیہ جرمنی کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 20 تا 25 فروری 2024ء تائیوان میں منعقد ہونے والے انٹرنیشنل کتب میلہ میں شعبہ تبلیغ جرمنی کو امسال پہلی مرتبہ سٹال لگانے کی توفیق ملی جس میں مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب سیکرٹری تبلیغ جرمنی اور مکرم طلحہ طاہر صاحب واقفِ زندگی نے شرکت کی توفیق پائی۔اس چھ روزہ کتب میلہ میں سینکڑوں لوگوں نے سٹال کو دیکھا جنھیں اسلام کا تعارف کروانے کا بھرپور موقع ملا۔ تائیوان کے ایک مسلمان پروفیسر مکرم Chang Kuan Lin جن کا اسلامی نام پروفیسر ڈاکٹر نبیل ہے، سے بھی ملاقات ہوئی موصوف یونیورسٹی آف تائیوان NCKU کے شعبہ مڈل ایسٹ اینڈ اسلامک سٹڈیز کے سابق ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ہیں اور تائیوان میں اسلام کے مستند اسکالر سمجھے جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ سیر حاصل گفتگو کے بعد انہوں نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت اختیار کر لی، الحمدللہ۔

دورہ کے دوران مقامی نیو تاؤیوآن مین پبلک لائبریری New Taoyuan Main Public Library کی طرف سے جماعت احمدیہ کو ممبرشپ بھی دی گئی۔لائبریری کے ڈائریکٹر کی دعوت پر لائبریری کا وزٹ کیا گیا۔موصوف نے کہا کہ لٹریچر کے لئے آپ کو جتنی جگہ چاہئے آپ کو مفت مہیا کی جائے گی۔ چنانچہ اُس وقت جو لٹریچر موجود تھا وہ لائبریری میں رکھوا دیا گیا۔

تاثرات

سٹال پر آنے والے احباب بہت مثبت تاثر لے کر گئے چنانچہ ایک چینی طالبعلم جو تائیوان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے سٹال پر آیا اور ہماری کتب دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اُس نے بتایا کہ مختلف موضوعات پر کتب پڑھنا میرا مشغلہ ہے لیکن آج تک مجھے اسلام کے متعلق کوئی کتاب پڑھنے کو نہیں ملی۔ یہ میری خواہش تھی جسے آپ کے سٹال نے آج پورا کر دیا۔ وہ اپنی پسند کی بعض کتب ساتھ لے کر گیا۔

مسٹر Kavin جو یونیورسٹی میں مذاہب کا مضمون پڑھاتے ہیں سٹال پر آئے اور بتایا کہ میں ان دنوں طلباء کو اسلام پر لیکچر دے رہا ہوں۔ جب اُن کی نظر ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پر پڑی تو بے اختیار بول اُٹھے کہ اسی مضمون کو تو میں اپنے شاگردوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پھر موصوف کافی دیر تک اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہے اور کہا کہ اس سمیسٹر میں اسی کتاب کو طلباء کو پیش کروں گا۔ پروفیسر صاحب نے مزید کہا کہ میں اس کتاب میں سے بعض ابواب یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کرنا چاہوں گا۔

ایک عمر رسیدہ تائیوانی شخص کافی دیر مختلف کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہے پھر چینی ترجمہ قرآنِ کریم لے کر بیٹھ گئے۔موصوف کو انگریزی بالکل نہیں آتی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک خاتون کو اپنے ساتھ لے آئے جس نے ترجمانی کی موصوف نے کہا کہ مجھے قرآنِ کریم پڑھ کر بہت سکون محسوس ہوا ہے میں اسے اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہتا ہوں تاکہ میں اس کا مکمل مطالعہ کر سکوں۔

ایک ریاضی دان پی ایچ ڈی ڈاکٹر کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ نیز دو کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں۔دو دن بعد وہ اپنے دوستوں کے ساتھ پھر تشریف لائے۔ ان کے دوستوں کی بُک شاپ تھی۔ اسلامی کتب دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔انہوں نے کہا کہ اس ملک میں اسلام کی طرف میلان ہے اور ہماری خواہش ہے کہ اگر آپ ہمیں کتب بھجوا دیا کریں تو ہم ان کتابوں کو اپنی دکان میں فروخت کر سکتے ہیں۔

ایک مقامی انجینئر تشریف لائے جنہیں اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف کروایا گیا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انہیں چینی زبان میں ترجمۃ القرآن پیش کیا گیا۔

ایک تائیوانی جوڑا سٹال پر آیا۔ یہ سن کر بہت حیران ہوئے کہ دنیا میں ابھی بھی خلافت جاری ہے۔ ان کے ساتھ طویل گفتگو ہوئی۔ جاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم پورا کتب میلہ دیکھ کر آئے ہیں لیکن آپ کے سٹال پر جو سکون محسوس ہوا ہے وہ کسی اور سٹال میں نہیں۔

ایک نوجوان خاتون سٹال پر آئیں۔ چینی زبان میں ''محبّت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پڑھ کر بہت خوش ہوئیں۔جاتے ہوئے موصوفہ کی خواہش کے مطابق منتخب کردہ لٹریچر کا ایک گفٹ پیک انہیں دیا گیا۔

ایک نوجوان خاتون سٹال پر آئیں اور بتایا کہ میں کچھ سال پہلے مسلمان ہو چکی ہوں۔موصوفہ کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ اُس نے اپنے تخیلات میں مسیح کو ایسا وجود بنا رکھا تھا جو پلک جھپکتے ہی لوگوں کو سیدھے راستے پر چلائے گا اور ہر طرف امن قائم کر دے گا۔ اس پر اسے مسیح علیہ السلام کی آمد کے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریہ سے آگاہ کیا گیا اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل دئے گئے۔موصوفہ نے کہا کہ مَیں خدا سے راہنمائی کی دعا کروں گی اور پھر جماعت سے رابطہ کروں گی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مشن کو جاری رکھنے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے میں خود ہماری تائید و نصرت فرمائے، آمین۔

چوالیسواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2024ء

رپورٹ: مدبّر احمد خان

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات کا مقصد خدام واطفال کی تعلیم و تربیت اور ان میں اُخوت اور بھائی چارہ کی روح کو پروان چڑھانا ہوتا ہے۔مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو بھی 44 واں سالانہ اجتماع انہی دینی، تنظیمی اور جماعتی روایات کے روح پرور ماحول میں 31 مئی تا 2 جون 2024ء PSD Bank Arena فرینکفرٹ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔علمی و ورزشی مقابلہ جات پر مشتمل اس تین روزہ پروگرام سے جرمنی کے طول و عرض سے آئے ہوئے خدام و اطفال نے بھرپور استفادہ کیا۔ امسال اجتماع کی کل حاضری 10157 رہی جس میں 6211 خدام، 1436 انصار، 1950 اطفال اور 560 دیگر مہمان شامل تھے۔مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع بھی مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ منعقد ہوا۔

اس سال کے اجتماع کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدام الاحمدیہ کے لئے بطور نمونہ‘‘ موضوع مقرر فرمایا۔مکرم آصف محمود باسط صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے پروگرامنگ اور انچارج احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر بطور مرکزی نمائندہ اجتماع میں شامل ہوئے۔

مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے مکرم شہاب الدین صاحب کو ناظمِ اعلیٰ نیشنل اجتماع کی ذمہ داری سونپی جن کے ساتھ اجتماع کمیٹی میں 13 نائب ناظمینِ اعلیٰ اور 94 ناظمین نے خدمت کی توفیق پائی۔

تیاری اجتماع (وقارِ عمل) و معائنہ اجتماع

وقار عمل کرنا مجلس خدام الاحمدیہ کا طرہ امتیاز ہے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے۔اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے 26 مئی بروز اتوار دوپہر 3 بجے اجتماعی دعا کے ساتھ سالانہ اجتماع کی تیاری کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ایک دن میں 170 خدام تیاری میں شامل ہوتے رہے۔جبکہ 12 خدام نے اجتماع کی تیاری کے لئے وقف عارضی کی۔اسی طرح جامعہ احمدیہ سے 100 طلباء بھی منگل کے روز سے تیاری کے لئے آئے۔امسال چھوٹے بڑے کل 28 خیمہ جات نصب کئے گئے جن میں سے 6 باہر کی کمپنی سے لگوائے گئے، باقی تمام خیمہ جات خدام نے خود لگائے۔اجتماع کی تیاری کا کام تقریباً 70 گھنٹوں میں مکمل ہوا، الحمدللہ۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے ناظم اعلیٰ صاحب اجتماع کے ہمراہ 30 مئی بروز جمعرات شام آٹھ بجے اجتماع کے تمام حصوں کا معائنہ کیا۔اس

دوران مکرم صدر صاحب نے تمام شعبوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور ناظمین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

پہلا روز

اجتماع کے پہلے دن کا آغاز صبح نماز تہجد، فجر اور درس کے ساتھ ہوا۔ اجتماع کے پہلے دن جرمنی کے طول و عرض سے خدام و اطفال بھائیوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ صبح نو بجے سے ہی اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی شروع ہو گیا۔ دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب اجتماع گاہ میں شاملین اجتماع نے مکرم سعید احمد عارف صاحب مربی سلسلہ کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی۔ خطبہ اردو اور جرمن زبان میں دیا گیا۔ اس کے بعد اجتماع گاہ میں تمام خدام نے مل کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہِ راست نشر ہونے والا خطبہ جمعہ سنا۔ تقریباً تین بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی اور مکرم امیر صاحب جرمنی نے افتتاحی دعا کروائی۔

ورزشی مقابلہ جات تو کسی حد تک پہلے ہی شروع ہو چکے تھے۔ پرچم کشائی کے ساتھ علمی مقابلہ جات کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ، والی بال، رسہ کشی اور فٹبال کے اجتماعی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں حُسن قرآت، دینی معلومات، ترجمۃ القرآن، مطالعہ کتب اور نظم کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ کرکٹ کے میچز اجتماع گاہ کے قریب ایک بڑے پارک میں کھیلے گئے، باقی تمام کھیلوں کے مقابلے اجتماع گاہ کے احاطے میں ہوتے رہے۔ علمی مقابلہ جات بھی بیک وقت منعقد ہوئے۔ اس کے لیے اجتماع کے بڑے خیمے میں مختلف جگہوں پر انتظامات موجود تھے۔ اسی طرح اطفال الاحمدیہ کے ورزشی اور علمی مقابلہ جات بھی جاری رہے۔ اطفال کے مقابلوں میں معیارِ صغیر کے علمی مقابلہ جات ہوئے اور معیارِ کبیر کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

خدام کے لئے ایک چھوٹا stage بنایا گیا تھا جس میں مختلف موضوعات پر مکالمے پیش کیے گئے۔ پہلے روز "یورپ میں اسلام اور تبلیغ" کے موضوع پر ایک نشست منعقد ہوئی جس میں مہمانِ خصوصی مکرم آصف محمود باسط

مکرم آصف محمود باسط صاحب خدام کے ساتھ گفتگو کر رہے ہیں اور ان کے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں

صاحب شامل ہوئے۔ اجتماع گاہ میں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کے ساتھ خدام کی ایک نشست کا انعقاد ہوا جس کے بعد امیر صاحب نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والے خدام کو اسناد اور انعامات دیے۔

سوا آٹھ بجے مکرم امیر صاحب جرمنی کی زیرِ صدارت اجتماع گاہ میں باقاعدہ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب جرمنی نے خدام سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ شام پونے دس بجے دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی اور اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کی افتتاحی تقریب مہتمم صاحب اطفال کی زیرِ صدارت اطفال اجتماع گاہ میں منعقد ہوئی۔

مقابلہ جات کے علاوہ خدام و اطفال کے لیے مختلف سرگرمیاں اجتماع کے موقع پر جاری رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک نمائش بھی ہے۔ اطفال کے لیے اس سال عمرے کے موضوع پر ایک نمائش لگائی گئی جس میں اطفال Virtual Reality کے ذریعے مناسکِ عمرہ دیکھ سکے اور عمرہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے تھے۔ اسی طرح اطفال کے لئے ایک Education Corner بھی بنایا گیا جس میں مختلف موضوعات پر سٹالز لگائے گئے۔

خدام کی تعلیم و تربیت اور دلچسپی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مختلف سٹالز لگائے گئے، جن سے خدام نے تینوں دن بھرپور استفادہ کیا۔ ان میں نمائش، Survival Coaching، ہیومینٹی فرسٹ، النصرت، شعبہ رشتہ ناطہ، بک شاپ، ریویو آف ریلیجنز، ایم ٹی اے، وقفِ نَو، تحریک جدید، شعبہ وصیت، Khuddam-Cafe، IAAAE، Meet a Murrabi اور خدام الاحمدیہ کے دیگر شعبہ جات کے سٹالز شامل ہیں۔ اسی طرح اجتماع میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ انتظام ایک بازار بھی لگایا گیا۔

دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز صبح نماز تہجد، فجر اور درس کے ساتھ ہوا۔ صبح سے ہی ورزشی اور علمی مقابلہ جات کا بھی آغاز ہو گیا۔ اس روز دیگر مقابلہ جات کے علاوہ کلائی پکڑنا، Strong Man، ٹیبل ٹینس، ریلے ریس، 100 میٹر دوڑ اور 5 کلومیٹر دوڑ کے انفرادی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اسی طرح علمی مقابلہ جات میں بیت بازی، اذان، تقریر اردو، تقریر جرمن، حفظ قرآن، فی البدیہ تقریر اردو، فی البدیہ تقریر جرمن، مشاہدہ معائنہ اور حفظ احادیث کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اطفال الاحمدیہ کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی جاری رہے جن میں اطفال نے بھرپور تعداد میں حصہ لیا۔

دوپہر دو بجے نماز ظہر و عصر ادا کی ادائیگی کے بعد اجتماع گاہ میں مکرم آصف محمود باسط صاحب کے ساتھ

ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم آصف صاحب نے خدام واطفال کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کچھ نایاب واقعات سنائے اور مکالماتی انداز میں خلافت کے موضوع کو گوش گزار کیا۔ آپ نے خدام واطفال کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔ تمام خدام و اطفال نے نہایت دلچسپی سے اس پروگرام میں حصہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع کے موقع پر جرمنی کے خدام واطفال کے لئے جو خصوصی پیغام بھجوایا تھا وہ اجتماع گاہ میں مکرم آصف محمود باسط صاحب نے اردو میں پڑھ کر سنایا اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اس کا جرمن ترجمہ خدام و اطفال کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز کی طرف خصوصی توجہ، تلاوتِ قرآن کریم میں باقاعدگی اور خلافت سے زندہ تعلق کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جرمنی کے خدام واطفال پیارے آقا کی ہدایات پر عمل کرنے والے اور آپ کی توقعات پر پورا اُترنے والے ہوں۔ آمین

شام کے وقت ''اجتماع کا خادم'' کے نام سے ایک خصوصی مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں حصہ لینے والوں کو مختلف دماغی آزمائشوں اور ورزشی مقابلوں سے گزر کر اپنی قابلیت منوانے کا موقع ملا۔ یہ دلچسپ پروگرام ختم ہوا تو شام قریب آ گئی۔ پونے آٹھ بجے اجتماع گاہ میں خدام کے لئے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدام الاحمدیہ کے لئے بطور نمونہ'' کے موضوع پر ایک فیچر پروگرام دکھایا گیا، اسی طرح اطفال کے لئے اطفال اجتماع گاہ میں علیحدہ فیچر پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

خدام واطفال اس پروگرام سے بہت سے خوب صورت اور دل آویز پیغامات لے کر اٹھے۔ چونکہ اس روز Champions League Football کا فائنل میچ تھا، اس لیے اسے دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ میچ کے وقفہ کے دوران نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

تیسرا دن

اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز صبح نماز تہجد، فجر اور درس کے ساتھ ہوا۔ اس روز خدام کے کرکٹ، والی بال اور فٹبال کے فائنل مقابلہ جات منعقد ہوئے اور اطفال کے فٹبال اور رسہ کشی کے فائنل مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اسی طرح علمی مقابلہ جات بھی جاری رہے جن میں پیغام رسانی، کوئز، روحانی خزائن اور مقالہ نویسی شامل ہیں۔

مجلس اطفال احمدیہ جرمنی کی تقریب تقسیم انعامات نماز ظہروعصر سے پہلے اطفال اجتماع گاہ میں منعقد ہوئی۔ نماز ظہروعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز ہوا جس میں مکرم آصف محمود باسط صاحب نے خدام واطفال سے خطاب فرمایا۔ اختتامی دعا سے قبل مقابلہ جات اور حسن کارکردگی کے انعامات تقسیم کیے گئے۔ آخر میں نیشنل امیر صاحب جرمنی نے مختصراً خدام واطفال سے خطاب فرمایا جس کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ 44 واں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ ذالک۔ اختتامی تقریب یوٹیوب پر لائیو سٹریم بھی کی گئی جس سے ایک بڑی تعداد میں خدام و دیگر احباب جماعت مستفید ہوئے۔

مکرم محمد مختار سنوری صاحب

خاکسار کے ابّا جان اور جماعت ہمبرگ کے دیرینہ خادم مکرم محمد مختار احمد سنوری صاحب 3 جولائی 2023ء کو بعمر 83 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ 5 جولائی کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعدازاں ربوہ لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ نصیر آباد میں تدفین ہوئی۔

ابّا جان کی پیدائش قادیان کے قریب گاؤں سنور میں ہوئی اور اسی نسبت سے اپنے نام کے ساتھ سنوری لکھتے تھے۔ ہمیں قادیان میں گزرے ایام کے واقعات سناتے نیز جلسہ سالانہ قادیان کی رونقوں کا احوال بیان کرتے۔ آپ کو تقسیم ہند کے بعد فیصل آباد میں رہائش کے دوران سیکرٹری مال کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ 1990ء کی دہائی میں جرمنی آئے تو ہمبرگ میں سکونت اختیار کی۔ یہاں قیام کے دوران قاضی دارالقضاء جرمنی کے طور پر خدمت کا موقع ملا اور یہ خدمت نہایت دلجمعی سے ادا کی۔ نمازوں کی بہت سختی سے پابندی کرتے۔ وہ دن آپ کے لئے نہایت خوشی کا دن تھا جب مسجد فضل عمر ہمبرگ کے قریب رہائش اختیار کی۔ آپ ہر حال میں موسم کی پرواکئے بغیر مسجد میں نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی اور اس فریضہ کی ادائیگی پر آپ بہت خوش تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ آپ کو عین جوانی میں وصیت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ بہت ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ عزیز واقارب کا بہت خیال رکھتے بالخصوص شادی کے مواقع پر بہت سے گھرانوں کی مالی مدد کی توفیق ملی۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا اور ہمیں بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے والا بنائے۔ آمین

(محمد افتخار احمد۔ ہمبرگ)

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب

خاکسار کے ابا جان مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب ابن مکرم نبی بخش صاحب 28 اپریل کو بعمر 85 سال وفات پا گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم پاکستان میں اسلامیات کے پروفیسر تھے اور خود تحقیق کرنے کے بعد 1965ء میں 27 سال کی عمر میں بیعت کی توفیق پائی۔ بیعت کے بعد شدید مخالفت ہوئی اور ملازمت سے بھی نکال دیا گیا لیکن عدالت میں درخواست دائر کرنے کے بعد بحال کر دئے گئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتے تھے۔ دارالقضاء ربوہ میں قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ نیز خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ میں مختلف مواقع پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2018ء میں جرمنی آ گئے۔

آپ نے پسماندگان میں سات بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 3 مئی کو مکرم مشہود احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور اسی روز Fulda کے قبرستان Hauptfriedhof West میں تدفین عمل میں آئی۔ (غضنفر احمد عدنان۔ Großkrotzenburg)

مکرم محمد خلیل صاحب

خاکسار کے ابّا جان مکرم محمد خلیل صاحب ابن مکرم محمد جمیل صاحب 21 مئی 2024ء کو بعمر 71 سال وفات پا گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا کے بھائی حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ کے ذریعہ ہوا۔ 1992ء میں جرمنی آنے کے بعد مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ لمبا عرصہ صدر جماعت Bad Hersfeld کی حیثیت سے خدمت کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح تیس سال تک ان کا گھر نماز سنٹر رہا۔ مرحوم کو خلافت سے بہت محبّت تھی۔ بیماری کے دوران ہسپتال میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 27 مئی کو مکرم اعجاز جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور اسی روز Hoheluft Friedhof Bad Hersfeld میں تدفین عمل میں آئی۔ (منصور خلیل۔ Bad Hersfeld)

محترم سمیع اللہ خان مبشر صاحب

خاکسار کے ابا جان مکرم سمیع اللہ خان مبشر صاحب ابن مکرم عزیز اللہ خان صاحب جماعت کاربن مؤرخہ 24 مئی 2024ء بروز جمعۃ المبارک بعمر 70 سال وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 1976ء میں پاکستان سے جرمنی آئے۔ آپ بہت شریف النفس، عبادت گزار، بااخلاق اور ہمدرد انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہتے۔ آپ نے 2007ء تا 2013ء صدر جماعت کاربن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب ریجنل امیر Wetterau لکھتے ہیں کہ مرحوم نیک اور بلند اخلاق کے مالک انسان تھے۔ ان کے سپرد بطور صدر جماعت کاربن جو بھی کام کیا جاتا نہایت ذمہ داری سے انجام دیتے۔ جب جماعت کاربن میں نماز سنٹر تھا اسے آباد رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 25 مئی کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں مکرم حبیب الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعدازاں 27 مئی کو Waldfriedhof کاربن میں تدفین عمل میں آئی۔

(نعمان خان جماعت کاربن)

محترمہ کنیز محمود صاحبہ

خاکسار کی والدہ محترمہ کنیز محمود صاحبہ اہلیہ فضل محمود چیمہ صاحب 27 مئی 2024ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئیں، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا تعلق کرتو ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دَور میں ہوا جب آپ کے دادا نے بیعت کی۔ مرحومہ مہمان نواز، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نماز تہجد کا التزام کرنے والی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا (خاکسار) یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ 30 مئی کو بیت السبوح میں مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور اگلے روز Eppertshausen کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ (عثمان الٰہی چیمہ جماعت Eppertshausen)

مکرم مرزا غلام احمد صاحب

خاکسار کے ابّا جان مکرم مرزا غلام احمد صاحب ابن مکرم مرزا عبدالسبحان صاحب 30 مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کا تعلق جموں کشمیر کے گاؤں حموسان سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1921ء میں ہوا جب آپ کے والد صاحب کو بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے گھر بطور باورچی خدمت کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کو آپ کے ہاتھوں بنا ہوا پلاؤ بہت پسند تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد یہ ملازمت چھوڑ کر پاکستان آرمی میں دسمبر 1983ء تک رہے جب جماعتی مخالفت پر آپ کو جبری ریٹائرمنٹ لینی پڑی۔ گزشتہ چالیس سال سے مرحوم جرمنی اور بیلجیئم میں مقیم تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے ایک بیٹے پاکستان میں مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے ایم۔ٹی۔اے گھانا میں وقفِ زندگی کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مرحوم کی نماز جنازہ یکم جون کو اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے موقع پر مکرم سعید احمد عارف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعدازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں 5 جون کو مسجد ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وکیل التصنیف نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(مرزا احتشام احمد۔ Bad Nauheim)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

جامعہ احمدیہ جرمنی سے 2023ء میں فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ''شاہد'' کی اسناد حاصل کرتے ہوئے

1	مکرم ظافر محمود صاحب	5	مکرم فائز احمد صاحب	9	مکرم عبد السلام بھٹی صاحب
2	مکرم طلحہ نعیم صاحب	6	مکرم شائل احمد صاحب	10	مکرم ذیشان محمود صاحب
3	مکرم عدنان گل صاحب	7	مکرم خلیق حمید صاحب	11	مکرم طلحہ کاہلوں صاحب
4	مکرم حافظ خواجہ احتشام احمد صاحب	8	مکرم عثمان خان صاحب		

★ مکرم چودھری شہریار نواز صاحب، مکرم عدیل احمد باجوہ صاحب، مکرم شاہان مجیب صاحب کی اسناد مکرم عبد اللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے وصول کیں۔

MAKHZAN® TASAWEER IMAGE LIBRARY

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 25 | ISSUE 07 | JULY 2024
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir
PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de